# اُردو کی سماجی لغت

(ملوکیت، استعمار اور صنفی امتیاز کے تناظر میں)



طارق ہاشمی

# اُردو کی سماجی لغت

تمیزِ بندہ و آقا فسادِ آدمیت ہے
حذر اے چیرہ دستاں! سخت ہیں فطرت کی تعزیریں
(اقبال)

# اُردو کی سماجی لغت

(ملوکیت، استعمار اور صنفی امتیاز کے تناظر میں)

مؤلف

طارق ہاشمی

معاونِ تحقیق

خرم شہزاد خرم

رنگِ ادب پبلی کیشنز

نگرانِ اشاعت
**شیرازی شاعر**
0300-2054154



کتاب : اُردو کی سماجی لغت
(ملوکیت، استعمار اور صنفی امتیاز کے تناظر میں)

مؤلف : طارق ہاشمی

معاونِ تحقیق : خرم شہزاد خرم

اشاعت : 2023ء

ناشر : رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی
0345-2610434
rangeadab@yahoo.com
www.facebook.com/rangeadab

پرنٹر : محبوب پریس، کراچی

تعداد : 500

صفحات : 167

ISBN # 978-969-745-112-8

عروج پانے والے

زوال آمادہ افراد کے نام

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝

بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

(الحجرات، 13)

یا أخی فی الهند أو فی المَغرِبِ　　أنا منك أنتَ منی أنت لی

لا تَسل عَنْ عُنْصُرِی عَن نَسَبِی　　إِنَّهُ الإِسْلامُ أُمّی وَ أَبی

إِخوَةٌ نَحنُ بِه مُؤتَلِفُون

مُسلِمُونَ مُسلِمُونَ مُسلِمُونَ

"اے میرے بھائی چاہے تم ہندستان میں ہو یا مراکش میں

میں تم سے ہوں، تم مجھ سے ہو اور تم میرے ذریعے ہو

میرے حسب ونسب کے بارے میں نہ پوچھو

اسلام ہی میری ماں اور میرا باپ ہے

ہم آپس میں بھائی ہیں اور اسلام کے ذریعہ ہی یکجا ہیں

ہم مسلمان ہیں، ہم مسلمان ہیں، ہم مسلمان ہیں"

(شیخ قرضاوی)

# دیباچہ

زبان ذریعہ ابلاغ ہونے کے ساتھ ساتھ رویوں کی بھی عکاس ہوتی ہے۔ پسِ گفتگو انسان اپنے باطن، معیارِ ذہنی اور معاشرتی پس منظر کا بھی اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو زبان سماج کے زیر استعمال ہونے کے باعث بولنے والے افراد الفاظ کو ایک خاص معنی دیتے ہیں اور یہ سماجی مفہوم ان کے لغوی معنی سے بڑھ کر اہمیت رکھتا ہے۔ مثلاً جب "بھوکے ننگے لوگ" کہا جاتا ہے کہ تو اس سے مراد یہ نہیں ہوتا کہ آپ کو کچھ ایسے افراد کے بارے میں آگاہ کیا جا رہا ہے جن کو بھوک لگی ہے یا اُن کے پاس بدن ڈھانپنے کو لباس نہیں بلکہ اس بیان کے ذریعے تحقیر اور طنز کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔

ضرب الامثال اور محاورات کے بارے میں یہ تصور عام ہے کہ یہ صدیوں کی دانش کا نچوڑ ہیں لیکن اس امر کا ادراک کرنے میں تساہل سے کام لیا جاتا رہا ہے کہ صدیوں کی دانش اور اس سے وابستہ تصورات کا تعین کیسے ہوا؟ "دانشوروں" کے بیانیوں کی تشکیل میں کن طبقات نے بنیادی کردار ادا کیا؟ ان کے مفادات کیا تھے اور ان مفادات کے تحفظ کے لیے ان کی دل چسپیاں کس نوعیت کی تھیں؟

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ کرۂ ارض صدیوں تک ملوکیت کے زیر اثر رہا۔ اہل ملوک نے اپنی مقتدر حیثیت کو تسلیم کروانے اور برقرار رکھنے کے لیے بعض مخصوص تصورات کو فروغ دیا جن کا مرکز و محور طبقاتی تفاوت، نسلی افتخار، صنفی امتیاز اور تحقیر محنت و ہنر تھا۔ دنیا میں صنعتی انقلاب کے بعد بادشاہت کا بہ طور فعال ادارہ خاتمہ ہونے لگا تو ملوکیت سے وابستہ اقدار کی سلامتی کے

لیے جو کوششیں ہوئیں ان میں محنت کش طبقات اور اہلِ فن کی تضحیک ایک بنیادی عنصر تھا۔ مذکورہ تحقیری عمل کے لیے زبان میں داخل وہ تصورات کام آنے لگے جن کا مقصد ملوکیت کا تحفظ و استحکام تھا۔

بادشاہت کا خاتمہ اور صنعتی انقلاب کرۂ ارض کا عظیم ترین واقعہ ہے لیکن مشرقی سماج شاید تاحال اس عظیم واقعہ کے ثمرات سے پوری طرح استفادہ نہیں کر سکا، کہ یہاں جمہوری تصورات اپنی انتہائی خام حالت میں متعارف ہوئے۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی لائقِ ذکر ہے کہ ہندوستانی معاشرہ صنعتی عہد میں اس وقت داخل ہوا جب یہاں استعماری حکومت قائم تھی۔ بادشاہوں کی طرح نوآبادیاتی آقاؤں نے بھی اس زبان کے لسانی ذخیرے میں ایسے الفاظ داخل کیے جس سے ان کی مقتدر حیثیت پر سوال نہ اُٹھایا جا سکے اور مقامی افراد پر ان کی دھاک قائم رہے، لہٰذا زبان کے اندر استحصالی اور استعماری بیانیے تاحال موجود اور پراثر ہیں۔ اس کے برعکس دنیا بھر کی زبانوں کے اہلِ دانش الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال کے ذخیرے کو تنقیدی زاویے سے دیکھتے ہوئے اپنی اپنی زبان کو مخصوص سماجی بیانیوں سے پاک کرنے کی متنوع کاوشیں کر رہے ہیں۔

کسی زبان پر مقتدر طبقات کے اثرات کو بہت گہرائی تک دیکھا جا سکتا ہے۔ طبقاتی اور نسلی فوقیت کے میلانات جب جڑ پکڑتے ہیں تو ہر قوی کی اپنے سے کمزور پر دھاک بٹھانے اور اس کی تحقیر و تضحیک (Abjection) کی روش سامنے آتی ہے۔ جس میں صنفی سطح پر مرد کی فوقیت عورت پر اور صحیح البدن کی معذور پر برتری کے احساسات بھی شامل ہیں۔ ان احساسات کی بنیاد پہ اُردو زبان کا ایک وسیع لسانی ذخیرہ ایسا ہے، جس میں صنفی امتیاز واضح نظر آتا ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر تکلیف دہ پہلو خصوصی افراد کے سلسلے میں تحقیری رویہ ہے۔

مقتدر طبقات کے رائج کردہ راسخ تصورات کے عمیق اثرات انسانی طبقات سے آگے مادی عناصر کے بارے میں تصورات میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ خونخوار حیوانات کے ساتھ بہادری اور شجاعت کے تصورات جب کہ پالتو جانوروں کے ساتھ ذلت اور کم عقل کے تصورات کی تشکیل

مذکورہ استعماری بیانیوں کا ہی اثر ہے۔

ملوکیت یا استعمار کے سماجی اثرات کو لسانی سطح پر دیکھنے کے لیے الفاظ کے ساختیاتی تشکیلی عمل اور معنوی حیثیت کے تعین کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ متعدد الفاظ ایسے ہیں جن کی تشکیل میں مقتدر طبقات کا اثر بہت گہرا ہے، اسی طرح لفظ کی معنوی تشکیل میں بھی استعماری اثرات کا نفوذ عمیق حد تک ہے۔

اُردو زبان پر مقتدر طبقات کے سماجی اثرات کے سلسلے میں یہ امر قابلِ ذکر ہے عظمت یا تعریف و تحسین کے لیے الفاظ کے ساتھ ایسے سابقے لاحقے استعمال کیے جاتے ہیں جن کا تعلق استبدادی طبقے سے رہا ہے جبکہ تحقیر و تذلیل کے لیے مظلوم اور نچلے طبقات سے متعلق الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ مثلاً کسی بھی شے کی عظمت کے بیان کے لیے شاہ کا سابقہ جبکہ برائی یا نحوست کے اظہار کے لیے کالا یا سیاہ کے سابقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مذہبی تعلیمات میں اگرچہ انسانی مساوات کی بنیادی اہمیت ہے لیکن یہ ایک المیہ ہے کہ مذہبی پیشوائیت نے اپنی سماجی تمکنت برقرار رکھنے کے لیے بعض ایسے الفاظ کے لیے کسی ایسی ناگواریت کا اظہار نہیں کیا جس سے تمیزِ بندہ و آقا کے تصورات پر کوئی آنچ آئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ زبان کے ذریعے استبدادی، استحصالی اور استعماری تصورات کی ترویج اور انھیں راسخ کرنے میں بعض مذہبی طبقات کا کردار بھی اہم رہا ہے۔ مذہبی صحیفوں کے ترجمے یا دیگر تصانیف اور شعری تخلیقات میں ملوکیت سے وابستہ الفاظ کے استعمال سے کراہیت کی بجائے ان الفاظ سے محبوبیت کا تصور پیدا ہوا۔ یہ محبوبیت اس وقت اور بڑھ گئی جب مذکورہ استعماری الفاظ کو مقدس ہستیوں کے ناموں کے ساتھ بہ طور سابقہ، لاحقہ یا اسم صفت استعمال کیا گیا۔

سماجی سطح پر یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ ملوکیت و استعمار کے زیرِ اثر در آنے والے الفاظ سے کوئی گریز پائی اختیار کی گئی ہو بلکہ وہ الفاظ نہ صرف اردو زبان میں مستعمل ہیں بلکہ بعض الفاظ اسما کی صورت میں ہماری ثقافتوں کا نمایاں اور پسندیدہ حصہ بن چکے ہیں۔ ہم ان الفاظ کو اپنے ناموں اور ذاتوں کی شناخت کے لیے کلی یا جزوی طور پر مستقل استعمال کرتے

چلے آرہے ہیں اور اپنے سلسلہ ہائے نسب میں نہایت فخر و انبساط کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اُردو دنیا کی واحد ایسی زبان ہے یا ان چند زبانوں میں سے ایک ہے جو مقتدرہ طبقات کے استبدادی تصورات کے زیر اثر ہے۔ یہ قبیح عمل دنیا کی ہر زبان میں ہوا ہے۔ کہیں کم اور کہیں زیادہ لیکن جدید متمدن زندگی سے ثمریاب معاشروں کو دیکھا جائے تو تہذیبی ارتقا کے لیے مقتدر طبقات کے رائج کیے گئے الفاظ سے گریز اور انھیں لغت بدر کرنے نیز بعض لفظوں کے متبادل تلاش کرنے کے سلسلے میں عالمی سطح پر بعض ماہرینِ لسان نے قابلِ قدر کام کیا ہے اور فی زمانہ تسلسل کے ساتھ سامنے آرہا ہے۔

سماجی لسانیات کے علاوہ بعض نئے تنقیدی رجحانات نے بھی زبان و ادب کے باطن میں تعصبات کی نشان دہی اور سد باب کے لیے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ اس سلسلے میں ماحولیاتی تنقید(Environmental Criticism)، تانیثی تنقید(Feminist Criticism) اور سیہ فام تنقید(Black Criticism) ایسے رجحانات نہایت اہم ہیں۔

اُردو میں تنقیدی سطح پر نوآبادیاتی تناظرات میں بعض علمی کاموں پر توجہ اپنی جگہ لیکن لسانی سطح پر اس نوع کی کوئی قابلِ ذکر کاوش نہیں ہو سکی۔ "اُردو کی سماجی لغت" مرتب کرکے اس لسانی ذخیرے کی نشان دہی کردی گئی جو عرفِ عام میں "کلام الملوک" ہے اور اپنی مقتدر اثر پذیری کی وجہ سے "ملوک الکلام" کا درجہ اختیار کر گیا۔ اب یہ سوال ضرور اُٹھتا ہے کہ جدید متمدن اور مہذب معاشرے میں اس کا چلن کب تک قائم رہتا ہے اور ہمارے اہلِ دانش انھیں لغت بدر کرنے یا بعض ناگزیر الفاظ کے لیے کوئی تہذیبی متبادل تلاش کرنے میں کیا کیا کاوشیں بروئے کار لاتے ہیں۔

"اُردو کی سماجی لغت" مرتب کرنے کا خیال اُردو زبان میں بعض سماجی تصورات کے جائزے پر مشتمل مضامین رقم کرنے کے دوران میں آیا۔ یہ مضامین "اُردو زبان، روایات اور لسانی استعماریت"، "اُردو زبان اور صنفی جانبداری" اور "اُردو زبان، خصوصی افراد اور تحقیری بیانیہ" کے عنوان سے شائع ہوئے۔ اس سلسلے میں مزید مضامین رقم کرنے کی بجائے یہ مناسب خیال کیا

گیا کہ ایک ایسی لغت کی جمع آوری کی جائے جس میں اُردو زبان میں رائج سماجی تصورات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا جائے اور ان الفاظ، محاورات، ضرب الامثال، سابقوں، لاحقوں اور سلینگز کی نشان دہی کی جا سکے جو ملوکیت، استعمار، طبقاتی تفاوت، نسلی تعصب یا صنفی امتیاز کی بنیاد پر مستعمل ہوئے نیز بعض الفاظ کے ان تشکیلی عوامل کا بھی تجزیہ کیا جا سکے جس کے پس منظر میں کوئی استبدادی یا استحصالی عنصر پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں کوشش کی گئی ہے کہ لفظ کی اشتقاقی بنیادوں کے ساتھ ساتھ لسانی ماخذ کا بھی جائزہ لیا جائے۔

"اُردو کی سماجی لغت" کی تالیف لغت کے بنیادی اُصول یعنی حروف تہجی کی ترتیب سے کی گئی ہے۔ البتہ کسی لفظ کے ذیل میں آنے والے بعض محاورات یا ضرب الامثال میں اسے ملحوظ خاطر رکھنا ضروری خیال نہیں کیا گیا۔ چونکہ یہ لغت لغوی معنی کے بجائے سماجی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے لہٰذا معنی کے اندراج میں بھی لفظ کے سماجی مطالب ہی کو فوقیت دی گئی ہے۔

کسی لفظ کے مفہوم کے بعد ضروری خیال کیا گیا تو تشریحات بھی کی گئی ہیں جس میں لفظ کی تشکیل یا سماجی مفہوم کے تعین کے سلسلے میں ضروری معلومات کا اندراج کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بعض اہم علمی کتب سے ضروری اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔ تکرار سے گریز کی خاطر مترادف الفاظ یا کسی ایک زمرے سے تعلق رکھنے والے الفاظ سے وضاحت کسی ایک لفظ تک محدود رکھی گئی ہے۔ لفظ کے سماجی مفہوم اور اس کی توجیہی تشریح کے ساتھ شعر ونثر میں اُن کے مذکورہ استعمال کی امثال بھی دی گئی ہیں جو کتب اور جرائد کے علاوہ سوشل میڈیا پر موجود بلاگز سے ماخوذ ہیں۔ لغت کے آخر میں ان ماخذ کی تفصیل دی گئی ہے، جن سے استفادہ کیا گیا۔

"اُردو کی سماجی لغت" کی اشاعت کے سلسلے میں ایک سرکاری ادارے نے ہامی بھری اور منظوری کا خط جاری کیا لیکن بعد ازاں ایک مراسلے کے ذریعے درج ذیل تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے معذرت کے ساتھ مسودہ واپس کر دیا:

"حسب ہدایت پیش نظر موضوع پر موصولہ مسودے کا از سرِ نو جائزہ لیا گیا۔

جناب ڈائریکٹر جنرل نے اس پر خود بھی غور کیا اور ایک ماہر زبان سے نظر ثانی بھی

کرائی۔ سب کی متفقہ رائے یہ ہے کہ اس میں بعض ایسا مواد شامل ہے جس کی اشاعت ادارے کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتاب کے لیے مناسب نہیں۔ لہٰذا ادارے کے مفاد میں، معذرت کے ساتھ مسودہ واپس ارسالِ خدمت ہے۔"

مسودے کی واپسی کے جواز سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قومی اداروں کے اربابِ اختیار کس قدر بے اختیار ہیں اور ان کے لیے فکرِ نو کی ترویج پر منصبی احتیاط کو کس قدر فائق ہے۔

"اُردو کی سماجی لغت" مرتب کرنے میں بہت سی رکاوٹیں عملی سطح کی حائل تھیں۔ خوشی کا مقام ہے کہ اس سلسلے میں شاگردِ عزیز خرم شہزاد خرم نے دستِ راست کا کام کیا اور مآخذ کی جستجو کے ساتھ کمپوزنگ کا فریضہ بھی سرانجام دیا، یوں اُستاد اور شاگرد کی ملی بھگت سے کسی علمی منصوبے کی تکمیل پانے کی شکستہ روایت کے ایک بار پھر مستحکم ہونے کا احساس پیدا ہوا۔

طارق ہاشمی

شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

• • •

# الف

## آغا

آقا، مالک، سردار، مخدوم

آغا منگولی زبان میں کسی عسکری گروہ کے سربراہ کو کہا جاتا تھا۔ مغلوں، میرزائیوں، کابلیوں اور ایرانیوں کے ہاں بہ طور لقب اور تعظیمی کلمہ کے طور پر مستعمل ہوا۔ اُردو میں بھی بعض صاحب حیثیت طبقات میں یہ لقب اور کلمۂ تعظیم کے طور پہ استعمال ہوتا ہے۔

انشا ! مرے آغا کی سلامی کو جھکے ہے
سکان سرا پردہ تقدیس کی ٹوپی

(انشا، کلیاتِ انشا، ص 203)

## آقا

زر خرید یا پشتینی غلام یا لونڈی کا مالک، سرپرست

عہدِ ملوکیت میں یہ لفظ ان تمام مقتدر افراد و طبقات کے لیے نہایت پسندیدہ تھا جو صاحبِ حیثیت تھے اور ان کی قوتِ خرید زمین سے لے کر اہلِ زمین تک پھیلی ہوئی تھی۔

تمیزِ بندہ و آقا فسادِ آدمیت ہے
حذر اے چیرہ دستاں! سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

(اقبال، کلیاتِ اقبال، ص 302)

"گمراہی کی خواہشوں اور باطل کی پیروی میں سے جو اس کا آقا چاہے، اس کو حکم کرتا ہے۔"

(سرسید، تہذیب الاخلاق، جلد اول، ص 88)

آقائے خانہ

گھر کا مالک

آقائی

آقا ہونے کی حیثیت، حکومت

آقائیت

آقا ہونے کی حالت

اخوت

باہم بھائی چارہ کا قول وقرار، برادرانہ تعلق جو رشتے کے علاوہ کسی اور نسبت سے ہو، بھائی بنانا بھائی بنانے کا عہد، بھائی بندی، بھائی جیسی محبت بھائی چارہ بھائی ہونے کا رشتہ (نسب یا رضاعت کے اعتبار سے)

اخوت سے مراد معاشرے یا حلقہ افراد کے مابین بلاتفریقِ جنس باہمی محبت لی جاتی ہے۔ لیکن لفظ کی اساس جس صنف پہ رکھی گئی ہے، وہ مرد ہے۔ اخوت کا لفظ اخ سے ہے جس کا معنی: بھائی) ماں، باپ، چچا، ماموں یا خالہ کا بیٹا)۔ اخوت کے جتنے بھی معنی دیے گئے ہیں ان پر غور کیا جائے تو صنفی استحصالیت کا عکس واضح ہے۔ یعنی مراد تو معاشرے کے تمام افراد کے مابین باہمی محبت ہے لیکن اس لفظ کے باطن میں عورت کا وجود نظر نہیں آتا۔

اپاہج

سست، کاہل، نکما

پیدائشی طور پر، علالت یا کسی حادثے کی صورت میں معذور ہو جانا کسی بھی فرد کے لیے ایک بڑی آزمائش ہے۔ قدیم سماج میں کسی معذور فرد کو سماج کا کارآمد رکن بنانے کے بہ جائے اسے تضحیک کا نشانہ بنانے کا وتیرہ عام رہا ہے۔ اسی سماجی مشق کی بنیاد پہ معذوری سے وابستہ الفاظ کو بہ طور طنز یا گالی کے لیے استعمال کرنے کا ایک قبیح عمل رہا ہے اور اس عمل کے ذریعے معاشرے کے خصوصی افراد کی دل شکنی کا سامان کیا جاتا رہا ہے۔ یہ روایت جدید متمدن زندگی میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ چنانچہ اپاہج، اندھا، بہرا، لنگڑا اور لولا ایسے الفاظ کا بہ طور طنز و تضحیک

استعمال عام ہے۔

تماشا ہم بھی دیکھیں ڈوب کر بحرِ محبت میں
اپاہج کی طرح بیٹھے ہیں کیا آغوشِ ساحل میں

(نوح ناروی، اعجازِ نوح، ص 114)

"اس طرح پر اپاہج اور نکمے کو اس کام میں لگا دینا چاہیے۔"

(حالی، "دیباچہ مسدس حالی" ص 3)

## اشراف

عالی مرتبہ اشخاص، حسب نسب یا کردار کے اچھے

قدیم نظامِ معیشت میں اشرفی ایک سونے کا سکہ تھا جسے مصر کے برجی مملوک حکمرانوں نے جاری کیا۔ پہلی اشرفی غالباً 1407ء میں بنائی گئی۔ اشرفی کا نام سلطان ال اشرف سیف الدین بارسبی (1422-1438 عیسوی) کے نام پر پڑ گیا جو مصر کا نواں برجی مملوک سلطان تھا۔ اس نسبت سے اس طبقے نے جس کے پاس زیادہ سے زیادہ زر و مال تھا، خود کو اشراف کہنے کا رواج دیا۔ اس طبقے سے وابستہ افراد شریف کہلائے اور معاشرے کی تمام مثبت اقدار کو شرافت سے موسوم کیا گیا۔

باوجودیکہ مذہب انسانوں میں مساوات کا درس دیتا ہے لیکن یہ المیہ ہے کہ ہندوستانی سماج میں ذات پات کا تصور دونوں بڑے مذاہب کے مقتدر افراد کے لیے پسندیدہ رہا۔ چنانچہ جہاں اہلِ ثروت یا صاحبانِ منصب و جاہ اشراف کہلائے وہاں حسب حیثیت اجلاف اور ارذال کے طبقے متعارف ہوئے۔ مسعود عالم فلاحی کے مطابق:

> "اعلیٰ ذات کے نومسلموں کو تو اشراف کے زمرہ میں رکھا جاتا تھا، لیکن ان کا درجہ باہر آنے والے طبقہ اشرافیہ سے کم ہوتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اعلیٰ ذات کے نومسلموں کو باہر سے آئے ہوئے طبقہ اشرافیہ میں بھی جگہ مل جاتی تھی اور وہ بھی سید، شیخ، مغل اور پٹھان کہلانے لگتے تھے۔ نیچی ذاتوں کے نومسلموں کو ان کی ذاتوں کے لحاظ سے اجلاف اور ارذال کے درجہ پر رکھا جاتا تھا۔"

(مسعود عالم فلاحی، "ہندستان میں ذات پات اور مسلمان" ص 173)

مسلم سماج میں طبقاتی تقسیم کے حوالے سے پروفیسر غوث انصاری نے اپنی کتاب "Muslim Cast in Utter Pradesh" اور ڈاکٹر محمد عمر نے اپنی "تصنیف ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر" میں اس سلسلے میں تفصیل سے لکھا ہے اور ان الفاظ و اصطلاحات پر روشنی ڈالی ہے جو طبقاتی امتیاز کے حوالے سے مروج ہوئے۔

عہدِ جدید میں مقتدر طبقے کے اس لقب کی بنیاد پر اشرافیہ ایسی اصطلاح معرض وجود میں آئی جس سے مراد وہ مقتدر طبقہ ہے جس کے ہاتھ میں معاشرے کا نظام ہے۔ وہ حکومت میں آکر یا طاقت کے حصول کے کسی بھی دوسرے ذریعے سے افراد معاشرہ پر اپنی حیثیت کو مستحکم رکھتا ہے۔ اشرافیہ کی اصطلاح کے اندر طنز اور احتجاج ایسے رویے موجود ہیں اور اس لفظ کے استعمال سے زبردست مزاحمت کا تاثر جنم لیتا ہے، مثلاً پروفیسر عزیز احمد لکھتے ہیں:

"ایسا آدمی جو اشرافیہ طبقے میں پیدا ہوگا اور جس کی ایسی سخت اور طاقت بخش تعلیم ہوگی جو خیر و شر کے معیار سے ماورا ہوگا۔"

(پروفیسر عزیز احمد، "اقبال نئی تشکیل"، ص290)

اشراف کا بناؤ رئیسوں کی شان ہے
شاہوں کی آبرو ہے سپاہی کی جان ہے

(میر انیس، "مراثی انیس"، ص151)

"اشراف عورت بھلی مانس صورت کوئی جاہل نہیں۔"

(قمر الدین راقم، مرزا، "عقد ثریا"، ص39)

اشرافیت

شرافت جو خاندانی بلندی اخلاق یا دیگر اسباب کی بنا پر ہو۔

## اصل

نسب، ذات

آباؤ اجداد یا خاندانی تفاخر کی بنیاد پہ یہ لفظ بعض افراد کے لیے مخصوص کر دیا گیا یعنی معاشرے میں وہ لوگ اصل کہلائے یا سمجھے جانے لگے جو کسی صاحب حیثیت خاندان سے تعلق

رکھتے ہیں اوران کے آبا و اجداد معاشرے میں معتبر خیال کیے جاتے تھے۔

کیسے کہوں کہ اس کا ہے اعلیٰ حسب نسب
کم اصل کو جو آئنہ بردار ہوگیا

(مخلص مصوری https//:www.rekhta.org/poets/mukhlis-musavviri?lang=ur)

اصل سے خطا نہیں، کم اصل سے وفا نہیں

خاندانی آدمی بدی نہیں کرتا اور کمینہ وفاداری نہیں کرتا۔

بداصل/کم اصل

بری نسل کا، بدگوہر، بدطینت، بدسرشت، کمینہ، نیچ، لچا، سفلہ، خبیث، پاجی

کیا ہوا بداصل گر ظاہر میں ہے نیکو صفات
جوہرِ ذاتی پر ان کا غیر بدذاتی نہیں

(سراج الدین بہادر شاہ ظفر، "کلیات ظفر: اول" ،ص186)

''اُس نے کسی رذیل، کم اصل، کمینے اور پست ہمت شخص کو کوئی عہدہ نہیں دیا۔''

(امجد علی شاکر، "ثقافت اور اُردو زبان" صحیفہ، اپریل تا جون، ص33)

اصیل

خاندانی، شریف، اچھے نسب والا، وہ جس کے باپ دادا شریف و نجیب ہوں، نیک چال چلن، وہ شخص جس کی کفالت یا ضمانت کی جائے، آزاد جو غلام یا کنیز نہ ہو، عمدہ فولاد یا لوہے کی بنی ہوئی تلوار جس کی کاٹ اچھی ہو، وہ شخص جو بغیر وکیل کے اپنا نکاح کرے۔

یا ذات میں کہائے نامی اصیل ذاتی
جمشید فر کے پوتے، نوشیرواں کے ناتی

(نظیر اکبرآبادی "کلیاتِ نظیر، دبستان نظیر" ص183،)

''اب اصیل اور رذیل میں دیکھ لو کیا تفاوت ہے۔''

(قمرالدین راقم، مرزا، "عقد ثریا" ص34)

## اندھا

معرفت سے محروم، بے بصیرت، دیکھ کر کام نہ کرنے والا، ناواقف، جاہل، بے علم، احمق بے عقل، بے وقوف

اچھی صورت کو تری دیکھ کے دل ٹوٹ گیا
ہائے اندھے کو نہ سوجھا کہ ہے صورت کیسی

(امیر احمد مینائی، "صنم خانۂ عشق: گوہر انتخاب: جوہر انتخاب" ایڈیشن دوم، ص 269،)

"تم تو غضب ڈھانے اور دنیا جہان کو اندھا بنانے لگیں۔"

(نذیر احمد، "بنات النعش"، 135)

**ات سے اندھا آئے ات سے اندھا جائے اندھے سے اندھا ملا کون بتائے راہ**

جب دونوں ہی جاہل ہوں تو رستہ کون بتائے۔

**اندھا آئینہ**

غیر شفاف یا دھندلا آئینہ

**اندھا بادشاہ لنگڑا وزیر**

با اختیار لوگوں کی نالائقی پر طنز ہے۔ حکمران نالائق ہوں تو کام بھی غلط ہوتے ہیں۔

**اندھا بانٹے ریوڑیاں پھر پھر اپنوں ہی کو دے**

اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو اپنوں کو فائدہ پہنچائے۔

**اندھا بگلا**

جلدی یا گھبراہٹ میں بدسلیقگی سے کام کرنے والا (عموماً مغیرہ حالت میں "اندھے بگلے یا اندھے بگلوں" مستعمل) گھبرا کر جلدی جلدی کام کرنے والا گھبراہٹ میں بدسلیقگی سے کام کرنے والا۔

**اندھا بگلا کیچڑ کھائے**

غافل آدمی ہمیشہ نقصان اُٹھاتا ہے۔

**اندھا بے ایمان**

چونکہ اندھے کو ہمیشہ خطرہ رہتا ہے کہ لوگ اسے دھوکا دیں گے اس لئے اس کا ایمان قائم نہیں رہتا۔

**اندھا بے ایمان، بہرا بہشتی**

اندھے کے کان ہوتے ہیں سن گن لیتا رہتا ہے اور دوسروں کے متعلق شک میں مبتلا رہتا ہے۔ بہرا اس سے اچھا ہے کہ نہ سنتا ہے نہ شک کرتا ہے۔

**اندھا تب پتیائے جب دو آنکھیں پائے**

ضرورت مند کو اسی وقت اطمینان ہوتا ہے جب اس کی ضرورت پوری ہو جائے۔

**اندھا جانے آنکھوں کی مار**

آنکھوں کی قدر اندھا ہی جانتا ہے۔ کسی چیز کی قدر ضرورت مند کو ہوتی ہے۔

**اندھا جہاز**

ایسا جہاز جو چلنے کے لیے سہارے کا محتاج ہو۔ وہ جہاز جسے کوئی دوسرا جہاز کھینچ کر لے جائے۔

**اندھا چوہا تھوتھے دھان**

بدنصیب یا بے وقوف ناکام رہتا ہے۔

**اندھا دھند منو ہرا گائے**

سخت بدانتظامی ہے۔ جس کا جو جی چاہتا ہے کرتا ہے۔

**اندھا دوزخی بہرا بے ایمان**

دیکھیے "اندھا بے ایمان بہرا بہشتی"

**اندھا دیکھے تو پتیائے**

ضرورت مند کی ضرورت پوری ہو تو اطمینان ہوتا ہے۔

**اندھا سپاہی کانی گھوڑ بدھنا نے آپ ملائی جوڑی**

ایک جیسے ساتھی مل گئے۔

**اندھا شکار**

ایسا شکار جسے شکاری دیکھ نہ سکے، عموماً مچھلی کا شکار جو ڈور اور کانٹے سے کھیلا جائے

**اندھا کہے میں سرگ چڑھ موتوں اور مجھے کوئی نہ دیکھے**

ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ جو چاہے کرے کوئی اس پر اعتراض نہ کرے۔

**اندھا کیا جانے بسنت کی بہار**

نادان یا انجان سے قدر شناسی کی توقع فضول ہے۔

**اندھا کیا چاہے دو آنکھیں**

اس سے بہتر کیا بات ہے کہ اور کیا چاہیے۔ وہ شخص کہتا ہے جس کو اس کی خواہش کے مطابق دینے کے لیے پوچھا جاتا ہے۔

**اندھا گائے بہرا بجائے**

نالائقوں کے ہاتھ میں کام آ گیا ہے۔

**اندھا گرو بہرا چیلا مانگے ہڑ دے بہیڑا اندھا گرو بہرا چیلا دونوں نرک میں ٹھیلم ٹھیلا**

نالائق آدمی جمع ہیں کرنا کچھ ہوتا ہے، کرتے کچھ ہیں۔ بے وقوفوں کی مجلس

**اندھا لکڑی ایک بار کھوتا ہے**

ایک بار اعتبار کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی دوسری بار بھی دھوکا دے تو اعتبار نہیں کا جاتا۔

**اندھا ملا، ٹوٹی مسیت**

ناقص کو ناقص چیز ملتی ہے

**اندھا ہاتھی، بہرا مرشد**

ایک جیسے (جمع) ہیں، سب نکمے ہیں۔

**اندھوں میں کانا راجا**

بے وقوفوں میں تھوڑی عقل والا عقل مند سمجھا جاتا ہے۔

**اندھوں نے گاؤں مارا، دوڑیو بے لنگڑو**

نااہلوں کے دوست بھی نااہل، ناکاروں کے ساتھی بھی ناکارہ ہوتے ہیں۔

**اندھی پیسے کتا کھائے**

بے وقوف کی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔

**اندھی سرکار**

ایسا امیر شخص جو نوکروں کو تنخواہ وقت پر نہ دے یا دیر تک دبائے رکھے بری سلطنت جس میں بہت ظلم ہو یا نوکروں کو تنخواہ وقت پر نہ ملے، جس میں نظم ونسق ابتر ہو سلطنت جہاں ظلم ہوتا ہو۔

**اندھی شادی**

وہ شادی جس میں دولھا دلھن والے ایک دوسرے کے حالات سے ناواقف ہوں۔

**اندھے کا نام روشن خان، شیخ روشن، نین سکھ**

عیب اور نقص کے باوجود دانائی یا کمال کا دعویٰ کرنے والا

**اندھے کو اندھا راستہ کیونکر بتائے**

جو خود ہی گمراہ ہے، وہ اوروں کی رہبری کیا کرے گا۔

**اندھے کو اندھا کہا، وہ لڑ پڑا، سلیجھے کو اندھا کہا وہ نہیں لڑا**

عیب دار کی گرفت بری لگتی ہے، بے عیب کو نہیں لگتی۔

**اندھے کو دن برابر ہے**

نافہم جاہل یا معذور برے بھلے میں تمیز نہیں کرسکتا۔

**اندھے کے آگے رونا، اپنی آنکھیں (دیدے رنین) کھونا**

نااہل کو نصیحت کرنا، مفت کا دردِ سر مول لینا ہے، بے حس انسان سے اپنا دکھ درد بیان کرنا بے سود ہے۔

**اندھے کے آگے ہیرا کنکر**

نادان اصل اور نقل میں تمیز نہیں کرسکتا۔

**اندھے کے ہاتھ بیٹر لگی**

کم حوصلہ کو اُس کی لیاقت سے زیادہ مل گیا۔

**اندھی ماما**

ماں کی محبت جو اولاد کو (چاہے وہ کتنی ہی بری ہو) پیار ہی کرتی ہے اور اس کا ذرا سا بھی نقصان یا تکلیف گوارا نہیں کرتی۔

**اندھی نائن آئینے کی تلاش**

ایسی چیز کا حوصلہ کرنے والا جس کی اہلیت نہ ہو۔

**اندھی نگری**

جاہلوں یا بے وقوفوں کا خطہ، ظالموں اور نا منصفوں کا راج، وہ بستی جہاں کھوٹے کھرے اور برے بھلے میں تمیز نہ ہو۔

**اندھی نگری چوپٹ راج۔ راجا**

نالائق اور بے وقوف حاکم کے دور میں انصاف کا خون ہوتا ہے، بد انتظامی بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور ہر طرف انتشار پھیل جاتا ہے۔

**آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا۔ آنکھوں کا اندھا گانٹھ کا پورا**

مالدار اندھا

**اُلٹی کھوپڑی اندھا گیان**

پرلے درجے کا بے وقوف

**اللہ ملائی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی**

جوڑی ایک جیسی ہے۔ دونوں میں کوئی نہ کوئی نقص ضرور ہے۔

**اوقات**

حیثیت، استطاعت، بساعت، کائنات، شخصیت

اوقات عربی لفظ ہے جو وقت کی جمع ہے۔ اُردو میں یہ لفظ واحد اور مؤنث بھی استعمال ہوا ہے لیکن ایک خاص مفہوم میں۔ ابتداً یہ حالت کے معنی دیتا تھا لیکن بعد ازاں حیثیت کے مفہوم میں بھی مستعمل ہوا۔

عمرانی لحاظ سے دیکھا جائے تو "اوقات" کے مذکورہ استعمال کے پیچھے بھی استعماری اور طبقاتی سماج کی تشکیل دی جانے والی نفسیات ہے کہ اس نوع کے ماحول میں حیثیت کا تعین افراد کے اوقات کار سے بھی ہوتا ہے۔ غریب اور معمولی ملازمت پر متعین افراد کے اوقاتِ کار زیادہ ہوتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ ایک سے زیادہ ملازمتیں کرنے پر بھی مجبور ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اعلیٰ عہدوں پر متعین افراد کے لیے اوقاتِ کار محض دستاویزی حد تک ہوتے ہیں اور وہ خوشحال بھی ہوتے ہیں۔ مزید دیکھیں تو صاحبانِ جائداد و جاگیر تو آبادی ورثے ہی کی "بدولت" فارغ البالی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اس تناظر میں وہ لوگ کم اوقات یا بد اوقات قرار پائے جن کے اوقاتِ کار بہت زیادہ ہیں۔

اور میں وہ ہوں کہ گر جی میں کبھی غور کروں

غیر کیا خود مجھے نفرت میری اوقات سے ہے

(غالب، دیوانِ غالب، نسخۂ عرشی، ص 330)

"میں نے خود کو بنی نوع انسانی کا ایک نمائندہ تصور کیا اور اپنا سوال اپنے سامنے ہی دہرا دیا کہ میں کیا ہوں، میری اوقات کیا ہے؟۔"

(https//:dailypakistan.com.pk/22-Dec-2015/310588_نجم ولی خان)

**کم اوقات**

بے بساط، بے حقیقت، بے حیثیت، بے مقدر، بے وقعت، کم حیثیت، ہیچ، حیثیت میں گرا ہوا، ٹٹ پونجیا، بے وقعت، نچلے طبقے کا۔

"خاص طور پر مسلمانوں، جو ہندوستان میں کم تعداد میں تھے اور کم اوقات بھی، اپنے مستقبل کے متعلق بہت ہراساں اور بددل ہو گئے۔"

(فیض، "میزان" ص 103)

## ب

**بابو**

صاحب، جناب، مسٹر، مولانا کی طرح ایک تعظیمی لفظ، قابلِ تعظیم شخص، کسی دفتر کا کلرک، منشی، اہلکار، ماسٹر

اُردو میں یہ لفظ نوآبادیاتی عہد میں رائج ہوا۔ یہ لفظ ایسے افراد کے لیے بولا جاتا ہے جنھیں انگریزی بول چال اور انگریزی رہن سہن کی شدبد ہو۔ بنیادی طور پر یہ ایک کلمہ طنز ہے اور اس کا ماخذ انگریزی لفظ BABOON ہے، جس کا مطلب افریقہ اور ایشیا کی نسل پاپیو PAPIO یا کوئی بھی ایسا جانور جس کا منہ اور تھوتھنی کتے کی طرح دراز ہو۔

انگریز افسران دفتروں میں اپنے ماتحت اہل کاروں کو کسی غلط کام پر سرزنش یا غصہ کی حالت میں اسی کلمہ تضحیک سے پکارا کرتے تھے اور عوام میں یہ لفظ بابُو کی صورت میں رواج پا گیا۔علی احمد خان کے مطابق:

"بابو لقب بنگال بہار کے متوسط درجے کے زمین داروں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔"

(علی احمد خان "جیون ایک کہانی" ص45)

کہا ہنس کے اکبر نے اے بابو صاحب
سنو مجھ سے جو رمز اس میں نہیں ہے
نہیں ہے تمھیں کچھ بھی سید سے نسبت
تم انگریزی داں ہو، وہ انگریز داں ہے

(اکبر الہ آبادی، "کلیاتِ اکبر" ص78)

"سرکاری افسران کو اگر بابو کہا جائے تو ناراض ہوتے ہیں کہ شاید فرنگی سرکار سے تشبیہ دی جا رہی ہے۔"

(https//:twitter.com/KlasraRauf/status/1379443900381765633)

**بابُو انگلش**

ہندوستانیوں کی غیر معیاری انگریزی

**بابوگری**

محرری، کلرکی

**بابوانہ**

کلرکوں کا انداز، طور، وضع، انگریزی کلبوں میں بابوآنہ انگریزی یعنی ہندوستانی انگریزی کی ہنسی اُڑائی جاتی تھی۔

**بارگاہ**

ایوان، دربار، محل

دل ترے غم کی بارگاہ میں ہے
جیسے قیدی حضورِ شاہ میں ہے

(امجد اسلام امجد، ہم اس کے ہیں 145)

"جس منزل میں پہنچتے سب سوداگر خواجہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے۔"

(میر امن، باغ و بہار، ص 129)

## باند/باندی

بندھا ہوا، وابستہ، وہ غلام جو آزاد

**باندی اوروں کے پاؤں دھوئے، اپنے لیے سوئے**

دوسروں کے کام میں چستی اور اپنے کام میں سستی

**باندی بچہ**

غیر مہذب، جنگلی عرب باندی کا بیٹا

**باندی جب شادی کرتی ہے تو ایسی ہی کرتی ہے**

کم ظرف یا شیخی باز تقریب میں اپنی حیثیت سے زیادہ کام کرتا ہے۔

**باندی کا بیٹا/ جنا**

غلام ابنِ غلام

**باندی کو باندی کہا رو دی، بی بی کو باندی کہا ہنس دی**

ادنی کمینے کو اس کی حقیقت ظاہر کی جائے یا اس کا کوئی عیب بیان کیا جائے تو اسے ناگوار گزرتا ہے۔

**باندی کے آگے باندی، مینہ دیکھے نہ آندھی**

ادنی آدمی اقبال مند ہو جائے تو غرور میں بھول جاتا ہے اور دوسروں کی تکلیف کا خیال نہیں رکھتا۔

**باندی کے آگے باندی آئی، لوگوں نے جانا آندھی آئی**

کمینے اور سفلے آدمی کی حکومت ایسی ہی ہوتی ہے۔ مینہ آندھی کا خیال نہیں ہوتا، اپنے کام سے کام

## باندی گری

خدمت گاری، کنیزی

## بدو

غیر مہذب، جنگلی عرب

بدو بنیادی طور پر وہ خانہ بدوش ہیں جو صحراؤں اور ریگستانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کا پیشہ اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریاں پالنا ہے۔ یہ لوگ مستقل مکان نہیں بناتے بلکہ خیموں میں رہتے ہیں۔ حسبِ ضرورت پانی اور چارے کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، لیکن حضری (شہری) لوگوں کے مقابلے میں زیادہ جفاکش، جنگجو اور آزادی پسند واقع ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کی عربی زبان ٹھیٹھ اور بامحاورہ ہوتی ہے اور جہاں کہیں زبان کا مفہوم مشکوک ہو وہاں بدوی زبان سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ بدو لوگ مسلمان ہیں تاہم اپنی روایات کے سختی سے پابند ہیں اور بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں۔ ہر قبیلے کا ایک شیخ ہوتا ہے۔

بقول عرفان احمد:

> "عربوں اور خصوصاً مسلمانوں کو اہل یورپ نے بدوی کہہ کر پکارا ہے، اس کے لیے وہ لفظ (Moor) استعمال کرتے ہیں۔ اسپین کے فاتح مسلمانوں کو "مور" کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ حالانکہ بدو صرف خانہ بدوش لوگوں کو کہا جاتا ہے، جبکہ ان خانہ بدوشوں میں مسیحی اور یہودی بھی ہیں لیکن مذہبی منافرت کی بنیاد پر صرف مسلمانوں کو بدوی کہا جاتا ہے۔"

(عرفان احمد "انسائیکلوپیڈیا سیرت النبی" ،ص 135)

یہ امر خارج از امکان نہیں کہ اردو میں لفظ "بدھو" بدو ہی کی تارید ہو۔

## بدولت

آسرے سے، بہ اقبال، وسیلہ، ذریعے سے، سبب سے، صدقے میں

لغات میں لفظ بدولت کا معنی اگرچہ باعث، وسیلہ یا سبب درج ہے لیکن اس کا لغوی مطلب "دولت سے" ہے۔ ویسے تو بغیر دولت کے کوئی کام بھی نہیں ہوتا لیکن طبقاتی سماج میں بہت سے مشکل کام بلکہ ایک عام آدمی کو بظاہر ناممکن نظر آنے والے کام زردار طبقات دولت سے نہایت

سہولت سے کر لیتے ہیں۔ان کے لیے مشکل کشائی کا ایک بڑا سبب یا وسیلہ دولت ہوتی ہے۔لہٰذا جب کوئی کسی کی بڑی مشکل کو حل کرنے کا وسیلہ بنتا ہے تو لفظ بدولت استعمال کیا جاتا ہے۔مابدولت عہدِ ملوکیت میں بادشاہوں کا کلمہ نخوت بھی تھا جو وہ اپنی ذات کے لیے استعمال کرتے تھے۔

سب سے الفت سب کی حسرت کس کی بدولت دل کی بدولت
ڈاواں ڈول ہے میری نیت کس کی بدولت دل کی بدولت

(نوح ناروی، اعجازِ نوح،ص14)

"دوسرا ون ڈے۔ بابر اور امام کی سنچریوں کی بدولت کینگروز کو 6 وکٹوں سے شکست۔"

(https//:cricketpakistan.com.pk)

## برادری

بھائی بندی، بھائی چارہ

برادری سے مراد کسی قوم کے تمام افراد ہیں لیکن لفظ کی اساس مرد کی صنف پر رکھی گئی ہے اور اس بنیاد پہ لفظ کے مفہوم میں صرف بھائیوں کا ایک ساتھ ہوتا ہے۔

مرتا ہے تو کیوں ناحق یاری برادری پر
دنیا کے سارے ناتے ہیں جیتے جی تلک کے

(میر،کلیات میر،ص310)

"خاندان تیرا دشمن ہے اور برادری میں کوئی اتنا نہیں کہ محبت کا ہاتھ سر پر پھیرے۔"

(راشد الخیری،سیدہ کا لال،ص33)

## بندہ

غلام،نوکر، مطیع

آہ ظالم ! تو جہاں میں بندہ محکوم تھا
میں نہ سمجھی تھی کہ ہے کیوں خاک میری سوزناک

(اقبال،کلیاتِ اقبال،ص445)

**بندہ بے دام و درم**

مفت کا غلام، مفت کی خدمت کرنے والا رضا کار

**بندہ پرور**

غلام پالنے والا، غلام پر مہربانی کرنے والا

**بندہ حلقہ بگوش**

غلام جس کے کان میں بالیاں ہوں

**بندہ درگاہ**

آپ کے دربار کا غلام، جناب کا غلام

**بندہ زادہ/زادی**

غلام کی اولاد

**بندہ نواز**

غلام کو نوازنے والا/ پالنے والا، غلام پر مہربانی کرنے والا

**بیگم**

امیر زادی، شریف خاتون، مالکہ، ملکہ

**بیگمانی/بیگمی**

بیگم سے متعلق یا بیگم سے منسوب

**بندہ درگاہ بیگم پان**

کافوری پان جو بیگمات شوق سے کھاتی ہیں۔

**بہرا**

بے خبر، بے پروا

بہرے ہو تم بھی ناصح نافہم کی طرح
جو پوچھتا ہوں پوچھتے ہو بار بار کیا

(نسیم دہلوی، دیوانِ نسیم، 1867، ص 89)

"یہ حیوانات اکثر گونگے، بہرے اندھے ہیں۔"

(مولوی کرام علی (مترجم)، اخوان الصفا، 1810ء، ص78)

**آندھر کوٹے بہرا کوٹے چاول سے کام**

کوئی کام کرے کام ہونے سے مطلب ہے۔ کوئی بھی کرے کام ہونا چاہیے۔

**اندھا بے ایمان بہرا بہشتی۔ اندھا دوزخی بہرا بہشتی**

اندھے کے کان ہوتے ہیں سن گن لیتا رہتا ہے اور دوسروں کے متعلق شک میں مبتلا رہتا ہے۔ بہرا اس سے اچھا ہے کہ نہ سنتا ہے نہ شک کرتا ہے۔

**اندھا گائے بہرا بجائے**

نالائقوں کے ہاتھ کام آ گیا۔

**اندھا گرو بہرا چیلا مانگے ہڑ دے بہڑا (یا) اندھا گرو بہرا چیلا دونوں نرک میں ٹھیلم ٹھیلا**

نالائق آدمی (جمع)، کرنا کچھ ہوتا ہے کرتے کچھ ہیں۔ بے وقوفوں کی مجلس۔

**اندھا ہاتھی بہرا مرشد**

ایک جیسے (جمع)، سب نکمے ہیں۔

**ایک کان بہرا ایک گونگا کر لینا**

بالکل بے خبر ہو جانا۔

**بہرا روٹی کی پٹ پٹ سنتا ہے**

ہر شخص اپنے مطلب کی بات سن لیتا ہے۔

**بہرا سنے دھرم کی کتھا**

ناممکن بات ممکن نہیں ہو سکتی۔

**بہرا سو گہرا**

بہرا آدمی بہت چالاک ہوتا ہے۔

## بھانڈ

بدزبان، پھکڑ، نقال، لوگوں کو ہنسانے والا، تماشا دکھانے والا، پیٹ کا ہلکا، جو راز کو مخفی نہ رکھ سکے۔

بھانڈ کا لفظ غالباً بھانڈ یا بھانڈا یعنی معمولی برتن سے ہے۔ آلاتِ موسیقی کی ابتدائی شکل مٹی یا جست کے برتن ہیں۔ فی زمانہ اگرچہ موسیقی کے متعدد آلات ایجاد ہو چکے ہیں لیکن موسیقی کا سستا ترین آلہ برتن ہی ہے۔ شادی بیاہ میں گھڑا یا گڑوی ہی بجا کر کچھ لوگ گانا سناتے ہیں۔ اسی نسبت سے یہ لوگ بھانڈ قرار پائے۔ بالفاظ دیگر بھانڈ وہ فنکار ہیں جو مالی اعتبار سے مستحکم نہیں ہیں اور ان کا ذریعہ روزگار معمولی برتنوں پر گانا سنانا ہے۔

راؤ منظر حیات اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

"چند دہائیاں پہلے کی شادیوں کو یاد کیجیے۔ شہروں اور دیہاتوں میں یہ تقریبات سادہ انداز میں سرانجام دی جاتی تھیں۔ تصنع کا پہلو کم نظر آتا تھا۔ یہ لفظ اس لیے استعمال کیا ہے گمان ہے کہ اب ہماری زندگی جزوی یا مکمل تصنع پر مبنی ہے۔ ہر انسان وہ سب کچھ نظر آنا چاہتا ہے جو وہ دراصل ہے نہیں۔

خواتین عمر کے ہر حصے میں بہت خوبصورت نظر آنا چاہتی ہیں۔ انھیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ عمر رسیدہ ہونے یا نظر آنے میں ایک وقار موجود ہے۔ ایک انڈسٹری وجود میں آچکی جو چہرے اور جسم پر پلاسٹک سرجری کے ذریعے عمر کے اثرات یعنی جھریوں کو ختم کرتی ہے۔ ان کی فیس لاکھوں میں ہوتی ہے۔ بغیر اس ادراک کے کہ انسانی چہرے پر جھریاں ایک معمول کی چیز ہیں۔ وقت کے تھپیڑے، رنج، خوشیاں اس کی ہر لکیر میں بے پناہ توازن پیدا کرتی ہیں۔ بہر حال مرد حضرات بھی اس معاملے میں خواتین سے بالکل پیچھے نہیں۔

بات، پرانی شادیوں کی ہو رہی تھی۔ نکاح کے بعد منفرد طرز کے دو چار لوگ ٹینٹ میں آتے تھے۔ انکو کوئی بھی مدعو نہیں کرتا تھا۔ ایک تھوڑا سنجیدہ اور دوسرا چلبلا سا ہوتا تھا۔ سنجیدہ آدمی کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا ہوتا تھا۔ یہ منہ سے زور کی

آواز نکالتا تھا تاکہ لوگ متوجہ ہو جائیں۔ اس کے بعد، یہ شخص اونچی آواز سے سوال کرتا تھا۔ دوسرا شخص انتہائی مزاحیہ طریقے سے جواب دیتا تھا۔ اس کے بعد جواب دینے والے کی ہتھیلی پر زور سے چمڑا مارا جاتا تھا۔

جواب اس درجہ برجستہ اور زعفرانی ہوتا تھا کہ سننے والے لوگ کھلکھلا کر ہنسنا شروع کر دیتے تھے۔ سوال وجواب کا یہ سلسلہ پانچ دس منٹ سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ گھر کے چند سنجیدہ بزرگ، جعلی طریقے سے شدید سنجیدہ نظر آنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کی پیشانی پر تہہ دار تیوریاں مزید بڑھ جاتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد، محفل میں سے کوئی آدمی اُٹھتا تھا۔ ہنسانے والی ٹولی کو پیسے دیتا تھا اور پھر یہ لوگ واپس چلے جاتے تھے۔ ان کے پیسے لینے اور شکریہ ادا کرنے کا انداز بھی حد درجہ منفرد ہوتا تھا۔ یہ آدمی کا نام لے کر شکریہ ادا کرتے تھے۔

آج سے چالیس پچاس برس پہلے اس طرح کے واقعات بالکل عام تھے۔ مزاح سے بھرپور جملوں میں اکثر انتہائی اہم ترین نکات بھی ہوتے تھے۔ غیر سنجیدہ طریقے سے، انتہائی سنجیدہ معاملات کو اس طریقے سے بیان کیا جاتا تھا کہ لوگ اندر سے خوش ہو جاتے تھے۔ جیسے جنرل ضیاء الحق شادی کی ایک تقریب میں شامل تھے۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تھے۔ سیاسی مخالفین کو ریزہ ریزہ کر چکے تھے۔ اس وقت اقتدار اور طاقت کے کوہ طور پر براجمان تھے۔ اُنھوں نے ایک مکمل مسلمان ملک کو کرختگی کے ساتھ مزید مسلمان ملک بنانے کے حد درجہ اقدامات کیے تھے۔

سختی کی بدولت فلم انڈسٹری دم توڑ چکی تھی۔ ٹی وی پر نیوز کاسٹر اور اداکارائیں ممکنہ حد تک دوپٹہ لینے کی پابند تھیں۔ اسی تقریب میں دو بندوں کی ایک ٹولی آئی اور جنرل ضیاء الحق کے سامنے مزاحیہ انداز میں سوال وجواب شروع کر دیے۔ فلموں کی زبوں حالی کا اس انداز سے ذکر کیا کہ ضیاء الحق نے قہقہے لگانے شروع کر دیے۔ صدر نے اپنے اسٹاف کو اشارے سے بلایا اور ایک خطیر رقم بطور تحفہ یا بخشیش ان لوگوں کو پیش کر دی۔ شادیوں بیاہوں میں مسکراہٹ بکھیرنے والے ان لوگوں کو "بھانڈ" کہا جاتا تھا۔

یہ لوگ یعنی ''بھانڈ'' ملک کے تمام بڑے خاندانوں کا شجرہ ترتیب کرتے تھے۔ یہ انعام لینے کے بعد اس شخص کے دادا، پردادا اور گوت اور ذات سے شروع ہوتے تھے اور پھر آخر میں پیسے دینے والے شخص کا نام لیتے تھے۔ دراصل یہ ہمارے معاشرے کی اپنے انداز میں منفرد عکاسی کرتے تھے۔ آپ کسی کا بھی نام لیتے تھے تو یہ اس کا شجرۂ نسب سامنے رکھ دیتے تھے۔ جدِ امجد تک کے نام ان کو ازبر ہوتے تھے۔ شادی میں آنے سے پہلے، شاید سب کچھ یاد کر کے آتے تھے یا شادی کی تقریب کی مناسبت سے شجرے ذہن میں رکھتے تھے۔

اب نہ تو اکثر خاندانوں میں شجرہ کا کوئی حساب کتاب رہا ہے۔ نہ ہی فی زمانہ لوگ، اس طرح کی مناسب جزئیات کا خیال کرتے ہیں۔ ذات برادری کی ترویج نہیں کر رہا۔ مگر اسی خاندایت کے مثبت پہلو بھی ہیں۔ ان بھانڈوں کا حافظہ اس درجہ کمال کا ہوتا تھا کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی تھی۔ مگر اس سماج میں ان لوگوں کی کسی قسم کی کوئی عزت نہیں تھی۔ ان کا شمار معاشرے کے پست ترین طبقہ میں ہوتا تھا۔ لوگ ان کی باتوں پر کھلکھلا کر ہنستے تھے۔ مگر ان کی کسی قسم کی قدر نہیں ہوتی تھی۔

ڈاکٹر کلیر پیمنٹ (Dr.Claire Pamment) نے اس سماجی تفریق اور بھانڈ یا نقالوں کی پاکستان کے حالات میں ایک نایاب کتاب لکھی ہے۔ عجیب بات لگتی ہے کہ معاشرے پر لکھنے کے لیے ہمارے پاس مقامی قابل محقق موجود نہیں ہے۔ ڈاکٹر کلیر کی کتاب کا نام Comic Performance in Pakistan: the Bhand ہے۔ یہ 2017 میں شائع کی گئی۔ ڈاکٹر کلیر پاکستان میں کنیرڈ کالج اور ناپا میں درس و تدریس کا کام تقریباً دس برس کرتی رہی ہیں۔ آج کل امریکا کے ولیم اینڈ میری کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ ان کے ڈیپارٹمنٹ کا نام ہی ''ڈیپارٹمنٹ آف تھیٹر'' ہے۔

پروفیسر پیمنٹ کی یہ کتاب حد درجہ سنجیدہ کام ہے۔ موضوع کے اعتبار سے بھی اور تجزیے کے رخ سے بھی۔ ان کے بقول بھانڈ ایک مکمل شعبہ تھا۔ جس کی جڑیں پاک و ہند میں برہمن راج میں موجود تھیں۔ جیسے تینالی رام اور دوسرے

حضرات۔ مگر یہ لوگ صرف اور صرف، راجہ مہاراجاؤں اور بادشاہوں کے درباروں تک محدود تھے۔ عوام سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ پھر اس شعبہ میں ایک جوہری تبدیلی آئی۔ انتہائی پڑھے لکھے، سنجیدہ اور طاقتور طبقے کے اندر کچھ لوگوں نے ''جملہ بازی'' کے ذریعے خوفناک حقائق بیان کرنے شروع کر دیے۔

یہ لوگ آج بھی ہمارے ذہن میں کسی نہ کسی رخ سے موجود ہیں۔ جیسے راجہ بیربل، بہلول اور ملا نصیرالدین۔ یہ عظیم درباروں سے منسلک انتہائی سمجھدار لوگ تھے۔ عہدے کے لحاظ سے وزیر تھے۔ مگر ان کی باتوں میں طنز و مزاح کا وہ جوہر موجود تھا، جس سے بادشاہ اور امراء لطف اُٹھایا کرتے تھے۔ پروفیسر کلیر کے نزدیک یہ کوئی عام بات نہیں تھی۔ کیونکہ یہ ذہین ترین لوگ، معاشرے کی گھٹی ہوئی روایات کا مذاق اُڑاتے تھے۔ سماج کو اس کے اصلی رنگ میں پیش کرنے کی جرأت کرتے تھے۔ یہ بذاتِ خود انتہائی مشکل، نازک اور متنازع کردار بن جاتے تھے۔

پروفیسر کے نزدیک تو بھانڈ، ایک انتہائی موثر نقاد، صوفی، شیطان، عقلمند آدمی ہوتا ہے جو کہ بیوقوف نظر آنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ اس کی باتوں کی کاٹ سے معاشرے کا کوئی طبقہ بچ نہیں سکتا تھا۔ جملہ بازی لامحدود ہوتی تھی اور ہے۔ معاشرے کی طبقاتی منافقت، اصل اور دہرے رویوں پر بھرپور وار کرتا تھا۔ لگتا یہی تھا کہ بھانڈ مزاحیہ بات کر رہا ہے۔ مگر در اصل وہ بات حد درجہ سنجیدہ ہوتی ہے۔ مگر ادائیگی اس شگفتہ انداز سے کی جاتی ہے کہ کمال ہو جاتا ہے۔ لوگ بے اختیار ہو کر ہنسنا شروع کر دیتے تھے اور ہیں۔ پروفیسر کے نزدیک، یہ صدیوں پرانی روایت اب پاکستان میں مختلف طریقوں سے انداز بدل بدل کر سامنے آ رہی ہے۔

اسد عباسی نے بھانڈوں کے متعلق پروفیسر ہیمنٹ کی کتاب پر فکر انگیز بات کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تصنیف پاکستان میں ذات برادری، طبقاتی جبر، خواتین کے حقوق کی پامالی، مردوں کا مکمل حاکمانہ رویہ پر ایک غیر متعصب تجزیہ ہے۔ اس میں بھانڈوں کی ہمت، جدوجہد اور زندہ رہنے کی کمال اہلیت کی تعریف کی گئی ہے۔"

(https//:www.express.pk/story/2031661/268)

**بھانڈ بھکتیے**

نقالوں کا پیشہ کرنے والے، بھانڈ بھنڈیلے، بھان وردوسرے مبارک باد دینے والے

بھانڈ ڈوبتا ہے لوگ کہتے ہیں (تماشا ہے) گاتا ہے

پرائی مصیبت کو کھیل سمجھتے ہیں، غیر کی بربادی کو دل لگی جانتے ہیں۔

بھانڈوں سنگ کھیتی کی گا بجا کے اپنی کی/ بھانڈوں کے ساتھ کھیتی کیا گا بجا سب انھیں نے لیا

ایسے لوگوں کے ساتھ کسی کام میں ساجھی ہونا جو نکمے ہوں سخت نقصان دہ ہے وہ کام بھی نہیں کرتے اور سب کچھ کھا پی جاتے ہیں۔

**بھائی چارہ**

دیکھیے برادری

**بھائی بانٹ**

رشتہ داری، گاؤں جو ایک ہی نسل کے قبضے میں ہو۔

**بھوکا بنگالی**

کلمہ تحقیر، بہت مفلس، سخت غریب

تاریخ انسانی عجیب سفاک رویوں پر مشتمل ہے۔ بھوکا بنگالی اُردو لغت میں تشکیل پانے والی ایسی قبیح ترکیب ہے جو اس سفاکیت کی مظہر ہے۔ یہ دنیا کا شاید واحد ایسا کلمہ ہے جس میں کسی فرد یا طبقے کو بھوک کی بنیاد پہ نشانہ تضحیک بنایا گیا ہے۔

بنگال میں دوبار شدید قحط پڑا، پہلی بار 1770ء میں جسے "بنگال کا شدید قحط" کے عنوان سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس قحط میں کم و بیش ایک کروڑ بنگالی لقمہ اجل بنے۔ دوسری بار 1943ء میں قحط آیا جس میں تیس لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ بنگال کے یہ دونوں قحط تاریخ انسانی کے بڑے المیوں میں شمار ہوتے ہیں اور تاریخی حقائق کی روشنی میں اس کی براہ راست ذمہ داری اس وقت کے نوآبادیاتی حکمرانوں پر عائد ہوتی ہے۔

ہندوستان کے بعض خطوں کو پس ماندہ رکھنے کی شعوری کوششیں کی گئیں۔ ان خطوں میں بنگال بھی شامل ہے۔ اہلِ بنگال نے تحریک آزادی میں ایک بھرپور کردار ادا کیا لیکن وہ آزادی

کے باوجود اپنے حقوق سے محروم رہے۔ بجائے اس کے کہ ان تک ان کے حقوق پہنچائے جاتے انھیں بھوکا بنگالی کہنے کے تحقیری رویوں اور نفرت آمیز سلوک کے تسلسل کو جاری رکھا گیا۔

1960 کی دہائی میں میں بنگالی ادب میں مذکورہ تحقیری رویوں کے پیشِ نظر "بھوکی نسل" (Hungry Generation) کے نام سے ایک تحریک بھی سامنے آئی، جس میں شاعری اور مصوری میں استعمال ہونے والی زبان اور محاورات میں پائے جانے والے تصورات کو چیلنج کیا گیا۔ اس تحریک کے روحِ رواں وَنے چودھری، شکتی چودھری، سلیشور گھوش، مالیا رائے چودھری، سمیر رائے چودھری اور دیبی رائے، تھے۔ ان ادیبوں کو اپنے نظریات اور تحریک سے وابستگی کے سبب نہ صرف ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے بلکہ قید کی صعوبت بھی اُٹھائی۔

"آپ کے پار بھوکے بنگالی وفاقہ مست ہوتے ہیں ان کو کسی تحفہ کی بہم رسانی کی کیا طاقت۔"

(پریم بھگت منشی تلسی رام، بھگت مال اُردو، ص395)

بھوکا بنگالی بھات ہی بھات پکارے / کرے

آدمی جس چیز کا بھوکا ہو اسی کی دھن میں لگا رہے۔

<u>بیٹا ہو کر بھنگ نہ پیوے، بیٹا نہیں وہ بیٹی ہے</u>

بھنگڑوں کا مقولہ کہ مرد کو بھنگ پینی لازم ہے۔

مشرقی سماج میں طبقہ امرا میں مرد کی دھاک کا دارومدار جنسی عمل اور نشہ ایسی سماجی برائیوں پر بھی رہا ہے اور اگر کوئی ان میں شغف نہ رکھتا ہو تو اس پر عورت ہونے کی طعنہ زنی کی جاتی رہی ہے۔ مرد کی "عظمت" کا یہ قبیح تصور آج بھی کئی ایک سماجی حوالوں سے موجود ہے۔

بیٹی اور ککڑی بیل برابر ہوتی ہے

دونوں بہت بڑھتی ہیں۔

بیٹی اور مری مچھلیاں رکھنے کی چیز نہیں

بیٹی کی شادی جلد کرنی چاہیے ورنہ خرابی پیدا ہوتی ہے۔

**بیٹی نے کیا کمہار اماں نے کیا لوہار نہ تم چلاؤ ہمار نہ ہم چلائیں تمھار**

جب دونوں ہی عیب دار ہوں تو کوئی ایک دوسرے کو طعنہ نہیں دے سکتا۔

**بیٹی کا دھن نمانا ہے، آتے بھی رلائے، جاتے بھی رلائے۔**

بیٹی کی پیدائش اور شادی یا مرنے پر ماں باپ غمگین ہو جاتے ہیں۔

# پ

## پابوس/قدم بوس

بزرگوں سے ملاقات کے وقت جھک کے ملنے والا، پاؤں چومنے والا

اُردو زبان پر مقتدر طبقات کے رویوں کا جائزہ لیا جائے تو اعضائے بدن کو بھی ایک خاص معنویت دی گئی ہے جو عہد ملوکیت میں تشکیل پانے والی بعض روایات کا مظہر ہے۔ اشرافیہ طبقہ اپنے تکبر کی بنیاد پہ سر اور اس سے وابستہ متعلقات مثلاً پگڑی، شملہ اور تاج کو تکریم کی علامت جبکہ نچلے طبقے کی تحقیر کے لیے پاؤں اور اس کے متعلقات کو ذلت کا نشان بنا دیا۔

طبقۂ اشراف اپنی تکریم کے اظہار کے لیے اپنے پاؤں پر ہاتھ رکھوانے، چھونے اور بوسہ دینے کی روایت کو فروغ دیا جس نے وقت کے ساتھ ساتھ ایک مستقل معاشرتی قدر کی حیثیت اختیار کر لی۔

مشرقی تمدن میں کسی بزرگ، اُستاد یا مرشد کے پاؤں چھو یا چوم کر اظہارِ تکریم و تعظیم کی روایت مذکورہ استعماری رویے کی نقل ہے جس میں کسی بادشاہ یا آقا کے پاؤں چھوئے یا چومے جاتے تھے۔

مشت خاک اپنی غبار راہ ہو گی بعد مرگ
سر میں سودا لے چلے ہیں یار کے پابوس کا

(حیدر علی آتش، کلیاتِ آتش، ص59)

**پابوسی/قدم بوسی/قدم چومنا**

عزت واحترام

**پاؤں پاک**

وہ کپڑا جس سے امراء اور روسا پاؤں پونچھتے ہیں۔

**پاؤں پر آنکھیں نکال کے ڈال دینا**

بہت زیادہ تعظیم کرنا

**پاؤں پکڑنا**

نہایت التجا کرنا، تعظیم کرنا

**پاؤں پوجنا/بایاں پاؤں پوجنا**

بڑا ماننا، تعظیم کرنا، کسی کو اُستاد تسلیم کرنا

**پاؤں چومنا**

بے حد تعظیم کرنا

"معتقدین ہیں کہ مولویوں کے پاؤں چومتے ہیں۔"

(ڈپٹی نذیر احمد، "ایامیٰ"، ص 31)

**پاؤں دھلوانا**

کم تر درجہ کا کام کرانا

**پاؤں دھوکر (کے) پینا**

بہت عزت واحترام کرنا، معتقد ہونا

**پاؤں کی جوتی**

حقیر، پست، کمینہ

"بڑے کی بڑائی چھوٹے کی چھٹائی سب غارت کردی ہے، جو ہے وہ پاؤں کی جوتی۔"

(راشد الخیری، لڑکیوں کی انشا، ص 54)

### پاؤں کی جوتی پیروں سے دبانا

ذلیل اور کمینے سے اس کی حیثیت کے مطابق سلوک کرنا۔

### پاؤں کی جوتی سر پر (کو) چڑھنا/لگنا

ادنیٰ اور پست درجے والوں کا اعلیٰ سے مقابلہ کرنا

### پاؤں کی خاک

نہایت بے وقعت، حقیر، کم تر

"ہندوستان کے مسلمان ان مجاہدین اسلام کے پاؤں کی خاک بھی نہیں۔"

(قاضی عبدالغفار، نقش فرنگ، ص110)

### پاؤں کی خاک سر پر آنا

ذلیل و حقیر کا شریف پر غلبہ ہونا

### پناہ گیر

(استہزائیہ) ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والا، تلیر، مکڑ، ہندوستوڑا

### پینڈو

غیر تعلیم یافتہ، اُجڈ، ناواقف، غیر مہذب۔ دیکھیے گنوار

## ت

### تانگہ پارٹی

چھوٹی سیاسی جماعت، چھوٹی یا چھوٹی تصور کی جانے والی سیاسی پارٹیوں کے لیے یہ لفظ بطور تحقیر بولا جاتا ہے۔ ترکیب میں تانگہ کا لفظ مقتدر طبقات کے اس تحقیری رویہ کا اظہار ہے جس کے زیر استعمال نہایت مہنگی سواریاں رہتی ہیں یا ان کا قافلہ کثیر تعداد پر مشتمل مہنگی سواریوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

"تانگہ پارٹی کا صوبائی صدر بننا پرویز الٰہی کو مبارک ہو، رانا ثنا اللہ۔"

(دنیا، روزنامہ، 26 فروری، 2013)

## تلیر

(استہزائیہ) ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والا، پناہ گیر، مکڑ، ہندوستوڑا

## تیسری دنیا

(استہزائیہ) ہیجڑا، مخنث، نامرد

# ٹ

## ٹاٹ

بچھانے والا بوریوں کا کپڑا، بوٹ کا سبز خول جس میں چنا ہوتا ہے، ساہوکار کے بیٹھنے کی گدی یا قالین، سن کا بنا ہوا موٹا کپڑا۔

ٹاٹ کا کپڑا سستا ہونے کی وجہ سے معاشرے کے غریب افراد کے زیرِ استعمال رہتا ہے۔ اس بنیاد پر ٹاٹ غربا کی تحقیر کا نشان قرار پایا۔ اس کے مقابلے میں کم خواب یا زربفت عزت و توقیر کی علامت بن گئے ہیں۔ ٹاٹ پر بننے والے محاوروں اور ضرب الامثال میں اس کا معنی خراب مال، معمولی چیز اور گھٹیا سے کے لیے گئے ہیں۔

کس کو ہو گی بھلا یہ بات پسند
شال میں دیدیں ٹاٹ کا پیوند

(آرزو لکھنوی، "فغانِ آرزو"، ص 78)

"ایسے میں کروڑوں روپے خرچ کر کے علاقہ میں ہور ہا تزئین کاری کا کام کہیں ٹاٹ میں مخمل کا پیوند بن کر نہ رہ جائے۔"

(https//:dailyaag.com)

**درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں کبھی کمخواب میں**

انسان کو ہر ایک کام کرنا چاہیے۔ ایسے موقع پر کہتے ہیں جب انسان کو اپنے فرض کی ادائیگی میں سب نبھانا پڑے۔

**دمڑی کی نہاری میں ٹاٹ کے ٹکڑے**

سستی چیز خراب ہوتی ہے۔

**زربفت کے لباس میں ٹاٹ کا ٹکڑا**

قیمتی جنس میں کسی سستی شے کا جوڑ لگانا، کسی امیر شخص کا رشتہ کسی غریب سے ہونا

**نئی بہو ٹاٹ کا لہنگا**

نئے شوقین کی ہر بات نرالی ہوتی ہے۔

**ٹاٹ کا لنگوٹا (کی لنگوٹی) نواب سے یاری**

مفلسی میں امیروں سے ملاقات۔ اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرے تو کہتے ہیں۔

**ٹاٹ کا ملا ڈولرا تینوں جات گلام، جت چاہے جت بیٹھ کرتوت کرو بسرام**

ٹاٹ، کمبل اور دوہتی تینوں گھٹیا چیزیں ہیں، مگر بہت آرام دہ ہیں۔ معاشرہ میں غریب افراد جو لباس زیب تن کرتے ہیں، انھیں بھی گھٹیا تصور کیا جاتا ہے۔

**ٹٹ پونجیا**

بے حیثیت، تھوڑی پونجی والا، تہی دست، چھوٹا یا معمولی نوعیت کا سوداگر، دیوالیہ شخص، کم بضاعت، کم مایہ۔

ٹٹ مخفف ہے ٹاٹ کا وہ شخص جس کی پونجی ٹاٹ پر آجائے جیسے بازاروں میں زمین پر بیٹھ کر بیچتے ہیں۔ معیشت کی بنیاد یہ تکریم وتحریم کے رویوں کی وجہ سے ٹٹ پونجیا کا لفظ معاشرے میں تحقیر کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

"راجے مہاراجے صرف اپنی پسند کا ہی میوزک اور موسیقار پروموٹ کرتے ہیں! ہر ٹٹ پونجیا ان کی ذمہ داری نہیں۔"

(https//:www.humsub.com.pk/31398/muhammad-shahzad-21)

**ٹِڈا**

چھوٹے قد یا جسامت والا (استہزائیہ)

**ٹَور**

عزت، توقیر، اثر و رسوخ، رعب، ناز، ادا، انداز

صاحب ثروت طبقہ اپنی استعماری دھاک کے اظہار کے لیے جہاں دیگر ذرائع استعمال کرتا ہے وہاں اپنے چلنے کا انداز بھی ایسا اختیار کرتا ہے جس سے اس کی شخصیت کا رعب ظاہر ہو یا دوگنا دکھائے دے۔

## ث

**ثابت نہیں کان، بالیوں کے ارمان**

حیثیت اور استعداد سے بڑھ کر خواہش کرنا

## ج

**جس کی لاٹھی اس کی بھینس**

غلبہ اسی کا ہوتا ہے، جو طاقت ور ہوتا ہے۔ وہ جس سے جو چاہے چھین لے۔

**جِلو**

باگ، لگام، کوتل، گھوڑا یا گھوڑا وغیرہ جو بہ طور زینت بادشاہ یا امرا کی سواری کے لیے خالی جاتے تھے۔

لشکر یونان کی جلو جب پھری
باختر و بلخ پہ بجلی گری

(واجد علی شاہ اختر، "کلیات اختر"، ص59)

"یہ نامہ بادشاہ ہند کی طرف سے جس کے جلو میں ہزار ہاتھی کو و پیکر ہوتے ہیں۔"

(رجب علی بیگ سرور،"شبستان سرور" ص 7)

**جلوبگی**

عہد اکبری میں شاہی اصطبل سے متعلق ملازموں کے عہدوں میں سے ایک عہدہ۔

**جلوخانہ**

شاہی محلات میں امراء و ارکان سلطنت سے ملاقات کی جگہ۔ جو عموماً حمام خانہ سے متصل ہوتی اور جہاں خاص خاص لوگ ہی باریاب ہوتے ہیں۔

**جلودار**

وہ شخص جو گھوڑے کی باگ پکڑ کے ہمراہ چلے۔

**جلوداری**

جلودار کا کام، گھوڑے کی باگ پکڑ کر چلنا

**جلوریز**

ہلکی باگ سے گھوڑا دوڑائے ہوئے۔

**جلولینا**

لگام پکڑ کر سواری کے لیے تیار ہونا، سواری کرنا

**جلوس**

تخت نشینی کا سال، شان وشوکت، کروفر، امیروں کی سواری

فی زمانہ جلوس اگرچہ ہر نوع کے مجمع، اکٹھ یا گروہ میں ہونے کی صورت کے لیے مستعمل ہے لیکن اپنی اصل میں اس کا معنی کسی بادشاہ کا تخت نشین ہونا ہے۔ بادشاہ تخت نشین ہونے کے بعد ایک گروہ کی صورت میں شہر کا دورہ کرتا جسے جلوسِ شاہی کہا جاتا۔ رفتہ رفتہ یہ لفظ ہونوع کے مجمع (خصوصاً وہ مجمع جو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک جاتا ہے) کے لیے استعمال ہونے لگا۔

صفت جشن جلوسی کہ ہو نوشاہ جواں
جلوہ کریا کو عروسی دسے کیوں ملک و مال

(محمد نصرت نصرتی، علی نامہ نصرتی، ص 164)

"بادشاہ مع جلوس جب شکار کے تعاقب میں چلے تو ہزاروں کھیت پامال ہو گئے۔"

(جیمز کارکرن، تاریخ ممالک چین، ص 15)

**جلوس فرمانا**

تخت پر بیٹھنا، تخت نشین ہونا،

**جلوس کرنا**

تخت نشین ہونا

**جلوس مقرر کرنا**

منصب مقرر کرنا

## چ

**چائنہ کا**

گھٹیا، غیر معیاری، کم قیمت، سستا

معاصر عالمی معیشت کے تناظر میں یہ لفظ چینیوں کی ابھرتی ہوئی صنعتی طاقت کے استہزا کے لیے تشکیل دیا گیا تاکہ چینی مصنوعات سے تحقیر اور گریز کے رویے جنم لیں۔

قاسم یعقوب لکھتے ہیں:

"چائنا کی مصنوعات نے عالمی مارکیٹ میں جگہ بنانے کے لیے نہایت کم قیمت اشیا کا اجرا کیا۔ جنھوں نے دنیا بھر کی تجارتی منڈیوں کی ہلا کے رکھ دیا۔ رفتہ رفتہ یہ اشیا سستی ہونے ہونے کی وجہ سے غیر معیاری قرار پانے لگیں۔ اُردو میں، خاص کر پاکستانی علاقوں میں چائنہ کی اشیا کو غیر معیاری تصور کیا جانے لگا۔ "چائنا بطور ایک پروڈکٹ کے مشہور ہوا اور چائنا کا مطلب غیر معیاری کہا جانے لگا۔"

(قاسم یعقوب، اُردو کا سلینگ لغت، ص 86)

**چمار**

کمینہ، نیچ ذات کا، خراب وضع قطع یا اخلاق کا، ذلیل وخوار۔

"کیا مجھے کوئی بھنگی یا چمار سمجھ لیا ہے؟"

(منشی پریم چند، "میرے بہترین افسانے" ص 13)

گانٹھتے ہیں پھٹے ہوئے جذبات

ہو کے سید بنے سلیم چمار

(سلیم احمد، "کلیات سلیم احمد" ص 46)

**چماروں کی پنچائیت**

نالائقوں کا مجمع، شوروغل، ہنگامہ جو چھوٹے اور رذیل لوگ کرتے ہیں

**چمار چودس**

نالائقوں کا مجموعہ، شوروغل، ہلڑ، ہنگامہ، کمینہ خوشحالی

**چمار چودس کرنا**

چندروزہ خوشحالی پر اترانا

**چماروں کی چھوکری، چندن نام**

ناموزوں بات، برعکس نام

**چماروں کے دیوتا کو چپل کی پوجا**

جو جیسا ہو، اس کے ساتھ ویسا سلوک کرنا چاہیے

**چماروں کے کوسے ڈھور نہیں مرتے**

بددعا دینے سے کسی کا نقصان نہیں ہوتا

**چودھر**

چماروں کا جلسہ، شوروغل، جلسہ، جھگڑا

**چودھر کا نام جگ جتن**

ادنیٰ ہو کر عمدگی کا دعویٰ

**چودھر کو چڑے کا سکہ**

جیسا آدمی ہوتا ہے مناسب حال انعام پاتا ہے۔

**چودھر کو دیوالی میں بھی بیگار**

بدقسمت آدمی کے لیے کہیں فایدہ نہیں ہوتا۔

**چودھر کو عرش (پر بھی/سے) بے گار اترتی ہے**

مجبور یا غریب کی ہر جگہ کم بختی ہے۔

**چودھر کی جورو اور ٹوٹی جوتی**

نازیبا بات، ناموزوں بات

**چودھر کی چھوکری، چندن نام**

برعکس نام، ناموزوں نام یا کام

**چودھر کے دیوتا کو چپل کی پوجا چاہیے**

جو جیسا ہو، اس کے ساتھ حسبِ حال سلوک کرنا چاہیے۔

**چودھر کے کوسے ڈھور نہیں مرتے**

بددعا دینے سے کسی کو نقصان نہیں ہوتا۔

**چودھری**

بادشاہی زمانے کے ایک منصب عہدے یا مرتبے چودھر پر فائز، مالک، زمیندار، سربراہ، میر محلہ، میر بازار

چودھری یا چوہدری کے لغوی معنی ہیں "چار کا رکھوالا"۔ یہ اصطلاح بطور اعزاز علامتی طور پر استعمال کی جاتی ہے یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ چودھری لگانے والا فرد اپنی آبائی زمین کا اصل مالک ہے مگر اس کا نسل در نسل، مستقل استعمال ہوتا چلا گیا اور خاندانی نام کی علامت بن گیا۔ دراصل چودھری ایک خطاب ہے جو کسی زمین کے وارثین یا کمیونٹی کے افراد جو زمینوں کے مالک ہوں ان کو دیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے گجر یا جٹ۔ یہ لفظ مختلف علاقوں میں مختلف لہجوں یا لہجوں کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ بعض علاقوں میں یہ لفظ "قوت" یا "طاقت" کی علامت کے طور پر بھی بولا جاتا ہے۔

## چوڑھا

گھٹیا، حقیر، کمینہ، رذیل، چمار، گو، پاخانہ اور دیگر قسم کی گندگی صاف کرنے والا پیشہ ور مزدور۔

صفائی پر مامور اہل کاروں کے لیے کلمہ تضحیک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ عموماً اس ذمہ داری سے وابستہ افراد مسیحی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ بقول میاں صابر حسین:

"لفظ "چوڑا" کے بارے میں ایک مغالطہ عام ہے کہ یہ لفظ صرف عیسائیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ اور نا ہی یہ لفظ کسی بھی مذہب کے بارے میں نفرت انگیز ہے۔ جیسا کہ ہم اپنے معاشرے میں لفظ چوڑے کو حقیر اور نیچ سمجھتے ہیں جو کہ کسی طور مناسب نہیں ہے۔

اس لفظ کی تاریخ کچھ یوں ہے کہ شمالی ہند میں صفائی کرنے والے لوگوں کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا تھا، جن میں چوڑا بھی شامل تھا یہ مختلف نام مندرجہ ذیل ہیں:

| | |
|---|---|
| 1۔ مہتر | 2۔ چوڑا |
| 3۔ لال بیگ | 4۔ حلال خور |
| 5۔ خاکروب | |

یہ پانچوں القابات تھے جو امرا کی بستیوں کو صاف کرنے والے لوگوں (جنہیں بھنگی بھی کہا جاتا تھا) کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ اور ان سب کا تعلق ہندو دھرم کے سب سے نچلے طبقے شودر سے تھا۔ آنے والے وقتوں میں مندرجہ بالا القابات میں سے "چوڑا" کہلانے یا یوں کہہ لیجیے کہے جانے والے کثیر تعداد میں ہوتے گئے اور بعد میں یہ چوڑے لوگ باقاعدہ ایک ذات بن گئے۔ چونکہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ یہ ہندو مذہب کا شودر طبقہ تھا جو انتہائی پستی کی حالت میں پسے ہوئے لوگ تھے۔

اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ لوگ دوسرے مختلف مذاہب اختیار کرتے گئے۔

شروع میں چوڑا ذات کی اکثریت نے گورو نانک صاحب کا سکھ مذہب اختیار کرلیا، اسی وجہ سے برصغیر میں سب سے زیادہ چوڑے بھارتی پنجاب کے دیہی علاقوں میں آباد ہیں۔ اور ان کی تھوڑی تعداد اپنے پرانے مذہب ہندومت پہ قائم رہی جسے "والمیکس ازم" بھی کہا جاتا ہے۔ جبکہ مغربی ہند کے پسے ہوئے اس ہندو چوڑے طبقے نے عیسائیت قبول کرلی جواب موجودہ پاکستان میں آباد ہیں۔

حیرانی کی بات شاید یہ بھی ہو آپ کے لئے کہ بہت تھوڑی تعداد میں چوڑے مسلمان بھی ہیں یہ وہ شودر ہندو چوڑے تھے جو جامع مسجد دہلی کے آس پاس آباد تھے اور جو ہندو شودروں سے مسلمان ہوئے تھے۔ لیکن آٹھارہ سو بیس تیس سے لے کر آنے والے سو سال میں عیسائیت مذہب بہت تیزی سے برصغیر میں پھیلا اور یہ لوگ بھی تیزی سے عیسائی ہونا شروع ہو گئے۔ بہر حال برصغیر میں ابھی بھی مسلم چوڑوں کی ایک قلیل تعداد آباد ہے۔ جو مصلی (مسلم چوڑھے) کہلاتے ہیں۔"

(https//:www.humsub.com.pk/207659/dr-mian-sabir-hussain-2)

## چیف

معزز آدمی، باعزت، بڑا آدمی

# ح

## حاکم/حکمران

حکم چلانے والا، کسی ملک یا ریاست کا سربراہ

عہدِ ملوکیت میں کسی بھی ملک کے نظم ونسق کا دارومدار فردِ واحد کے حکم پر ہوتا تھا۔ حکم کی رعایت سے وہ وہاں کا حاکم کہلاتا تھا۔ فی زمانہ جمہوری ریاستوں میں یہ لفظ متروک ہو چکا ہے لیکن اس لفظ کے دیگر متعلقات جیسے حکم یا حکومت آج بھی مستعمل ہیں۔

**حاکم چون کا بھی برا**

ادنیٰ حاکم سے بھی ڈرنا چاہیے۔

**حاکم، دو جاننے والوں میں ایک انجان**

اصل واقعات مدعی، مدعا علیہ کو معلوم ہوتے ہیں، حاکم کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

**حاکم کی آنکھیں نہیں ہوتیں، کان ہی ہوتے ہیں**

حاکم گواہی پر یقین کر لیتے ہیں، خود ملاحظہ نہیں کرتے۔

**حاکم کی آگاڑی گھوڑے کی پچھاڑی سے ڈرنا چاہیے**

حاکم کے سامنے رہنا اور گھوڑے کی پچھاڑی نہیں کھڑا ہونا چاہیے۔ دونوں صورتوں میں نقصان ہوتا ہے۔

**حاکم کی تین، شحنہ کی لو**

حاکم تھوڑی رشوت لے تو ماتحت بہت ماتحت بہت زیادہ۔ حاکم رعایا سے کوئی چیز لے تو ماتحت غریب عوام کو لوٹ کھاتے ہیں۔

**حاکم کے مارے اور کیچڑ کے پھسلے کا کس نے برا منایا**

حاکم کسی کو زدوکوب کرے تو دلاسے کے لیے کہتے ہیں۔

**حاکم محکوم کی لڑائی کیا**

حاکم اور ماتحت کا جھگڑا ہو تو ماتحت ہی کو نقصان پہنچتا ہے۔

**حاکم بارے اور منہ ہی منہ مارے**

افسر کی غلطی بھی ہو تو ماتحت ہو کو نقصان پہنچتا ہے۔

**حکم حاکم کی مرگ مفاجات**

جس طرح موت سے انسان نہیں بچ سکتا اسی طرح حاکم کا حکم اٹل ہوتا ہے۔

**حاکم کے ساتھ سب کچھ موجود ہے**

حاکم کے لیے سب چیز تیار ہے حکم دیتے ہی ہر چیز آ جاتی ہے۔

## حرامی

کلمہ دشنام،گالی،شریر،چور،سارق،بیسوا پتر،حرام کا جنا،ولد الزنا

مذہب،اخلاقیات اور قانون کی رو سے بے نکاح جنسی تعلق ممنوع ہے لیکن ایسے تعلق سے جنم لینے والا وجود کسی طور پر نجس یا حرام قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ وہ ویسا ہی معصوم اور پاکیزہ فرد ہے جیسا کہ کسی شرعی جنسی تعلق سے جنم لینے والا۔ شرعی لحاظ سے وہ اس گناہ کا ذمہ دار ہر گز نہیں جو اسے وجود میں لانے والے افراد نے کیا۔

اشرافیہ طبقہ چونکہ اپنے خاندانی وقار اور حسب نسب کے زعم میں مبتلا رہتا ہے لہٰذا بے نکاح جنسی تعلق سے جنم لینے والوں بچوں کے لیے حرامی ایسا لفظ نہ صرف متعارف کرایا گیا۔ بلکہ قبیح ترین گالی بنا دیا گیا۔ بد قسمتی سے یہ لفظ سماج میں بہت مقبول ہوا بلکہ بعض مذہبی طبقات نے اپنی لغت میں اسے نہایت پذیرائی بخشی اور کسی شخص کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے یہ کہنا عام ہو گیا کہ اس کی ولدیت میں شک ہے۔ ایسا ہی طرز احساس تب سامنے آتا ہے جب کوئی شخص اپنے آپ کو صادق یا غیرت مند قرار دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میں اگر سچا نہیں ہوں تو اپنے باپ کا نہیں۔ ایسے جملے ادا کرتے ہوئے یہ قطعاً نہیں سوچا جاتا کہ ان اقوال میں فی الاصل جس ہستی کو مورد الزام ٹھہرایا جارہا ہے، وہ ماں ہے۔

تاریخ انسانی میں کئی ایک ایسے نام لیے جاسکتے ہیں جو بے نکاح جنسی تعلق سے پیدا ہوئے اور اپنے فکر و عمل سے عظمت کا مقام حاصل کیا۔ ان میں چینی مفکر کنفیوشس، زیاد بن ابوسفیان (عظیم مسلم سالار طارق کے والد) کمال مصور اور سنگ تراش لیونارڈو ڈاونچی، ٹی ای لارنس (لارنس آف عریبیا)، ویسٹ انڈیز کے کرکٹر ویون رچرڈ اور چینی اداکار جیکی چن شامل ہیں۔ ممتاز شاعر داغ دہلوی کے بارے میں بھی یہ خیال عام ہے کہ وہ نواب شمس الدین خان کے چھوٹی بیگم سے بے نکاح تعلق سے پیدا ہوئے۔

یورپ میں بے نکاح جنسی تعلق سے پیدا ہونے والے کو محبت کا بچہ، love child یا God child کہا جاتا ہے۔

پری رویاں کے کوچہ میں خبرداری سوں جا اے دل
کہ اطراف حرم میں ڈر ہمیشہ ہے حرامی کا

(1707، ولی دکنی، کلیاتِ ولی، ص85)

"صرصر نے جو یہ حال اپنا دیکھا کہا موئے حرامیو تم بڑے غضب کے ہو۔"

(1882، طلسم ہوشربا، جلد اول، محمد حسین شاہ)

**حرامی پلا**

حرام کا بچہ، حرام زادہ

**حرامی تِکا، حرامی موت**

حرام زادہ، حرام کا تِکا

**حسب**

خاندانی شرف، دینی بزرگی، جاہ وجلال کا شرف

ترے دیکھنے والے دل دیکھتے ہیں
حسب پوچھتا ہے نہ کوئی نسب کچھ

(بے نظیر شاہ وارثی، کلام بے نظیر، ص158)

"شہزادے نے حسب ونسب بیان کر کے اپنے حالات اور پری کی
واردات کو ابتدا سے انتہا تلک کہا۔"

(بہادر علی حسینی، میر، "نثر بے نظیر" ص69)

**حسبی نسبی**

عمدہ نسل کا، قدیم رئیس

**حلقہ بگوش**

زرخرید غلام، مطیع، فرماں بردار

میں نے مانا کہ تو ہے حلقہ بگوش
غالب اس کا مگر نہیں ہے غلام

(غالب، دیوانِ غالب، نسخہ عرشی، ص136)

"کہہ دینا کہ۔۔۔۔ مانند غلامان حلقہ بگوش در دولت پر صاحب قران کے

حاضر ہو۔"

(احمد حسین قمر، طلسم نوخیز جمشیدی، سوم" نول کشور پریس، لکھنو، 1902، ص 444)

**حلقہ بگوشی**

غلام بننا، اطاعت قبول کرنا، فرمانبرداری

**حلقہ کان/کن میں پانا/بھانا/ڈالنا**

غلام ہو جانا، مطیع ہو جانا

**حلقہ در گوش**

دیکھیے حلقہ بگوش

## خ

**خان**

امیر، سردار، پٹھانوں کا لقب، شاہانِ ترکستان کا لقب

خاندانی تفاخر کے لیے یہ لفظ تکریم و تحریم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ آزاد دائرۃ المعارف وکیپیڈیا کے مطابق:

"خان منگولی اور ترک زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے بادشاہ، سب سے بڑا سردار یہ صرف منگول بادشاہوں کے لیے مخصوص تھا۔ لفظ خان، خاقان، خاگان، قاغان، ہان مختلف ادوار میں مختلف تلفظ اور لہجوں سے بھی بولا اور استعمال ہوا ہے۔ خان کی بادشاہت یا ریاست کو خانیت، خانات، خاقانیت بولا جاتا تھا۔ منگول بادشاہ تموجن کا ٹائٹل چنگیز خان تھا جس کا مطلب ہے آفاقی بادشاہ یا کائناتی شہنشاہ۔ یہ نام دنیا میں اک اپنی ہی تاریخ چھوڑ گیا ہے۔ چنگیز خان نے کچھ مُغلوں کو تر خان لقب سے بھی نوازا تھا جس کا مطلب ہے سب سے بڑا خان، خانوں کا خان، خانِ

خاناں، خانوں کا سردار یہ منگولوں کا سب سے اعلیٰ ترین خطاب تھا۔ لفظ خان سب سے پہلے منگول روران خانات نے استعمال کیا تھا۔ خان کی مونث خاتون ہے اور خان کی بیٹی کو خانم کہا جاتا ہے۔ پندرہویں صدی سے پہلے یہ لفظ وسط ایشیائی ریاستوں میں مشہور تھا۔ مگر چنگیز خان کی فتح افغانستان کے بعد اس خطے میں بسنے والے لوگوں نے خاص طور پر پشتونوں نے اس کو اختیار کیا جو آج بھی اُن کے نام کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ دیکھا دیکھی ہندوستان کی دوسری قوموں نے بھی خان کا ٹائٹل استعمال کرنا شروع کر دیا۔ مُغل دربار کی طرف سے یہ ٹائٹل ریاست کا اعلیٰ ترین ٹائٹل تھا۔"

(https//:ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AE%D8%A7%D9%86_(D9%
84٪D9%82٪D8%A8)

**خان بہادر**

وہ خطاب جو کسی کو حکومت کی طرف سے دیا جاتا تھا۔

**خان خاناں**

مغلیہ خاندان میں سپہ سالار کو لقب دیا جاتا تھا۔

**خاندانی**

اچھی نسل کا، اچھے خاندان کا، جو باپ سے بیٹے کو پہنچے، خاندان کا شریف النسل، عمدہ نسل کا، قدیم رئیس، قدیم شریف، وہ امیر آدمی جس کے باپ دادا امیر ہوں۔

حسب نسب اور خاندان پر تفاخر کی بنیاد پر یہ لفظ مستعمل ہے۔ بنیادی طور پر یہ لفظ کسی خاص پیشے یا فن سے متعلق ہے یعنی بعض خاندانوں میں نسل در نسل کوئی فن سکھایا جاتا ہے تو اس سے وابستہ افراد ماہرِ فن ہونے کی وجہ سے خاندانی فن کار کہلاتے ہیں لیکن اس لفظ کو معاشرے کے مقتدر طبقات نے بعد ازاں اپنے لیے بھی استعمال کرنا شروع کر دیا۔ خاندانی لفظ کا عمرانی پہلو اس طرزِ فکر کو واضح کر رہا ہے کہ یہ مخصوص طبقات کی نفسیاتی بالادستی کے لیے استعمال ہوا اور آج بھی اس نفسیاتی برتری کے لیے مستعمل ہے۔ اُردو میں نسلی برتری کے لیے لفظ خاندانی کا پہلی بار استعمال نو آبادیاتی دور میں مولانا الطاف حسین حالی نے کیا۔

مسدس حالی کا درج ذیل بند ملاحظہ ہو:

بگاڑے ہیں گردش نے جو خاندانی
نہیں جانتے بس کہ روٹی کمانی
دلوں میں ہے یہ یک قلم سب نے ٹھانی
کہ کیجے بسر مانگ کر زندگانی
جہاں قدر دانوں کا ہیں کھوج پاتے
پہنچتے ہیں واں مانگتے اور کھاتے

(حالی، "کلیاتِ حالی"، ص98)

"میری نگاہ میں ایک لڑکا ہے وہ اس سال آئی سی ایس کے امتحان میں بیٹھ رہا ہے۔۔۔خاندانی لڑکا تھا"

(اے آر خاتون، شمع، ص301)

## خانم

اعلی خاندان کی عورت، شریف زادی

## خاوند

خداوند کا مخفف، مجازی خدا

مقبول انسانی تصورات میں مرد شریک حیات کی صنفی بالادستی کے لیے یہ لفظ مستعمل ہے۔ اسی بنیاد پر شوہر کے لیے مجازی خدا جیسے الفاظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔

**خاوند راج بلند راج۔ پوت راج دوت راج**

خاوند کی زندگی میں عورت بہت اچھی حالت میں رہتی ہے بیٹے کے زمانے میں ویسی حالت نہیں ہوتی۔

## خراج

عہد ملوکیت کی ایک روایت جس کے مطابق ریاست کے حکمران کو اس کے امراء عمائدین یا دربار تک رسائی حاصل کرنے والے باشندے تحائف پیش کرتے تھے۔ خراج کی یہ روایت ملوکیت کے نظام کا مستقل حصہ بھی تھی، یعنی بادشاہ کے لیے ہر برس یا فصل کے وقت رقم یا اناج کا کچھ حصہ مختص کیا جاتا تھا۔

**خراج پانا**

عہد ملوکیت خراج وصول کرنا

**خراج گاہ**

خراج رکھنے کی جگہ

**خراج گزار**

خراج دینے والا

**خراج گیر**

خراج وصول کرنے والا

**خراج لگانا**

خراج مقرر کرنا

**خراجِ تحسین/خراجِ عقیدت**

کسی کے ہنر یا کمال کی تعریف، شکر گزاری کے کلمات، داد

اسی روایت سے لسانی استفادہ کرتے ہوئے خراجِ تحسین یا خراجِ عقیدت جیسے الفاظ مستعمل ہیں۔

**خردماغ**

بے وقوف، غصے کا تیز

## د

**دربار**

بادشاہوں یا امیروں کی مجلس، وہ محکمہ جہاں سے بادشاہ یا امیر کی جانب سے فیصلے یا فرامین جاری ہوتے ہیں۔

عہدِ ملوکیت میں دربار کی حیثیت ایک ریاستی ادارہ کی تھی۔ ریاست کے اُمور کی انجام دہی

کے لیے دربار کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ بادشاہ یا ریاست کا امیر اس ادارہ کے ذریعے اپنے احکامات جاری کرتا تھا۔ وکیپیڈیا کے مطابق:

"دربار ایک ہندی-اُردو لفظ ہے، جو تمام شمالی بھارتی زبانوں اور کئی دیگر جنوب ایشیائی زبانوں میں عام طور پر عام ہے۔ یہ اصطلاح اُس جگہ کے لیے بولی جاتی تھی جس جگہ بھارتی بادشاہوں اور دیگر حکمرانوں نے اپنے رسمی اور غیر رسمی اجلاس کیے۔"

(https//:ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AF%D8%B1%D8%A8%D8%A7%D8%B1)

جو اس وقت پر اہلِ دربار تھے
جہاں الگ امیر اور سردار تھے

(سراج اورنگ آبادی، "کلیاتِ سراج"، ص 32)

"اس خاندان کے افراد یکے بعد دیگرے مغلوں اودھ کے درباروں اور آخر کار ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں منسلک رہے۔"

(اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ، جلد سوم، ص 271)

دست بستہ

ہاتھ باندھے ہوئے، ہاتھ جوڑ کر، کمالِ اطاعت و انکسار کے ساتھ، باادب واحترام

دست بستہ ہو کھڑا ہ سرو تجھ قد کے حضور
گر غلامی خط تجھے دیوے تو ہے اس کوں بجا

(عبدالقادر سروری، "کلیاتِ سراج اورنگ آبادی"، ص 138)

"شاگرد پیشے اور مجرائی دست بستہ باادب آنکھیں نیچی کیے ہوئے حاضر تھے۔"

(میر امن، "باغ و بہار"، ص 87)

دولت خانہ/ دولت کدہ

محل سرا، رہنے کا مکان

مشرقی سماج میں تعظیماً دوسرے کے گھر کو کہتے ہیں۔ تعظیم کا یہ اظہار مقتدر طبقہ کی زر و مال سے وابستہ اقتدار سے مرعوبیت کا نتیجہ ہے۔

## ڈ

**ڈاڑھی مونچھ لگا کے/ ڈاڑھی مونچھ والا ہو کے**

مرد ہو کے جب کوئی مرد عورتوں کی سی باتیں کرتا ہے تو عورتیں طنزیا مزاح یا غصے سے کہتی ہیں۔

**ڈنکا بجنا**

نقارہ بجنا، اعلان ہونا، حکومت ہونا، اقتدار ہونا، راج ہونا

**ڈنکا بجانا**

شہرت دینا، مشہور کرنا، نیک کام کرنا، روشن کرنا، سکہ جمانا، برتری حاصل کرنا، نام کمانا

**ڈوم**

نیچ خیال کی جانے ایک قوم جو ٹوکریاں اور چٹائیاں وغیرہ بناتی ہے اور مرگھٹوں پر کام کرتی ہے۔ میراثی، گویا۔

آغا وہ ہیں جو تازہ ولایت سو رات کو
مطرب کو ڈوم کہتے ہیں بولے کہ دوم ہے

(انشا اللہ خان انشا "کلیاتِ انشا" ص 156)

"شہر کے بڑے بڑے کلاونت، ڈوم، گویے اور صاحب کمال، اہلِ ذوق جمع ہوتے تھے۔"

(محمد حسین آزاد، "آبِ حیات" ص 187)

**ڈوم اور چنا منہ لگا برا**

دونوں کا شوق پڑ جائے تو چھوٹتا نہیں۔

**ڈوم بجائے چپنی اور ذات بتائے اپنی**

آدمی کی اصلیت اس کے قول و فعل سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

**ڈوم، بنیا، پوستی تینوں بے ایمان**

بے ایمانی میں تینوں برابر ہیں، کسی پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

**ڈوم پن/ڈومنی پن**

ڈوم کا پیشہ، ڈوم کی سی باتیں، بے جا خوشامد، بھانڈ پن۔

**ڈوم ڈولی**

اُلٹا زمانہ ہے ادنیٰ درجے کے لوگ عیش کر رہے ہیں اور اعلیٰ مرتبہ کے لوگ تکلیف اُٹھا رہے ہیں۔

**ڈوم ڈھاری**

ایک فرقہ جس کا پیشہ گانا بجانا ہے۔

**ڈوم کا گھر شیخی میں گیا**

اپنی طاقت سے زیادہ نمود و نمائش میں نقصان ہوتا ہے۔

**ڈوم کے گھر بیاہ، من آوے سو گا**

اپنے گھر میں جو چاہو سو کرو۔

**ڈومنی کا پوت، چٹکی بجائے، اپنی ذات آپ ہی بتائے**

آدمی کی اصلیت اس کے قول و فعل سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

**ڈومنی کا ہارا، سدا خوارا/کا خوار**

ہرجائی طبیعت ہمیشہ ہی نقصان اُٹھاتی ہے۔

**ڈومنی کی لونڈی**

بہت کمینی عورت۔

**ڈیڑھ آنکھا**

وہ شخص جس کی ایک آنکھ چھوٹی اور ایک بڑی ہو۔

**ڈیڑھ/ڈھائی بکائن میاں باغ میں**

کم ظرف اور کم حوصلہ آدمی کے لیے بولتے ہیں جو تھوڑی سی پونجی پر اتراتا ہے۔

# ذ

## ذات

نسل، خاندان، حسب نسب

مشرقی سماج میں ذات پات کا امتیاز بہت اہم رہا ہے اور تا حال کسی نہ کسی صورت میں موجود بھی ہے اور موثر بھی۔ اُردو میں لفظ ''ذات'' کا استعمال بھی مقتدر طبقات نے اپنی سماجی برتری کے لیے خوب خوب کیا۔

استعماری طاقتوں اور اشرافیہ کی اقدار کے باعث ذات پات کی تعریف کے مذکورہ تصورات اگرچہ صنعتی ترقی کے دور میں دم توڑنے لگے ہیں لیکن زمینی حقائق کو دیکھا جائے تو ان کے اثرات تا حال قائم ہیں۔ یونس اگاسکر نے درست لکھا ہے کہ:

> ''ذات پات، رنگ و نسل اور پیشوں کے اعتبار سے اونچ نیچ کے تصورات نے ہزاروں سال سے اپنے قدم جما رکھے ہیں جنھیں اُکھاڑنا اب تک ممکن نہیں ہو سکا ہے البتہ تیز رفتار ترقی اور بڑھتی ہوئی شہری آبادی نے ان تصورات کی جڑوں کو ہلا ضرور دیا ہے۔ مگر دیہی سماج اور زرعی معیشت اب تک ان پر مبنی عقائد کو سینے سے لگائے ہوئے ہے۔ کہاوتیں چونکہ روایات کی امین ہوتی ہیں اس لیے ان میں اونچ نیچ کے روایتی تصورات کی جھلکیاں ملتی ہیں۔''

(یونس اگاسکر، ''اُردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو'' ص 167)

**ذات باہر**

وہ شخص جس کا اس کی قوم، گوت یا جماعت والے کسی جرم کی سزا میں بائیکاٹ کر دیں، ذات سے نکالا ہوا، برادری سے خارج۔

**ذات برادری**

خاندان، قبیلہ، قوم

**ذات بنیاد**

خاندان، سلسلہ، نسب

**ذات بیچنا**

ذلیل ہونا

**ذات بھانت/ پات نہ پوچھے کوئی جنیو پہن کے باہمن/ بامن ہوئے**

لوگ ظاہری حالت پر زیادہ نظر کرتے ہیں، ذات وغیرہ کو کوئی نہیں پوچھتا، جس نے جنیو پہن لیا، برہمن بن بیٹھا۔

**ذات بھائی**

ہم نسب، ہم قوم، برادری والے

**ذات پات/ پانت**

حسب نسب، نسل، خاندان

**ذات پر آنا**

کسی کمینے سے کئی ذلیل حرکت سرزد ہونا، کسی کم ذات سے کمینہ پن کا اظہار ہونا

**ذات پر جانا**

ذات پر آنا

**ذات پڑی کھوہ میں اور روٹی پڑی منہ میں**

جو شخص روپے کے آگے شرافت کی قدر نہ جانے۔

**ذات جماعت**

ذات پات

**ذات دکھانا**

اصل فطرت ظاہر کرنا، کسی کمینے انسان کا کوئی ایسی ذلیل حرکت کرنا جس سے دوسروں کے اس کی کمینگی کا اندازہ ہو۔ کمینہ پن دکھانا۔

**ذات دینا**

کسی کے ساتھ کھاپی کر ذات کو خراب کرنا، کسی کو ذات میں شامل کرنا

**ذات ذمات/ زمات**

ذات پات

**ذات سے اُٹھا دینا/ باہر کرنا/ نکالنا/ نکال دینا**

برادری سے خارج کر دینا، ذات سے باہر کر دینا

**ذات سے گرا ہوا**

خارج از ذات، مردود، نکما، ناکارہ، بے دین، نالائق

**ذات ضماد**

دیکھیے ذات پات

**ذات کی بلائی برابر بیٹھے۔ کم ذات کی بلائی نیچے بیٹھے**

ہم قوم کی عزت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

**ذات کی بیٹی ذات ہی میں جاتی ہے**

شریف کی شادی شریف کے ساتھ ہوتی ہے۔ شادی بیاہ، برادری میں ہوتا ہے۔

**ذات کی چھپکلی شہتیروں سے بچ لے**

کم اصل، کمزور ہو کر بڑائی کا دعویٰ کرنا۔

**ذات گنوائی پیٹ نا بھرا**

بعض لوگ لالچ کی وجہ سے اُصول وضع یا مذہب تبدیل کرتے ہیں ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ذلیل بھی ہوئے اور فائدہ بھی نہ ہوا۔

**ذات گھٹنا**

عزت میں فرق آنا، شان کم کرنا

**ذات لینا/ مارنا**

ذات خراب کر دینا کھانے کی چیز کو چھو کر۔

**ذات مدھ پیے معلوم ہوئے**

شراب کا نشہ آدمی کا کچا چٹھا کھول دیتا ہے، نشے میں انسان کی اصلیت کھلتی ہے۔

**ذات میں دھبا لگانا رذات میں بٹا لگانا**

کوئی ایسا فعل کرنا یا ہونا جو خاندان کی بدنامی کا باعث ہو۔

**ذات ونتا**

اچھی ذات کا، خاندانی، شریف

**کم ذات**

نیچ ذات، ذات کا کم اصل

**راجا**

والیِ ریاست، سخی، فیاض، راجہ

ملوکیت کے عہد میں حکمران طبقے کے لیے مروّج ہونے والے الفاظ میں ایک لفظ راجا بھی ہے۔ یہ کسی ریاست کے حکمران کے لیے سب سے بڑا خطاب بھی رہا ہے اور اس نسبت سے دیگر استعماری الفاظ کی طرح یہ لفظ بھی تعظیم و تکریم کا حامل ہے۔

**راجا پاٹ**

راج پاٹ، تخت و تاج

**راجا پرجا**

سب، ہر کوئی، خاص و عام

**راجا پن**

بادشاہی۔ تاجداری، رتبہ بادشاہی

**راجا چھوٹے اور رانی ہوئے**

جس پر راجا مہربانی کرتا ہے وہی حکومت کرتا ہے۔

**راجا چھوڑے نگری جو بھاوے سو لے / جو چاہو سو لو**

راجا اگر سلطنت چھوڑ دے تو جو چاہے کرے، راجہ اگر شہر چھوڑ دے جس کا دل چاہے قبضہ کرے۔

**راجا دھراج**

راجوں کا راجا، شاہ شاہاں، شہنشاہ

**راجا راج (اور) پرجا (چین)، سکھی**

جہاں کا حاکم اچھا ہوگا وہاں کے لوگ آسودہ حال ہوں گے۔

**راجا رُوٹھے گا (اپنی) نگری لے گا**

حاکم ناراض ہوگا تو جلاوطن کردے گا اور کیا کرے گا، (ایسے موقع پر مستعمل ہے جہاں کسی کے ناراض ہو جانے کی کوئی پرواہ نہ ہو۔)

**راجا کا دان (اور) پرجا کا اشنان**

غریبوں کی ریاضت اور امیروں کی سخاوت برابر ہے۔ کار خیر آدمی کی اپنی حیثیت کے مطابق ہونا چاہیے، غریب آدمی نہالے وہی اس کی خیرات ہے۔

**راجا کے (گھر) آئی رانی کہلائی**

راجہ کے گھر آنے والی عورت رانی بن جاتی ہے۔

**راجا کے گھر میں موتیوں کا کال**

کسی چیز کا اس جگہ میسر نہ آنا جہاں اس کی افراط ہو یا جہاں اس کو افراط کے ساتھ پایا جانا چاہیے۔

**بھوکا بیچے جو رو اور راجا کہے میں ادھار لوں**

حاجت مند اپنی عزیز چیز کو فروخت کرے اور لینے والا اس کی قیمت دینے میں تساہل کرے۔

**بھوکا چاہے روٹی دال راجا کہے میں جوڑوں مال**

بھوکا آدمی دال روٹی پر گزارہ کر لیتا ہے امیر مال و دولت جمع کرنا چاہتا ہے۔

**کہاں راجا بھوج، کہاں گنگو تیلی**

ادنی کو اعلی سے کیا نسبت؟ ادنی کی اعلی سے نسبت ممکن نہیں

## راجپوت

سنسکرت زبان کے لفظ "راج" کے ساتھ سنسکرت کا لفظ "پوت" (بیٹا) لگا کر مرکب نسبتی بنایا گیا ہے۔ راجہ کی اولاد، شہزادہ

برصغیر پاک و ہند میں راجپوت ایک قوم کے طور پر آباد ہوئے، لغوی سطح پر یہ لفظ نسلی تفاخر اور حسب و نسب کے تکبر کا عنصر ہے۔ راجپوت جس کے معانی راجاؤں کے بیٹے کے ہیں اور وہ اپنا سلسلۂ نسب دیو مالائی شخصیات سے جوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ابتدا اور اصلیت کے بارے میں بہت سے نظریات قائم کیے گئے ہیں۔ ایشوری پرشاد کا کہنا ہے کہ وہ ویدک دور کے چھتری ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ سیتھن اور ہن حملہ آوروں میں سے بعض راجپوتانہ میں مقیم ہو گئے تھے اور اُنہوں نے اود گونڈوں اور بھاروں کے ساتھ برہمنی مذہب کو قبول کر کے فوجی طاقت حاصل کر لی تھی۔ مسٹر سی وی ویدیا کا کہنا ہے کہ پرتھوی راج راسا کے مصنف 'چندر برائے' نے راجپوتوں کو سورج بنسی اور چندر بنسی ثابت کرنے سے عاجز آ کر ایک نئے نظریہ کے تحت ان کو 'اگنی کل' قرار دیا تھا۔ یعنی وہ آگ کے خاندان سے ہیں اور وششٹ نے جو قربانی کی آگ روشن کی تھی۔ اس سے راجپوتوں کا مورث اعلیٰ پیدا ہوا تھا۔ لیکن اب بعض فاضل ہندوؤں نے اس شاعرانہ فسانے سے انکار کیا ہے اور زیادہ تر حضرات کا خیال ہے کہ راجپوت قوم کی رگوں میں غیر ملکی خون ہے۔ ٹاڈ نے اپنی مشہور کتاب 'تاریخ راجستھان' میں اسی نظریے کی تائید کی ہے اور راجپوتوں کو وسط ایشیا کے ستھین قبائل کا قریبی قرار دیا ہے۔ جمز ٹاڈ کا کہنا ہے کہ عہد قدیم سے محمود غزنوی کے دور تک بہت سی اقوام ہند پر حملہ آور ہوئیں وہ راجپوتوں کے چھتیس راج کلی میں شامل ہیں۔ اہم کی بات یہ ہے ان کے دیوتا، ان کے شجرۂ نسب، ان کے قدیم نام اور بہت سے حالات و اطوار چین، تاتار، مغل، جٹ اور ستھیوں سے بہت زیادہ مشابہ ہیں۔ اس لیے باآسانی اندازہ ہوتا کہ راجپوت اور بالا الذکر اقوام ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔

"ایک جماعت صرف تلوار کا سہارا لے کر تمام دوسرے فرائض سے بے فکر ہو گئی۔ اِس جماعت کو اب عام طور پر راجپوت کہتے ہیں۔"

(ابوالفضل، "آئینِ اکبری، جلد دوم" ص 96)

## رانا

چھوٹا راجا، ٹھاکر، راجہ کے بیٹے کو ملنے والا خطاب

رانا ایک تاریخی لقب ہے جس کا استعمال قدیم دور میں مطلق بادشاہ کے لیے ہوتا تھا۔ قدیم دور میں زیادہ تر گرجر راج ونش کے لوگ اپنے ساتھ لگاتے تھے اور عورتیں اپنے نام کے ساتھ رانیسا کا لقب لگاتی تھیں۔ پھر پنواڑ کے حکمران اس لقب کو اپنے نام سے قبل لگانے لگے۔ اس کے بعد نئی صدی میں سب سے پہلے رانا کا لقب عمرکوٹ کے رانا سوڈھا راؤجی نے 1125ء میں استعمال کیا۔ جس کے بعد میواڑ کے حکمران گرجر سورتران مہارانا پرتاب سنگھ نے اور بہت سے راجکماروں نے رانا کا لقب استعمال کیا۔

## رانی

جنوب مشرقی ایشیا میں رانی ملکہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جو رانا یا راجا کی بیوی ہو۔ ملوکیت کے عہد میں راجا کی طرح رانی کا مقام پرکشش ہونے کی وجہ سے مشرقی سماج میں رانی ایک پسندیدہ نام بن گیا اور کثیر تعداد میں یہ نام جزوی یا کلی طور پر رکھا گیا۔

اس کے علاوہ یہ نام صفت بھی بن گیا یعنی اگر کوئی خاتون خوبصورت لگ رہی ہے تو کہا جاتا ہے کہ وہ رانی لگ رہی ہے۔ اس محبوبیت کی بنا پر بیٹیوں کو بھی رانی کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

**رانی دیوانی ہوئی، اوروں کو پتھر، اپنوں کو لڈو مارے**

رانی کی دیوانگی میں بھی اپنا ہی فائدہ ہے بظاہر دیوانہ مگر حقیقتاً چالاک ہے۔ دیوانگی کا عذر کر کے دوسروں کو نقصان اور اپنوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

**رانی روٹھے گی، اپنا سہاگ لے گی، کیا کسی کا بھاگ لے گی**

اس عورت کے متعلق کہتے جو روٹھ جائے گی تو کیا ہے پروا نہیں، ہمارا کیا بگڑ جائے گا۔

**رانی کو باندی کہا ہنس دی، باندی کو باندی کہا رو دی**

کمینے کو کمینہ کہو تو وہ ناراض ہو جاتا ہے، اگر شریف کو کہو تو وہ ہنس کر ٹال جاتا ہے۔

**رانی کو رانا پیارا، کانی کو کانا پیارا**

ہر ایک کو اپنا ہم جنس اچھا معلوم ہوتا ہے۔

**رانی کو کون کہے آگا ڈھک**

بڑے آدمیوں کی غلطی کون پکڑتا ہے۔

**رانی گئیں ہاٹ، لائیں ریجھ کر چکی کا پاٹ**

بڑے آدمی بعض اوقات فضول چیزیں خرید لیتے ہیں، جو اُن کے مصرف کی نہیں ہوتیں، ایسے موقع پر کہتے ہیں۔

**رئیس**

شریف آدمی، عزت دار

رئیس کسی بھی علاقے کے صاحب ثروت افراد کے لیے استعمال ہوتا ہے اسی نسبت سے لغات میں اس کے مذکورہ معنی میں شرافت اور عزت کا عنصر شامل ہے۔ نیز اس کی استعماری حیثیت کی بنیاد پر درج ذیل الفاظ معرضِ وجود میں آئے:

**رئیس افندی**

ایک قدیم عہدہ، صدر محررین، اصلاحات سے پہلے رئیس افندی امور خارجہ کا وزیر ہوتا تھا۔

**رئیس الاحزاب**

گروہ کا سردار

**رئیس الاشقیا**

بڑا ظالم، بڑا سنگ دل، ظالموں کا سردار

**رئیس البدن**

تمام جسم کا سردار

**رئیس البیت**

گھر کا مالک

**رئیس التحریر**

مدیر

**رئیس الجامعہ**

یونیورسٹی کا سربراہ

رئیس الروسا

امیر الامرا

رئیس المتغزلین

غزل کا بادشاہ، سب سے بڑا یا اہم غزل گو

رئیس با اختیار

وہ رئیس جس کو گورنمنٹ گورنمنٹ سے مالی اور ملکی اختیارات ملے ہوں۔

رئیس بعثۃ الحج

حج کے وفد کا سردار

رئیس خود مختار

وہ رئیس جو ملکی انتظامات میں کسی کا ماتحت نہ ہو۔

رئیس زادگی

پشتینی رئیس ہونا، امیری، دولت مندی، رئیس کی اولاد ہونا

رئیس زادہ

رئیس کا بیٹا

رئیس قریہ

گاؤں کا رئیس

## ز

زبردست

کلمہ تحسین، بہت خوب، کمال ہے، واہ، شاندار، پروقار، عظیم، بڑے رتبے والا

زبردست کا لغوی مطلب اوپر والا ہاتھ، طاقت ور، غلبہ و قوت رکھنے والا ہے۔ یہ لفظ مقتدر طبقات کے لیے مستعمل ہے اور اس لسانی حیثیت کی بنیاد پر یہ لفظ بہ طور کلمہ تحسین کے استعمال ہوتا ہے۔

"ان دو زبردست شخصیتوں کے وسط میں سیٹھ چھوٹانی صاحب کا بٹھایا جانا ان

لوگوں کو گوارا نہ تھا۔"

(قاضی عبد الغفار، "نقش فرنگ"، ص 14)

"بکنگ پر جہاز فراہم کرنے والی نجی ہوابازی کمپنی "ایکس او" کا کہنا ہے کہ

سعودی عرب میں پروازوں کی طلب میں 'زبردست اضافہ' ریکارڈ کیا گیا۔"

(https//:urdu.arynews.tv/saudi-arabia-strong-increase-in-flight-bookings)

**زبردست سب کا جنوائی**

زبردست کا حکم سب مانتے ہیں، زبردست جو چاہے سو کرے۔

**زبردست سے زبردست**

طاقتور سے طاقتور، بہت زیادہ شان وشوکت والا۔

**زبردست مارے اور رونے نہ دے**

ایسے موقع پر مستعمل جب کوئی شخص ظلم یا زیادتی کرے اور حرف شکایت بھی ادا نہ کرنے دے۔ خراب حکومت کے ماتحت کسی کی جرات نہیں ہوتی کہ ظلم وستم کی شکایت کرے۔ زیادتی بھی کرے اور شکایت نہ کرنے دے۔

**زبردست کا بیگھ سو بسوے کا**

زبردست آدمی کا حصہ بھی بڑا ہوتا ہے۔

**زبردست کا ٹھینگا سر پر**

زبردست سے زور نہیں چلتا اس کا کہنا ماننا پڑتا ہے طاقت ور اور صاحب اقتدار آدمی کے سامنے زور نہیں چلتا۔

**زبردست کی جورو سب کی دادی غریب کی جورو سب کی بھابھی**

زبردست کی سب عزت کرتے ہیں غریب کی کوئی پروا نہیں کرتا۔

**زبردست کی لاٹھی سر پر**

زبردست کا سب کہا مانتے ہیں۔

## زر

سونا، قیمتی دھات

ابتدائی زمانہ میں کرنسی کی ابتدائی شکل مختلف دھاتوں کے بنائے ہوئے سکے ہوتے تھے۔ اور انھی سے مختلف اشیا کی قیمت کا تعین کیا جاتا تھا۔ سونا اپنی رنگت اور چمک دمک کے لحاظ سے سب سے قیمتی دھات تصور کی گئی۔ سونے کی حیثیت فی زمانہ کرنسی کی نہیں رہی لیکن قدیم تصورات کی بنیاد پر یہ دھات آج بھی نہایت مہنگی ہے اور اس کی معمولی سے معمولی مقدار پر بھی کثیر رقم خرچ ہوتی ہے۔ اپنی گرانی کی وجہ سے یہ دھات قدیم زمانہ ہی سے مقتدر اور صاحب حیثیت طبقات کے زیر استعمال رہی ہے اور آج بھی معاشرے میں اپنی سماجی برتری یا دھاک کے اظہار کے لیے اس دھات کے بنے ہوئے زیور یا دیگر اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

بعض مذہبی طبقات نے سونے کی مذکورہ قیمتی حیثیت کو دیکھتے ہوئے عبادت گاہوں سے لے کر دیگر مقدس عمارات کی زیبائش و آرائش کے لیے بھی استعمال کیا اور اس حقیقت کو فراموش کر دیا کہ مذہب کے سچے بنیاد گزاروں نے سونے کے اس نوع کے استعمال سے منع کیا ہے۔

اشرافیہ طبقے کی مرعوبیت قیمتی، زر اور زریں کے الفاظ کی بنیاد پہ سابقے کے طور پر مستعمل ہو کر روزمرہ زبان کا حصہ بن گئے۔

ولی کوں نہیں مال کی آرزو
خدا دوست نئیں دیکھے زر کی طرف

(ولی، "کلیاتِ ولی"، مرتبہ: نورالحسن ہاشمی، ص 151)

"ایک ایسا شخص جو زر، زمین اور بہت سا اثاثہ چھوڑ کر مرتا ہے اس کے ورثاء میں اس کی تقسیم بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے۔"

(نسیم سترکھی، "قطب نما"، ص 86)

### زرافشاں

چمک دار، سنہرے تاروں سے بنا ہوا، زرق برق

**زرافشانی**

فیاضی، سخاوت، شاہ خرچی

**زراندوز**

جس پر سنہری کام یا سونے کا کام ہو۔

**زراندوزی**

دولت یا روپیا پیسا جمع کرنا، پس انداز کرنا،

**زرباری کرنا**

روپیہ لٹانا، روپیہ پیسہ بے دردی سے خرچ کرنا

**زرباف/زربفت**

زربفت کا کپڑا تیار کرنے والا، سنہری تاروں کا بنا ہوا کپڑا

**زربفت کے لباس میں ٹاٹ کا ٹکڑا/گاڑھے کا پیوند**

خوبصورت چیز میں خراب چیز شامل کر دینا، لگا دینا، مخمل میں ٹاٹ کا پیوند

**زرجاد**

کاغذ کا ٹکڑا جس پر خاقان چین کا نام اور لقب منقش ہوتا تھا اور وہ سکے کے طور پر چلتا تھا۔

**زرخراج**

لگان، زرِ بھیج، زمین کا محصول، ٹیکس

**زرخیز دماغ**

تیز دماغ، اونچی سوچ رکھنے والا

**زرخیز زمین**

وہ زمین جو بہت منفعت بخش ہو، سرسبز و شاداب

**زردار**

دولت مند، مالدار، امیر

**زردار کا سودا ہے، بے زر کا خدا حافظ**

امیر آدمی جو چاہے لے سکتا ہے غریب کچھ نہیں کر سکتے

**زردار مرد گھر میں رہے کہ باہر**

زر سے مرد کی حکومت اور رعب ہے۔ گھر میں بھی اور باہر بھی۔

**زر دست افشار**

خسرو پرویز کے خزانے کا بیش بہا سونا، کہا جاتا ہے کہ یہ سونا موم کی مانند نرم تھا، نیز سونے کا وہ ترنج نما گول جو حسب روایت اکثر خسرو پرویز کے ہاتھ میں رہتا تھا اور اس کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔

**زردوزی**

سلمے ستارے کا کام جو لباس کے لیے حسن اور وقار کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔

**زرق برق**

زرق بنیادی طور پر زرک ہے جس کا معنی سونے کا ورق کا چورا ہے۔ چوں کہ سونے کی رنگت میں چمک دمک بہت ہوتی ہے اس لیے ایسے لباس کو زرق برق لباس کہا جاتا ہے۔ قیمتی اور چمک دار ہونے کی وجہ سے مقتدر طبقات اپنی شان و شوکت کے اظہار کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

**زر کو زر ہی کھینچتا ہے**

جس کے پاس روپیہ ہو اس کے پاس اور روپیہ آتا ہے۔

**زر کے آگے زور نہیں چلتا**

روپے پیسے والے کے سامنے طاقتور آدمی کچھ نہیں کر سکتا۔

**زرنگار**

وہ چیز جس پر سونے کا یا سنہرا کام ہو یا جس سے سونے کا رنگ جھلکتا ہو۔

**زر نیست عشق ٹیں ٹیں**

مفلسی میں محبت نہیں ہوتی، مالی حیثیت کے بغیر دعویٰ عشق مہمل اور نا قابل اعتبار ہوتا ہے۔

زر ہزار زیب لگتا ہے، بے زر بگڑا نظر آتا ہے۔

روپیہ سے سب کچھ ہو سکتا ہے اور مفلس کسی کام کا نہیں ہوتا۔

زر ہے تو نر ہے، نہیں تو پزاوے/کمہار کا خر ہے۔

عزت روپے پیسے سے ہوتی ہے، اگر آدمی کے پاس پیسہ نہ ہو تو اس کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔

**زریں**

سنہری، سونے جیسا، سونے کے تار، سونے سے منسوب، سونے کا ملمع چڑھا ہوا

**زریں اُصول**

سنہرے ضوابط، عمدہ و اعلیٰ قاعدے، اغراض و مقاصد

**زریں باب**

درخشاں حصہ، اہم حصہ، قیمتی فصل یا جزو

**زریں پیداوار**

نقد آور فصل، قیمتی پیداوار

**زریں رقم/قلم**

نہایت عمدہ خطاط، بہت خوبصورت لکھنے والا، بلند پایہ کاتب

**زریں کلاہ**

وہ شخص جس کے سر پر سنہری ٹوپی ہو، آفتاب۔

**زریں کمر**

وہ غلام یا ملازم جس کی کمر میں سونے کے کام کا یا سنہرا پٹکا بندھا ہوا ہو۔

**زریں موقع**

بہترین وقت، عمدہ موقع

**زریں ورق**

بیش قیمت حصہ، سنہرا حصہ

زریں قول/قول زریں

اہم بات، دانشمندانہ قول

زریں کار/زریں کام

وہ شے جس پر سونے کا سنہرا رنگ چڑھا ہو، جس پر سونے کے تاروں کا سنہرا کام یا زری کا کام کیا ہوا ہو۔

زیر

کمزور، نیچے، محکوم، ماتحت

کسی فرد یا قوم کے لیے زیر پا کا لفظ اس استعماری رویے کا اظہار ہے جس میں خود کو بالا یا اوپر جب کہ محکوم یا ماتحت افراد کو اپنے نیچے تصور کر کے اپنی عظمت کا اظہار کیا جاتا تھا۔

زیر پا

پاؤں کے نیچے، قدموں کے نیچے، محکوم

زیر ران

سواری کا جانور، عورت

اتنی غیرت کیوں ہوئی تجھ کو بتا
تیرے زیر راں کبھی آئی نہ تھی

(شہباز امروہوی، "ملاظ" ص 128،)

زیر قدم

خدمت میں

زیر کو شیر کرنا

ہمت بڑھانا، کم زوروں کو طاقت ور کرنا

زیر ہونا

شکست کھانا

زنگی

حبشی، سیاہ فام، غلام

**زنگی دھونے سے سفید نہیں ہوتا**

جس کی اصل میں خرابی ہو اس کو سدھارنے کی کوشش بے کار ہے۔

**زنگی کے رنگ کی سیاہی نہیں جاتی**

پیدائشی عیب مٹائے نہیں مٹتا۔

## س

**سبز قدم**

منحوس قدم، نامبارک۔ وہ شخص جس کا آنا نحوست کا باعث ہو۔

سبز قدم یا سبز قدمی کا تصور فی الاصل کالے رنگ سے وابستہ نحوست کا غلط اور استعماری تصور ہے۔ سبز رنگ سے بظاہر ہریالی یا ہرے پن کا خیال آتا ہے لیکن اہلِ فارس کے ہاں سبز یا سبزہ رنگ سے مراد سانولا یا سیاہ رنگ ہے۔ فرہنگِ عامرہ کے مولف نے سبز رنگ کا معنی "سانولی رنگت، گندمی" درج کیا ہے، جب کہ فرہنگِ آصفیہ کے مولف نے سبز قدم سے وابستہ بدبختی کے تصور کے ذیل میں یہ وضاحت بطور خاص کی ہے کہ:

"چونکہ اہلِ فارس سبز بمعنی سیاہ اکثر استعمال کرتے ہیں اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے۔"

(سید احمد دہلوی، "فرہنگ آصفیہ")

فارسی میں ہندو کا معنی کالا ہے اسی نسبت سے اہلِ فارس تربوز کو "ہندوانہ" یعنی "ہندو کی شکل جیسا پھل" قرار دیتے ہیں۔ دلچسپ امر ہے کہ فارسی میں حنظل یعنی کوڑ تُما کو ہندوانہ ابوجہل کہتے ہیں۔ گویا جو تربوز میٹھا نہیں ہے، اس کے لیے ایک کلمہ نفرت مستزاد ہے۔

گلشن میں تجھ سا سبز قدم گر کرے مقام
مر جائیں تازہ پھول شجر خشک ہوں تمام

(میر انیس، "مراثی انیس"، ص 209)

"تم جیسی سبز قدم بہو کے لیے میں تانبے کا ایک تار بھی نہ بنواؤں گی۔"

(خواجہ حسن نظامی، اولاد کی شادی، ص86)

### سبز قدمی

نحوست، منحوسیت، عورت جسے منحوس سمجھا جائے۔

### سرتاج

شوہر، خاوند، عورت کا شریکِ حیات، آقا، سردار، مالک، بہترین شخص

وہ کہتی تھی کیونکر میں اُٹھوں اے مرے سرتاج
والی انہیں قدموں کی بدولت ہے مرا راج

(حیدر طباطبائی نظم لکھنوی، "مراثی انیس"، ص15)

"اس کا فرض ہے اپنے سرتاج کی محبت اور اس کی دولت و اولاد کا انتظام کرنا ہے۔"

(سید علی اصغر، "فلسفۂ ازدواج"، ص38)

### سرِ تسلیم جھکانا / سرِ تسلیم خم کرنا

حکم ماننا، اطاعت کرنا، عجز کا اظہار کرنا۔

جھکائے ہے سر تسلیم ماہ نو پر وہ
غرور حسن سے کس کا سلام لیتے ہیں

(ابراہیم ذوق "دیوان ذوق" ص141)

### سُرخ رُو

کامیاب، فتح مند، عزت و آبرو والا، خوش و خرم، بامراد، محترم و معزز، اپنے کام سے عزت سے سبکدوش ہونے والا۔

سرخ رو کا لفظی معنی "سرخ چہرے والا یا سرخ رنگت والا" ہے۔ فاتح اقوام اور سرخ نسلوں نے رنگ سرخ کو عزت اور وقار کے نشان کے طور پر استعمال کیا ہے۔ برطانیہ، امریکہ اور ترکی کے جھنڈوں میں سرخ رنگ غالب ہے۔ حکومتی ایوانوں اور اعلیٰ اداروں کے قیام کے احاطے کو Red Zone قرار دیا جاتا ہے۔ کسی مہمان کا باوقار استقبال کرنا ہو تو اُس کے رستے میں سرخ قالین

بچھایا جاتا ہے۔ صنعتی اور فوجی لحاظ سے طاقتور سرخ و سفید نسلیں قدرتی دولت سے مالا مال علاقوں میں رہنے والی کالی اقوام پرانی تہذیب اور طرزِ حیات کو مسلط کرنا کس طرح اپنا فرض سمجھتی ہیں، اس کا جواب روڈیارڈ کپلنگ کی نظم White Man's Burden سے بخوبی ملتا ہے۔

"میں نے تجھے اپنے خدائے کریم کو سونپا، میدانِ نبرد میں سُرخ رُو کرے

تجھے اللہ تعالیٰ۔"

(حیدر بخش حیدری "گل مغفرت"، ص 74)

سرخ روئی

کامیابی، عزت، آبرو، حرمت۔

"جامعہ کراچی کے شعبۂ اُردو نے یہ فریضہ انجام دے کر سرخروئی حاصل کی۔"

(جنگ، کراچی، 18 اپریل، ص 14 سن 1988ء)

سرخ رو نکلنا

کامیاب ہونا

سرخ روئی دینا

عزت و آبرو دینا، کامیابی دینا

سرخ روئی لینا

شاباش وصول کرنا

سرخ روئیت

دیکھیے "سرخروئی"

سردار

سر رکھنے والا، اعلیٰ جرنیل، امیر آدمی، امیر الجیش، انگریزوں کا بیرا، سکھ قوم اور بلوچوں کا لقب غالباً سروں پر بال رکھنے کی وجہ سے فوج کا افسر، فوجی افسر، مہتر قوم، کسی قوم کا سرغنہ، کسی محکمے کا افسرِ اعلیٰ

"ایک سمجھ دار مدبر سردار کی طرح اُنہوں نے بات جہاں کی تہاں دبا دی۔"

(ابوالفضل صدیقی، "جوالامکھ"، ص 209)

**سردارمردی**

زورآوری، زبردستی

**سردارنی**

سردار کی بیوی

**سرداری**

امیری، بزرگی، حکومت، افسری

**سر بڑا سردار کا پیر بڑا گنوار کا**

بڑے آدمیوں کے سر بڑے ہوتے ہیں اور گنواروں کے پاؤں

**سرداری کا ڈنڈا الگا ہے**

اس کے متعلق کہتے ہیں جو پہلے کسی بڑے عہدے پر رہ کر پھر چھوٹے کو قبول نہ کرے۔

**سو کھوٹوں کا وہ سردار جس کی چھاتی ایک نہ بال**

جس کی چھاتی پر بال نہ ہوں وہ سخت دغاباز ہوتا ہے (مردوں کی چھاتی پر بالوں کو طاقت سے تشبیہ دی جاتی ہے)

**سلطان**

بادشاہ، حاکم

سلطان کا لفظ التسلّط (تحکم پسندی کا نظریہ) سے ماخوذ ہے۔ اس کا مادہ "سلط" ہے جس کا معنی "زبان دراز مرد" ہے۔ اس سے لفظ سلطنت، سلاطت یا تسلط تشکیل پایا جس کا معنی "زبان درازی" ہے۔ اس بنیاد پہ سلطان بہ معنی "قہرمان" بنا۔ اس اعتبار سے سلطان کا حقیقی معنی وہ شخص ہے جو کسی خطہ پر بالجبر قابض ہو جاتا ہے۔

مسخر کیا گرب تھی مرض بوم
کیا آفریں گرچہ سلطان روم

(حسن شوقی، دیوان، ص 99)

"بادشاہ یا سلطان کی دربار میں آمد پر نقیب پکارتے تھے، باادب، باملاحظہ، ہوشیار۔"

(شکیل احمد ضیا، سندھ کا مقدمہ، ص 148)

**سلطان الاشجار**

ایک درخت جس کی اونچائی چالیس سے ساٹھ فٹ کی ہوتی ہے۔

**سلطانی معافی**

وہ معافی جو حکومت وقت کی طرف سے قیدیوں کو خاص خاص موقعوں پر دی جائے۔

**سیاہ**

برا، منحوس، زبوں، خراب، باعثِ ننگ، شرمناک، گناہوں سے پر، داغدار

ملوکیت کے زیر اثر سیاہ کے یہ معنی نسلی امتیاز کی بنیاد پر رائج ہوئے۔ تاریخ میں جن نسلوں نے فتوحات حاصل کیں اور دنیا بھر پہ حکومتیں قائم کیں وہ نسلی لحاظ سے بیشتر سرخ وسفید تھیں جب کہ غلام اقوام کے لوگ کالے تھے۔ وہ نہ صرف محکوم ہوئے بلکہ ان محکوموں سے اتنی نفرت کی گئی کہ وہ ذلت ورسوائی کا نشان بن گئے۔ معاصر تہذیبی ماحول میں کالے رنگ لے لوگ اگرچہ نسلی بنیادوں پر ماضی ایسی نفرت کا ہدف تو شاید نہ ہوں لیکن اُس تحیر کا اثر کسی نہ کسی طور قائم ہے۔

فی زمانہ اگرچہ تمیز بندہ وآقا کی وہ صورتِ حال یا ویسی نوعیت تو نہیں رہی لیکن استعماری طاقتوں کے تشکیل کردہ تصورات کے بابت بنی نوع انسان کے لاشعور میں نسلی افتراق اور رنگوں کی بنیاد پہ قائم شدہ امتیازات راسخ ہو گئے۔

غلام افراد کے سیاہ ہونے کی وجہ سے سزا یافتہ لوگوں کو مزید ذلیل ورسوا کرنے کے لیے اُن کی شبیہ بھی اُن جیسی بنائی جاتی۔ مثلاً کہاوت ''کالا منہ، نیلے ہاتھ پاؤں'' کا معنی لکھتے ہوئے ''نور اللغات'' کے مولف نے لکھا ہے کہ:

> ''ہندوستان میں دستور تھا کہ جب حاکم کسی سے ناراض ہو جاتا تھا تو اس کا منہ کالا، ہاتھ پاؤں نیلے کر کے گدھے پر چڑھا کر تشہیر کیا کرتا اور پھر شہر سے نکلوا دیتا۔ جس سے نہایت رسوائی اور بدنامی ہوتی تھی۔ اس وجہ سے تنفر کی حالت میں یہ کلمہ بولنے لگے۔''

(نور الحسن، "نور اللغات")

سیاہ رنگ سے نفرت کا احساس محض مشرقی سماج میں نہیں بلکہ دنیا کے وہ تمام خطے جہاں سرخ وسفید نسلیں آباد ہیں اور اُنھوں نے سیہ فام لوگوں پر حکومت کی ہے یہ طرزِ احساس نہ صرف موجود ہے بلکہ پختہ تر ہے۔ اور ان خطوں کی زبانوں میں بھی یہ اثرات دیکھے جا سکتے ہیں جیسا کہ انگلش میں Black کی صفت کم وبیش انھی معنوں میں استعمال ہوتی ہے جو فارسی اور اُردو میں رائج ہے۔ اس سلسلے میں انگریزی زبان کے ذخیرۂ الفاظ میں Black Mail، Black List ، Black Money، Black Market اور Black Sheep ایسے الفاظ قابلِ توجہ ہیں۔ اُردو میں Black بہ طور سلینگ ناجائز ذخیرہ مال کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ بلیک کرنا یا بلیک کا سامان ایسے الفاظ عام طور پر انھی معنوں میں مستعمل ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے ''قومی انگریزی لغت'' میں لفظ Black کے جو معنی دیے ہیں، وہ انھی تصورات پر مبنی ہیں جو اُردو میں مستعمل ہیں۔ اس ذیل میں اُنھوں نے جو معنی رقم کیے ہیں، وہ یہ ہیں:

> ''بدشگون، کنجوس یا مجرمانہ، نہایت برا، قابلِ نفرت، غضب ناک، قہر آلود، یا غصے والا، ذلت کا، رسوائی کا یا مستوجب سزا (الزام وقصور کی علامت)''

(جمیل جالبی "قومی انگریزی اُردو لغت")

**سیاہ باطن**

کینہ ور، منافق

**سیاہ بخت**

بدنصیب

**سیاہ پوشش**

ماتمی لباس، سوگ کے کپڑے

**سیاہ پوشی**

ماتمی لباس پہننا

**سیاہ جھنڈی**

ماتمی جھنڈی، کالی جھنڈی جو سوگ کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

سیاہ خانہ

ماتم خانہ، منحوس گھر، مفلس کا گھر، غریب خانہ

سیاہ دانہ

کالا دانہ جو نظر بد سے بچنے کے لیے جلایا جاتا ہے۔

سیاہ دروں

گناہ گار، ظالم

سیاہ دست

کنجوس، بخیل

سیاہ دستی

کنجوسی

سیاہ دل

بے مروّت، بے وفا، بے رحم، ظالم، گناہ گار

سیاہ دن

نحوست کا دن، مصیبت کا زمانہ

سیاہ دھبہ

بدنامی کا داغ، کلنک کا ٹیکہ

سیاہ رو

آفت رسیدہ، بد اختر، بے آبرو، بے عزت، روسیاہ، مصیبت زدہ، سیاہ چہرہ، کالا آدمی، کل مونہا، ڈراؤنا انسان

سیاہ روز/ سیاہ روزگار

بدقسمت، بدنصیب، مفلس، ناخوش، مصیبت کا مارا، منحوس

سیاہ روئی

بدنامی، رسوائی، ذلت، شرمندگی

**سیاہ زبان**

بدزبان، بدگو، بدفعال

**سیاہ وسفید**

برائی بھلائی، نیکی بدی

**سیاہ سفید کرنا**

جو چاہنا کرنا، خواہ برا خواہ بھلا

**سیاہ طالع**

بدنصیب، منحوس

یہ دل سیاہ طالع اٹکا ہے جا ہمارا
خورشید سے مکھ اوپر یہ حال ہے پیارے

(شاہ مبارک آبرو، "دیوان آبرو" ص 75)

**سیاہ فام**

کالے رنگ کا، کالی رنگت کا

**سیاہ قلب**

ظالم، شقی، سنگ دل، بدطینت

**سیاہ کار**

بدوضع، تقصیردار، قصوردار، گناہ گار

**سیاہ کارانہ**

بدکاری کا، ظلم اور فسق وفجور کا

**سیاہ کاری/ سیاہ کام/ کارسیاہ**

بدکاری کا، فسق وفجور، ظلم، گنہگاری، کالے دھندے، گناہ کا کام، خراب کام، غلط کام

**سیاہ منہ کرنا**

کالا منہ کرنا۔

**سیاہ یوم/یوم سیاہ**

کالا دن، خراب دن، بدترین دن، کسی غم کے موقع پر بطورِ احتجاج منایا جانے والا دن

**سیاہ وقت/ وقت سیاہ**

مصیبت کی گھڑی، بدنصیبی، بدبختی

"کانگریس نے پہلے یوم سیاہ منایا اور پھر 12 مارچ 1930ء کو سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز کر دیا۔"

(محمد علی چراغ، "اکابرین تحریک پاکستان،" ص 445)

**سیاہی**

کالک، کالا پن، مصیبت، ادبار، بدبختی، داغ، دھبا، عیب، نقص۔

**سید**

سردار، پیشوا، رہنما

سید عربی لفظ ہے اور عرب معاشرے میں ہر کسی کو احترام دینے کے لیے پکارا جاتا ہے، جیسے انگریزی زبان میں احترام سے بلانے کے لیے مسٹر کہہ کر بلایا جاتا ہے۔

**سید الایام**

دنوں کا سردار یعنی جمعہ

**سید الطرفین**

ماں باپ دونوں کی طرف سے سید، کھرا

**سید الطعام**

کھانوں کا سردار، گوشت، لحم

# ش

## شایانِ شان

عظمت یا مرتبے کے مطابق، منصب اور درجے کے مطابق

"پنجاب بھر میں بلوچ کلچر ڈے کو شایان شان طریقے سے منانے کا فیصلہ کر لیا گیا۔"

(آج نیوز، 26 فروری، 2021ء)

## شاہ

صاحب تخت و تاج، خودمختار حکمران جو کسی کے سامنے جواب دہ نہ ہو۔ کسی ملک کا سربراہ، سلطان

ملوکیت کے عہد میں کسی بھی ملک کا سربراہ یا حکمران چونکہ شاہ کہلاتا تھا لہٰذا اُردو میں یہ لفظ ہر اس قدر کے لیے مستعمل ہوا جس میں کسی کی بڑائی کا اظہار ہو۔ اس کے علاوہ یہ لفظ ایسے افراد جنھیں معاشرے میں معزز خیال کیا جاتا ہے ان کے نام کے ساتھ شاہ کا لاحقہ لگایا جاتا ہے۔ حیوانات یا اس کے علاوہ بے جان اشیا کی بڑائی کے لیے بھی اسی لفظ کو بہ طور سابقہ استعمال کرنے کی روایت ہے۔ جیسے شاہ راہ، شاہ ناگ وغیرہ۔

فلک کے دور میں ہارے ہیں بازیِ اقبال
اگرچہ شاہ تھے بدتر ہیں اب غلام سے ہم

(اکبرالہ آبادی، "کلیاتِ اکبر"، ص 146)

"بزرگ مہر نے کہا، میں بادشاہ کا وزیر ہوں اور دربار جارہا ہوں۔"

(مہدی آذر یزدی، "اچھے بچوں کے لیے اچھی کہانیاں"، ص 168)

**شاہ انجم**

سورج، آفتاب

**شاہ باز**

سفید اور بڑا باز، شاہین

**شاہ بازِ کوہی**

پہاڑی شاہ باز

**شاہ بال**

پرند کے بازو کا سب سے لمبا پر، لمبا پر، بڑا پر

**شاہ بانو**

بادشاہ کی بیوی، ملکہ

**شاہ بندر**

بندرگاہ کا اعلیٰ افسر، بندرگاہ پر محصول یا خراج وصول کرنے والا بڑا افسر

**شاہ بیت**

قصیدے یا غزل کا بہترین شعر، سب سے اچھا شعر

**شاہ پارہ**

فن کار کی بہترین تخلیق، شاہکار

**شاہ پر**

پرند کے بازو کا سب سے بڑا پر، بڑے پروں والا

**شاہ پرست**

بادشاہ کا حامی، بادشاہت کا طرف دار

**شاہ پرستی**

بادشاہ کی حمایت کا جذبہ

**شاہ پری**

پریوں کی ملکہ

**شاہ پسند**

بادشاہ کا پسندیدہ

**شاہ تیر**

بڑی کڑی جس میں چھوٹی کڑیاں دھرتے ہیں۔

**شاہ جنات**

جنوں کا بادشاہ

**شاہ جہاں**

دنیا کا بادشاہ، مشہور بادشاہ کا لقب

**شاہ جہانی**

بادشاہ ہند یا اس کے دور سے متعلق۔

**شاہ خانم**

بڑے گھر کی عورت، متکبر عورت

**شاہ خاور**

مشرق کا بادشاہ، آفتاب، سورج

**شاہ خرچ**

بہت خرچ کرنے والا، خرچیلا، بے دریغ خرچ کرنے والا، حد سے زیادہ سخی

**شاہ دارو**

شراب کا نام جو از روئے روایت جمشید بادشاہ ایران نے رکھا۔

**شاہ دامی**

مغلیہ عہد کا ایک ٹیکس جسے اورنگ زیب نے ممنوع قرار دیا۔

**شاہ درہ**

وہ آبادی یا گاؤں جو شاہی جھروکوں یا محل، خواہ قلعے کے نیچے واقع ہو۔

**شاہ دلدل**

دُلدُل پر سوار ہونے والا بادشاہ

**شاہ راہ**

بڑی سڑک، بڑا راستہ، شارعِ عام۔

**شاہ رگ**

گردن کی بڑی رگ، رگِ جاں، جبل الورید۔

**شاہ زاد/شاہ زادہ/شاہ زادی**

بادشاہ کی بیٹا یا بیٹی، شاہی خاندان کا بیٹا یا بیٹی۔

رعایا کے لیے بادشاہ کی طرح بادشاہ کی اولاد کی شخصیت بھی نہایت پرکشش ہوتی تھی لہٰذا مشرقی سماج میں یہ لفظ بھی بہت مقبول ہوا۔ اس مقبولیت اور محبوبیت کی بنیاد پہ یہ لفظ کسی نام کے جزو کے طور پر اختیار کرنا فخر کی علامت خیال کیا جاتا ہے۔ جب کوئی نوجوان خوبصورت لگ رہا ہو تو اس وقت بھی اسے اس نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اپنی اولاد کو بھی شہزادہ کے اسم سے پکارنے کی روایت ہے۔

کسی پیر یا کسی مقدس ہستی خیال کیے جانے والے فرد کی اولاد کو بھی تعظیم کے اس نام سے پکارا جاتا ہے۔

**شاہ زمان**

زمانے کا بادشاہ، بہت بڑا بادشاہ

**شاہ سوار**

گھوڑے کی سواری کا ماہر۔

**شاہ کاسہ**

بڑا پیالہ، کٹورا

**شاہ کلید**

وہ کنجی جس سے بہت سارے قفل کھولے جا سکیں۔

**شاہ گردوں**

سورج

**شاہ مات**

شطرنج میں بادشاہ کو شکست دے کر مات دینا، شکست فاش دینا، زبان بند کرنا۔

**شاہ مارگ**

بڑا راستہ، بڑی سڑک، شاہراہ

**شاہ مرداں**

مردوں کا تاج دار

**شاہ مشرق**

آفتاب

**شاہ مغرب**

ہلال، ماہِ نو، پہلی رات کا چاند

**شاہ ناگ**

بڑا ناگ، بڑا زہریلا سانپ

**شاہ نامہ**

وہ تاریخ یا دستاویز جس میں بادشاہوں کے حالات لکھے جائیں۔

**شاہ نائی/شہنائی**

بڑی نالی، بڑا بگل

**شاہ نشین**

بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ، اونچی جگہ یا نشست

**شاہ وار**

بادشاہوں کے لائق، نہایت شان دار، نہایت عمدہ اور نفیس

**شاہ طبیعت**

لاُابالی طبیعت، نازک طبعی

شاہ مزاج

نازک مزاج

شاہانہ

بادشاہوں کے مرتبہ اور ان کی شان کے لائق

شیر

بہادر آدمی، جرأت مند، دلیر شخص، مردِ میدان

حیوانات کے بارے میں تصورات کی تشکیل عہدِ ملوکیت کے قابضانہ بیانیے اور مزاج ہی کے زیرِ اثر ہوئی۔ شیر جنگل کا ایک خون خوار جانور ہے جس سے تمام چھوٹے جانور خوف کھاتے ہیں۔ عہدِ ملوکیت کی مقتدر طاقتوں نے شیر کی خونخواری اور خوفناک کی صفات کی بنیاد پر اسے جنگل کا بادشاہ قرار دیتے ہوئے اپنی حیثیت کو نہ صرف مستحکم کیا بلکہ اپنی ظالمانہ کارروائیوں کا جواز بھی پیدا کیا۔ شیر کی مذکورہ صفت خونخواری کو معاشرہ میں ایک مثالیہ کے طور پر قبول کرتے ہوئے شیر کو بہادری اور جرأت کی علامت قرار دیا گیا۔

اُردو میں مستعمل عربی لفظ "ہمت" کا معنی شیر کی دھاڑ ہے جبکہ انگریزی لفظ "Pride" کا معنی شیروں کا جتھا ہے۔ شیر ایسے خوں خوار جانور سے مرعوبیت کی بنیاد پہ یہ لفظ ناموں کا حصہ بھی بن گیا اور اس نام سے وابستہ القابات سے بھی نوازا گیا۔

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخِ کہن کانپ رہا ہے

(مرزا دبیر، "منتخب مراثی دبیر"، ص 81)

"شیر کا دل رکھنے والے ہی بے دھڑک اپنا احتساب پیش کر سکتے ہیں۔"

https//:www.trt.net.tr/urdu/pkhstn/2017/01/07/shyr-kh-dl-rkhhny-wly-hy-by-dhrrkh-pn-htsb-pysh-khr-skhty-hyn-mrym-nwz-646330

شیر افگن

شیر کو زیر کرنے والا، شجاع، دلیر، بہادر

**شیر افگنی**

بہادری، شجاعت، دلیری

**شیر اندام**

شیر جیسا بدن رکھنے والا، وہ جوان جس کا سینہ چوڑا، کمر پتلی بازو مضبوط شیر جیسا جسم ہو۔

**شیر آبی**

دریائی شیر، مگر مچھ

**شیر بچہ**

دلیر، بہادر

**شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں**

آج کل بڑا انتظام ہے آج کل بڑا انصاف ہوتا ہے کوئی کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔

**شیر پنجہ**

پنجے کی شکل کا آہنی ہتھیار جسے دستانے کی طرح ہاتھ پر چڑھا لیا جاتا ہے۔

**شیر تھاپ**

کشتی کا ایک داؤ جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ایک پہلوان اپنے مدمقابل کو جو داہنے پیترے پر کھڑا ہوا اپنا بایاں قدم بڑھا کر اپنے داہنے ہاتھ سے اس کی داہنی ران، گھٹنے کے قریب سے کھینچتا ہے اور فوراً اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی مدِمقابل کے گلے پر زور سے جما کر ریل دیتا ہے جس میں مدِمقابل چت کر گر جاتا ہے۔

**شیر جنگ**

بڑا بہادر، دلیر

**شیر جھپٹ**

کشتی کا ایک داؤ جس میں ایک پہلوان اپنے داہنے ہاتھ کو مدِمقابل کی بائیں طرف سے کمر پر لے جا کر حریف کا داہنی طرف کا جانگیا پکڑ کر اسے سامنے کی طرف کھینچتا ہے تا کہ اس کا بائیں پیر کے باہر کی طرف سے یعنی گھٹنے کے پیچھے لا کر کلائی سے اُٹھاتا ہوا اپنا کھا اور سر جو مدمقابل کی جھائی کے نیچے ہے زور دے کر اپنی داہنی جانب گھومتا ہے اور مدمقابل چاروں خانے چت گر جاتا ہے۔

**شیر دل**

دلیر، بہادر، شجاع، جری، پہلوان، جنگ آور

**شیر ڈپٹ**

فن کشتی کا ایک داؤ جس میں پہلوان ٹھاٹھ پر کھڑا ہو کے اندر کا کاٹ بتاتا ہوا اور پلٹے کا ہاتھ دکھاتا ہوا سامنے ہاتھ کو اونچا کر کے داہنی چرف پلٹ کر سیدھا کاٹ مارے اور داہنا پاؤں آگے بڑھا کرانی مار کے سیدھا کاٹ مارے، اس چرح سے بڑھتا اور گھٹتا چاروں طرف کرے۔

**شیر زاد**

شیر کا جنا ہوا، شیر کی اولاد، دلیر

**شیر سنگی**

پتھر کا شیر جو بہادروں کی قبروں پر نصب کرتے ہیں۔

**شیر سوار**

سورج

**شیر شاہ کی پگڑی (داڑھی) بڑی تھی یا سلیم شاہ کی**

بے فائدہ بحث یا تکرار لفظی کے موقع پر بولتے ہیں۔

**شیر طبیعت**

جری، بہادر

**شیر غراں**

دھاڑنے والا شیر، شجاع، بہادر

**شیر قالیں اور ہے شیر نیستاں اور ہے**

بہادری کا عملاً اظہار اور چیز ہے اور بہادری کی باتیں کرنا اور چیز ہے۔

**شیر کا ایک ہی بھلا**

بہادر لڑکا ایک ہی کافی ہے۔

**شیر کا جھوٹا گیدڑ کھائے**

شیر شکار کرتا ہے تو گیدڑ اور دوسرے جانوروں کا بھی پیٹ بھرتا ہے۔ امیروں کے دم سے غریب پلتے ہیں۔

**شیر کا منہ چوم کر طمانچہ کھانا**

کسی زبردست کو چھیڑ کر رک جانا

**شیر کرنا**

دلیر کرنا، کسی کا حوصلہ بڑھانا

**شیر کو للکارنا**

اپنے سے زیادہ طاقت ور سے چھیڑ چھاڑ کرنا

**شیر کی آنکھ دیکھنا**

غضب آلود نظر سے دیکھنا

**شیر کی بولی بولنا**

قے کرنا

**شیر کی پیرائی۔/شیر کی تیرائی**

شیر کی تیرائی سے مشابہت رکھنے والا، تیرنے کا ایک انداز کہ جس میں بیراک اس طرح تیرتا ہے کہ سینہ باہر رہے اور کمر موافق تختہ کے سیدھی کر کے گردن کو اونچا کرلے اور بہت طاقت سے پانی کاٹے، اس میں طاقت بہت صرف ہوتی ہے۔

**شیر کی نظر**

غضب آلود نگاہ، غصے کی نظر

**شیر کے برقعے میں چھچھڑے کھاتے ہیں**

مقدرت اور امیری کے دعوےٰ کے باوجود تھوڑے سے لالچ پر گر پڑتے ہیں۔

**شیر کے منہ سے شکار لینا**

زبردست سے کوئی چیز چھین لینا، طاقت ور کو مقابلہ کی دعوت دینا، طاقت ور کے منہ آنا۔

شیر کیڑا

ایک وضع کا بھونرا، جس کے پروں پر چتیاں یا دھاریاں ہوتی ہیں اور کیڑوں کا شکار کرتا ہے۔

شیر مارنا

بہادری یا جواں مردی کا کام کرنا، عجیب یا انوکھا کام کرنا

شیر مرد

بہادر آدمی، مرد شجاع

شیر نر

مرد شجاع، بہادر آدمی

شیر ہو کر چھچھڑے کھانا

بڑے ہو کر عاجزی اور انکساری اختیار کرنا، خلاف وضع کوئی بات کرنا۔

شیر ہونا

کسی کا کسی پر دلیر ہونا، رعب ڈالنا، بپھرنا، بے قابو ہونا۔

شیر یزداں

شیرِ خدا

آگے پڑے کو شیر بھی نہیں کھاتا

دشمن کیسا ہی سخت ہو عاجزی کرنے سے معاف کر دیتا ہے

اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے

اپنے علاقے میں ہر شخص کی جرأت و ہمت بڑھ جاتی ہے، اپنے گھر میں نامرد بھی مرد بن جاتا ہے۔

ڈریں لومڑی سے نام شیر خان

کسی شخص کی بزدلی ظاہر کرنے کے لیے کہا جاتا ہے

# ص

## صاحب

یورپین، انگریز (جو مخدوم یا افسر ہو)

صاحب اگرچہ ایک کلمہ تکریم ہے جس سے مراد حضرت، جناب یا آپ ہے۔ یہ لفظ دوست یا رفیق کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن نو آبادیاتی عہد میں اس لفظ نے ایک خاص استعماری حیثیت استعمال کی اور اس سے مراد انگریز افسران لیا جانے لگا۔

مل گیا حضرت لیڈر کو تو صاحب سے ڈنر
کیا ہوا اس سے اگر قوم کا فاقہ نہ گیا

(احمق پھپھوندی، "سنگ و خشت" ص35)

"سپاہی کے واسطے کوئی چیز اس سے بہتر نہیں ہے کہ وہ اپنے صاحب کی ذات کی حفظ و حمایت میں اپنی جان فدا کرے۔"

(مولوی ذکاء اللہ "تاریخ ہندوستان" ص288)

**صاحب پنا**

آقائی، مالک ہونا

**صاحب زادہ**

شاہی خاندان کی اولاد نرینہ کا تعظیمی جملہ

**صاحب عالم**

شہزادوں کا لقب

**صاحب لوگ**

فرنگی، انگریز افسر

**صاحبانہ**

صاحب سے منسوب، افسرانہ، انگریزی، انگریزوں کی طرح

**صاحبیت**

افسری، انگریزوں جیسی شان وشوکت

**صحبت کا اثر یا تخم کی تاثیر**

کس بات کا زیادہ اثر ہوتا ہے کسی کے پاس بیٹھنے کا یا نسل کا، اثر یا صحبت کا ہوتا ہے یا نسل کا۔

**صراف خانہ**

کوٹھی، بنگلہ

**صورت نہ شکل بھاڑ میں سے نکل**

شکل تو بری تھی ہی کرتوت نے اس پر اور سیاہی پھیر دی، یعنی ہر طرح بُرا، نہایت بدصورت یا بے ہنر۔

**صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا**

وصف نہ ہونے پر اتنا گھمنڈ

# ط

**طرہ افتخار، طرہ امتیاز**

وہ صفت جو باعثِ فخر ہو یا دوسروں سے امتیاز کرے، باعث امتیاز

طُرہ پگڑی کا پلہ جو سر کے اوپر نکلا ہوا ہوتا ہے اور عموماً کلف لگا کر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ ملوکیت کے عہد میں اور فی زمانہ جاگیرداری ماحول میں طرہ اپنی شان وشوکت اور انا کے اظہار کے لیے زیادہ سے زیادہ اونچا رکھا جاتا ہے۔ جس طرح اونچے طرہ سے اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز کرنے کی روایت رہی ہے تو اس کی بنیاد پر اردو لفظ طرہ امتیاز کی ترکیب وضع کی گئی۔

"معاشی وسماجی انصاف اسلامی معاشرے کا طرہ امتیاز ہے: حسین محی الدین۔"

(نوائے وقت، 29 اپریل 2002ء)

## طوائف

بدکار، رنڈی، ناچنے گانے کا پیشہ کرنے والی

طوائف کا لفظ واحد اور مؤنث کے طور پر استعمال ہوتا ہے، اس کا صیغہ جمع ہے۔ اس سے مراد فن کاروں کا وہ گروہ ہے جو کسی بادشاہ کے دربار میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتا تھا۔ بعدازاں یہ لفظ صیغہ واحد اور مؤنث کے طور پر اس عورت کے لیے استعمال ہونے لگا جو نغمہ ورقص کی ماہر تھی۔

طوائف ایک انتہائی کامیاب تفریحی فرد تھا جس نے برصغیر پاک وہند کی شرافت کو پیش کیا، خاص طور پر مغل عہد کے دوران۔ طوائفوں نے موسیقی، ناچ (مجرا)، تھیٹر، اور اُردو ادبی روایت میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور انہیں آداب کا اختیار سمجھا جاتا تھا۔ طوائف 16 ویں صدی سے مغل دربار کی ثقافت کا مرکزی حد تک ایک شمالی ہندوستانی ادارہ تھا اور 18 ویں صدی کے وسط میں مغل حکمرانی کی کمزوری کے ساتھ یہ اور بھی نمایاں ہوگیا۔ انہوں نے روایتی رقص اور موسیقی کی شکلوں کے تسلسل اور اس کے بعد جدید ہندوستانی سنیما کے ظہور میں نمایاں کردار ادا کیا۔

دوآب خطے میں مغل سلطنت سے پہلے اور اس کے بعد مغل دربار کی سرپرستی اور 16 ویں صدی کے لکھنؤ کی فنی ماحول نے آرٹ سے وابستہ کیریئر کو ایک قابل عمل موقع بنایا۔ بہت سی لڑکیوں کو چھوٹی عمر میں ہی لے جایا گیا تھا اور دونوں پرفارمنگ آرٹس (جیسے کتھک اور ہندوستانی کلاسیکی موسیقی) کے ساتھ ساتھ ادب (غزل، ٹھمری) کو اعلیٰ معیار تک پہنچایا گیا تھا۔ ایک بار جب ان کی پختگی ہوگئی اور رقص اور گانے پر انہیں کافی کمان حاصل ہوگئی تو وہ ایک طائف، اعلیٰ طبقے کے درباری بن گئے جنھوں نے امیروں اور بزرگوں کی خدمت کی۔

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ نوجوان نوابوں کو "تمیز" اور "تہذیب" سیکھنے کے لیے ان "طوائفوں" کے پاس بھیجا گیا تھا جس میں اچھی موسیقی اور ادب کی تفہیم کرنے اور اس کی تعریف کرنے کی صلاحیت بھی شامل تھی۔

کچھ مشہور طوائف بیگم سمرو (جو مغربی اتر پردیش میں سردھنہ کی راج پر راج کرنے کے

لئے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے)، موران سرکار (جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی اہلیہ بنی تھیں)، وزیران (لکھنؤ کے آخری نواب واجد علی شاہ کی سرپرستی میں)، بیگم حضرت محل (واجد علی کی پہلی اہلیہ جس نے ہندوستانی بغاوت میں ایک اہم کردار ادا کیا)۔

1856 میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعہ اودھ کے الحاق نے قرونِ وسطی کے اس دور کے اس ادارے کے لیے موت کا پیغام ثابت ہوا۔ نوآبادیاتی حکومت نے طوائفوں پر کوئی توجہ نہ دی اور آخر کار روزگار کے مواقع نہ ہونے کی وجہ سے طوائف کو جسم فروشی میں جانے پر مجبور کر دیا گیا۔

"شرفا رذیل ہو گئے، بادشاہ طوائفوں کے ساتھ دادِ عیش دے رہے ہیں۔"

(جمیل جالبی، "تاریخ ادب اُردو، جلد دوم" ص98)

**طوائفیت**

بدکاری کا چلن یا رجحان، رنڈی پن، طوائف کا پیشہ

## ظ

### ظلِ الٰہی

خدا کا سایہ، بادشاہوں کا لقب

عہدِ ملوکیت میں بادشاہ نہ صرف کسی علاقہ کا حاکم ہوتا تھا بلکہ رعایا کے لیے اس کا وجود مقدس خیال کیا جاتا تھا۔ قدیم روایتوں میں بادشاہوں کی پرستش کی روایت بھی رہی ہے۔ بادشاہوں کے وجود کے ساتھ تقدیس کی وجہ سے یہ تصور عام ہوا کہ بادشاہ کا وجود اللہ تعالیٰ کا عکس ہے۔ جو بادشاہ کے احکامات ہیں وہ فی الاصل خدائی احکامات ہیں۔

"آپ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ کچھ ہونے والا ہے جیسے ابھی خطیبوں کے ہوشیار خبردار کے آوازے ختم ہوتے ہی ظلِ الٰہی داخل ہو جائیں گے۔"

(ممتاز مفتی، "لبیک"، ص240)

**ظلِ الٰہیت**

خدا کا پرتو ہونا، سایہ خداوندی

**ظلِ سبحانی**

خدا کا سایہ، بادشاہ

## ع

**عروج/معراج**

ترقی، خوش قسمتی، درجہ کمال کو پہنچنا

ملوکیت کے عہد میں کسی بھی بڑے منصب کا فرد دیگر اشخاص کے برابر نہیں بیٹھتا یا کھڑا ہوتا تھا بلکہ اسے ہمیشہ اونچی جگہ دی جاتی تھی۔ بادشاہوں یا امرا کے دربار میں ہر فرد کو اس کے منصب کے مطابق اونچی یا نیچی جگہ ملتی تھی۔ اس روایت سے یہ تصور راسخ ہو گیا کہ کوئی فرد کسی بھی شعبے میں ترقی پا کر عروج حاصل کرتا ہے یعنی وہ بلند ہو جاتا ہے۔

فی زمانہ اگرچہ ترقی کے ساتھ کسی اونچے یا مزید بلند مقام پر بیٹھنے کی روایت تو ختم ہو گئی ہے لیکن عروج یا معراج ایسے الفاظ ترقی کے مفہوم میں آج بھی مستعمل ہیں۔

عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہِ کامل نہ بن جائے

(اقبال، کلیاتِ اقبال، ص 350)

"یہی تو مسئلہ ہے کہ تم نوجوانوں کو وقت کی قیمت کا ذرا برابر بھی احساس نہیں۔ جن قوموں نے عروج پانا ہوتا ہے وہ ایک ایک سیکنڈ کا حساب رکھتے۔"

(https//:kamranamin.com/2020/ 12/25/)

## عوام

عامّہ کی جمع خلق اللہ، عام لوگ، تمام آدمی، خواص کا مقابل

عوام "عام" کی جمع ہے۔ یہ لفظ طبقاتی امتیاز کا اظہار کرتا ہے یعنی معاشرہ کا مقتدر اور صاحب حیثیت طبقہ خاص ہے جب کہ دیگر باشندے عام ہیں۔ معاشرے کے مقتدر طبقات نے ان باشندوں کی تضحیک کے لیے عوام کالانعام ایسی تشبیہ تشکیل دے کر خود کو انسان یا اعلیٰ انسان خیال کیا جب کہ اپنے علاوہ افراد کو جانور سمجھا۔

"خواص تک عوام بن گئے ہیں، حق و باطل کی تمیز کا مادہ مسلوب ہو گیا ہے۔"

(شبلی نعمانی "مکاتیبِ شبلی نعمانی" ص 305)

"اعتکاف گھر پر ہی کریں، عوام کی زندگی ہمارے لیے اہم ہے۔"

(یاسمین راشد (نوائے وقت 3 مئی 2021ء)

عوام الناس

تمام لوگ، عام لوگ، عام آدمی

عوام کالانعام

جانوروں کی طرح لوگ، بے تمیز، بے شعور

عوامی

عوام سے منسوب، عوام سے متعلق

عوامی ادب

وہ ادب جسے معاشرے کے مقتدر طبقات کے علاوہ پڑھتے ہیں۔

عوامی بولی

عام لوگوں کی بول چال، کسی محدود علاقے میں بولی جانے والی زبان

## عورت

اندامِ نہانی، شرم گاہ، صنفِ نازک، مقامِ پوشیدنی، ناف تا ران حصہ، جسم ناف سے ٹخنے تک جسم وہ چیز جس کے ننگا ہونے سے شرم آئے، جسم کے وہ اعضا جن کے دیکھنے دکھانے سے شرم آئے۔

عورت کا مفہوم اگرچہ ایک صنفی وجود لیا جاتا ہے لیکن یہ امر حیرت ہے کہ لفظ اپنے لغوی معنوں میں صرف مخصوص اعضا سے متعلق ہے۔

**اجنبی مرد بدکار عورت سے بہتر ہوتا ہے**

بدکار عورت کی بُرائی کے موقعہ پر کہتے ہیں۔

**اونٹ کی پکڑ اور عورت کے فریب سے خدا بچائے**

اُونٹ جب پکڑتا ہے جان سے مار کر چھوڑتا ہے۔ عورت کا اگر تعلق ناجائز کسی سے ہو جائے تو خاوند کو جان سے مار دیتی ہے۔

**بوڑھی جروا نام خدیجہ**

بڈھی عورت نام جوانوں کا سا ناموزوں بات

**بھیڑ کی لات کیا۔ عورت کی بات کیا**

بھیڑ کی لات کمزور ہوتی ہے۔ ہاتھ میں پکڑو تو ٹوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح عورت کی بات کمزر ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عورت کی بات کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔

**بیسوا عورت (لگائی) اور اگلتی تلوار خصم کو مارتی ہے**

بدچلن عورت اور ایسی تلوار جو نیام سے لگی رہے پرہیز کرنا چاہیے۔

**عورت اور گھوڑا ران تلے**

دونوں تب تک اپنے ہیں، جب تک قابو میں ہوں۔

**عورت پر جہاں ہاتھ پھیرا، وہ پھیلی**

اس توہم کا اظہار کہ عورت کو مرد کا ہاتھ لگے تو اُس کا جسم پھیلنے لگتا ہے۔

**عورت رہے تو آپ سے، نہیں تو سگے باپ سے**

عورت کسی کے قابو میں نہیں رہ سکتی، اگر بدچلن ہو جائے تو کسی کی پروا نہیں کرتی۔

**عورت کا جامہ پہن لینا**

نامرد ہو جانا، وہ نامرد بن گیا ہے۔

**عورت کی ذات بے وفا ہوتی ہے**

عورت سے وفا نہیں اگر اُسے موقع ملے تو وہ بدچلن ہو جاتی ہے۔

**عورت کی عقل رمت گدی کے پیچھے**

عورت بے وقوف ہوتی ہے۔

**عورت کی مت مان**

عورت کا کہنا نہیں ماننا چاہیے۔(۲) نصیحت عورت بھی کرے تو مان لینی چاہیے۔

**عورت کی ناک نہ ہوتی تو گو کھاتی**

عورت ناقص العقل ہوتی ہے اس کی رہنمائی جبلت کرتی ہے۔

**عورت موم ہوتی ہے**

عورت کو جس ماحول میں چاہو، ڈھالا جا سکتا ہے۔

**عورتانہ**

عورت کی طرح، مردانہ کی ضد

**مرد کا کیا ہے۔ایک جوتی پہنی اور اتار دی**

مرد جب چاہے عورت کو طلاق دے دے۔ مرد کے نزدیک عورت کی حیثیت جوتی کی سی ہے۔

# غ

**غلام**

زر خرید چھوکرا جو بے تنخواہ گھر کا کام کاج کرے، زر خرید نوکر جو کسی عمر کا ہو۔ اطاعت و فرماں برداری کرنے والا، مطیع، تابع، اطاعت گزار

غلام کسی دوسرے فرد کی ملکیت میں لیا جانے والا شخص کہلاتا ہے۔ اس کا رواج قدیم زمانے سے ہے۔ تمام قدیم اقوام میں غلاموں کا رواج تھا۔ قدیم یونان و روم میں عورتیں غلاموں کے

ساتھ مباشرت تک کرتی تھیں۔ فراعین مصر نے بھی غلاموں کے ذریعے اہرام کو تعمیر کیا۔

فی زمانہ غلامی اپنی اصل شکل میں یا بطور روایت ختم ہو چکی ہے لیکن اس سے وابستہ رویے تا حال موجود ہیں۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ غلام کا لفظ نام کے سابقہ کے طور پر آج بھی استعمال ہوتا ہے خصوصاً مذہب سے وابستہ مقدس ہستیوں کے نام پر نام رکھتے ہوئے یہ لاحقہ بطور خاص استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مذہب کی جملہ تعلیمات کا مرکز و محور اور بنیادی مقصد غلامی کا خاتمہ ہے۔

دباؤ کیا ہے سنے وہ جو آپ کی باتیں
رئیس زادہ ہے داغ، آپ کا غلام نہیں

(داغ دہلوی، "گلزارِ داغ" ص 153)

"غلامی (رقیت) میں اولاد ماں کے تابع ہوتی ہے، چنانچہ اگر کسی شرعی غلام نے آزاد عورت (حرہ) سے شادی کی تو پیدا ہونے والے بچے آزاد ہوں گے۔"

(https//:darulifta-deoband.com/home/ur/hajj-umrah/53261)

**غلام اور چونا بغیر پٹے کام نہیں دیتا**

کم اصل بغیر سزا پائے کام نہیں آتا۔

**غلامِ زر خرید**

مول لیا ہوا غلام، زر خرید غلام

**غلام ساٹھ تو وہ بھی ہاٹھ**

نکمے کا عدم وجود برابر ہے۔

**غلام کا غلام**

غلام کا غلام۔ ادنیٰ درجے کا خادم، کم مرتبہ غلام

**غلام کو اور چنے کو منہ نہ لگاوے**

غلام دلیر ہوتا ہے اور چنے کا مزہ نہیں چھوٹتا۔

**غلام کی ذات بڑی بدذات**

غلام کی ذات بے وفا ہوتی ہے۔

**غلام کی ذات سے وفا نہیں**

غلام کی ذات بے وفا ہوتی ہے۔

**غلام گردش**

حرم خانہ اور دیوان خانہ کے درمیان کی دیوار، پردے کی دیوار کوٹھی یا محل کے چاروں طرف کا برآمدہ، راہ داری

**غلام مال**

وہ چیز جس کے بے تکلف ہر وقت استعمال کیا جا سکے، سستی اور کارآمد چیز۔

**غلامی**

غلام ہونے کی حالت، حلقہ بگوشی، بندگی، نوکری، خدمت گزاری، محکومی

**غلامی اختیار کرنا**

غلاموں کی طرح خدمت کرنا، نوکری یا ملازمت کرنا

**غلامی کا پٹا/ جوا/ طوق**

نہایت سخت غلامی جس میں غلام آقا کی مرضی کے خلاف سر نہ ہلا سکے، محکومی کی حالت اور نشانی۔

**غلامی کی تجارت**

غلاموں کی خرید و فروخت، بردہ فروشی

**غلامی میں آنا**

خدمت گار بن جانا، نوکری اختیار کرنا، غلام بن جانا

**غلامی میں دینا**

خدمت میں دینا، خدمت کے لیے دینا (اُستاد کے پاس بٹھاتے وقت اُستاد سے کہتے ہیں کہ یہ بچہ آپ کی غلامی میں دیتا ہوں۔) (کسی اور کا) داماد بنانا (انکساری ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں۔)

**غلامی میں قبول کرنا**

داماد بنانا

**غلامیہ**

غلام سے منسوب، لڑکپن کا، لڑکپن

# ف

**فدوی**

غلام سے منسوب فدا ہونے والا، جاں نثار، قربان ہونے والا

درخواست گزار اپنے نام کے بجائے لکھتا تھا اور عہدِ ملوکیت کی یہ روایت فی زمانہ بھی قائم ہے۔

ترے فدوی، ترے دربار آ سکتے نہیں ہرگز

رقیبِ روسیہ جاوے تو اس گھر سے خلل جاوے

(ولی دکنی، کلیاتِ ولی، ص 244)

**فدویانہ**

جاں نثارانہ، عاشقانہ

**فدویت**

اطاعت، جاں نثاری، خدمت گزاری، قربانی

**فرمان**

کسی ملک یا ریاست کے بادشاہ کی جانب سے جاری کیا گیا حکم نامہ یا پروانہ۔

**فرمان بر/ بردار**

تابع، مطیع، نوکر، ملازم

**فرمان بردارانہ**

تابع دارانہ، محکومانہ

**فرمان برداری/ بری**

اطاعت گزاری، حکم کی بجا آوری

**فرمان پذیر**

تابع، مطیع، حکم بجالانے والا، فرمانبردار

**فرمان پذیری**

فرمانبرداری، تابعداری

**فرمان جاری کرنا**

حکم نافذ کرنا

**فرمان جاری ہونا**

حکم نافذ ہونا

**فرمان دار**

حکم دینے والا، حکم کرنے والا، ناظم، افسر، حکمران، سردار

**فرمان دہی**

بادشاہی، حکومت، فرمان روائی

**فرمان روا**

حکمران، حاکم، بادشاہ، رئیس، خودمختار، حکم چلانے والا

**فرمان روائی**

حکمرانی، حکومت، بادشاہی

**فرمان صادر کرنا**

حکم نافذ کرنا، حکم جاری کرنا، حکم دینا

**فرمان فرما**

حاکم، حکم دینے والا

**فرمان فرمائی**

حکومت، بادشاہت

**فرمان گزار**

حاکم، حکم دینے والا، رعایا پر اختیار رکھنے والا، مقتدر

**فرمائش**

حکم، مانگ، طلب، گزارش، خواہش، تمنا، ایما، طلبی

**فرومایہ**

کمینہ، رذیل، کم ظرف، اوچھا، کم حیثیت۔

ملوکیت کے عہد میں ہر چیز کی قدر کا پیمانہ دولت رہا ہے لہٰذا جس کے پاس جتنی دولت یا مایہ زیادہ ہے وہ عزت و شرافت کا حامل ہے۔ جب کہ جس کے پاس کم ہے وہ اس کے برعکس یعنی برائی کا منبع ہے۔

تری نگاہ فرومایہ ہاتھ ہے کوتاہ
ترا گناہ کہ نخیلِ بلند کا ہے گناہ

(اقبال، "کلیاتِ اقبال"، ص 377)

"ان ذلیل اور فرومایہ اشخاص کے واقعات جو اپنی حرص و طمع کا انھیں شکار بناتے تھے انھیں بخوبی معلوم تھے۔"

(عبداللہ یوسف علی، "انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ"، ص 288)

# ق

## قامت/قد

حیثیت، مقام

عہدِ ملوکیت میں لشکر کی تیاری کے لیے عموماً ایسے افراد منتخب کیے جاتے تھے جو قد و قامت کے لحاظ سے اونچے ہوں۔ عسکری ادارے آج بھی اسی روایت کے تحت بلند قامت افراد کو بہ طور افسر یا سپاہی منتخب کرتے ہیں۔ جنگی حکمت عملی کے تحت اونچے قد کے افراد کی عزت و تکریم کی روایت کی بنیاد پر زندگی کے مختلف شعبوں میں افراد اور ان کے فکری و فنی معیارات کی عظمت یا تحقیر کے اظہار کے لیے قد یا قامت کی بلندی یا پستی کے الفاظ مستعمل ہو گئے۔

یارو مجھے مصلوب کرو تم کہ مرے بعد
شاید کہ تمھارا قد و قامت نکل آئے

(احمد فراز، "جاناں جاناں" نصرت پبلشرز، لکھنؤ، بن ص29)

"اب وہاں کسی لکھنے والے کا قد علی سرکار صاحب سے بڑا نہیں ہے۔"

(افتخار احمد عدنی، "اک محشرِ خیال" ص53)

**قد اونچا کرنا**

حیثیت بڑھانا، اہمیت دینا

**قد آور**

مانی ہوئی حیثیت، بڑی حیثیت، قابل شخصیت، ممتاز حیثیت

**قد آوری**

قد آور ہونا، عظیم ہونا

**قد دار**

نہایت بہادر، جری جوان

**قدکاٹھ**

بڑائی، عظمت

**کوتاہ قامت/قد**

کم حیثیت، پست مقام والا

**قحط الرجال**

آدمیوں کا کال، بھلے مانسوں اور لائق لوگوں کا کم پایا جانا

کسی معاشرہ میں ذہین اور تخلیقی افراد کے نہایت کم یا نہ ہونے کی صورت میں یہ لفظ مستعمل ہے۔ لفظ میں صنفی اعتبار سے جن افراد کے قحط کا ذکر کیا گیا ہے وہ مرد ہیں۔ اس لحاظ سے نسائی وجود کی ذہانت یا تخلیقی کمال سے کلی طور پر انحراف کیا گیا ہے۔

یا یہ اب پہنچی ہے ہم میں نوبتِ قحط الرجال
ایک اُٹھ جاتا ہے دنیا سے صاحب کمال

(الطاف حسین حالی، دیوانِ حالی، ص 191)

"زندگی کے تعاقب میں رہنے والے قحط سے زیادہ قحط الرجال کا غم کھاتے ہیں۔"

(مختار مسعود، آوازِ دوست"، ص 83)

# ک

**کالا**

رسوا، ذلیل، بے عزت، عیار، چالاک، ہوشیار، منحوس، ہندوستانی سپاہی۔ دیکھیے" سیاہ"۔

بام پر بوم سیہ بختی کا، اُترا جیسے
مجھ کو کرتا ہے طلب، دُور کا پانی، کالا

(ماجد صدیقی، "دل دل کرب کمان" ص 87)

"پھر اس بے رحمی سے کیا حاصل کہ جو کالا سامنے آیا وہ مار دیا گیا۔"

(قطب یار جنگ، شکار، ص 132)

کالا آدمی

ہندوستانی، برصغیر کی حکمرانی کے زمانہ میں مقامی باشندوں کے لیے انگریزوں کا کلمۂ تخاطب، کلمۂ تحقیر

ہندوستانی باشندے چوں کہ رنگت کے لحاظ سے بیشتر سیاہ فام ہوتے ہیں لہٰذا انگریزوں سے قبل بھی وسط ایشیائی ایرانی وافغانی اقوام نے مقامی باشندوں یعنی ہندو (سندھو) کا لغوی معنی کالا ہی متعین کیا۔

کالا پیسہ/دھن

ایسی دولت جو ناجائز طریقوں سے اکٹھی کی گئی ہو۔

تین تا لا چوتھے کا منہ کالا۔ تین تکٹ مہا بکٹ اور چار کا منہ کالا اور پانچ ہو تو بھالا

دو دوست باتیں کر رہے ہوں تو تیسرے کا آنا اچھا نہیں سمجھا جاتا چوتھے کا آنا اس سے بُرا اور پانچویں کا لڑائی جھگڑے کی بنا۔

جھوٹے کا منہ کالا سچے کا بول بالا

جھوٹا ہر جگہ بے عزت ہوتا ہے، سچے کی ہر جگہ عزت ہوتی ہے

کالی زبان

زبان سیاہ جس کی نسبت عوام کا اعتقاد ہے کہ اس کی بد دعا جلد اثر کرتی ہے زبان سیاہ جس کی نسبت عوام کا اعتقاد ہے کہ اُس کی بد دعا جلد اثر کرتی ہے سیاہ زبان۔ منحوس گنی جاتی ہے۔ ایسی زبان والے کی کہی ہوئی بری بات ضرور ہو جاتی ہے۔ کالی جیب

کالا جادو

ایسا جادو یا منتر جو شیطان کی استعانت سے کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے استعمال کیا جائے، سفلی عمل۔

"جہاں تک کالے جادو اور شیطانی عمل کا تعلق ہے اس کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے ہمیں اس معاشرے کا اندازہ کرنا پڑے گا۔"

(شہزاد احمد، "سائنسی انقلاب" ص 147)

**کالا چور**

عیار اور چالاک چور، بڑا چور

**کالا دانہ اتروانا/کرنا**

کالا دانہ اتارنا، نظر بد دور کرنے کے لیے اسپند آگ پر ڈالنا اور اس کی دھونی دینا۔

**کالا دن**

وہ دن جو مصیبت کی وجہ سے آنکھوں میں تاریک ہو جائے، سخت بلا آفت یا بے یار و مددگار ہونے کی گھڑی۔

**کالا دھن**

حرام کی کمائی، ناجائز رقم

**کالا دیو**

بہت کالا آدمی، قوی ہیکل آدمی

**کالا دھندا**

ناجائز اور غیر قانونی کام؛ (مجازاً) اسمگلنگ، چنگی چوری۔

**کالا علم**

جادو ٹونے اور گنڈوں کا علم، سفلی علم، کالا جادو

**کالا قانون**

وہ قانون جس میں انصاف نہ ہو، من مانی یا کسی ایک گروہ کے فائدے کے لیے بنایا جانے والا قانون، جمہوریت کے خلاف ظلم و تشدد پر مبنی قانون، غیر منصفانہ قانون

**کالا کافر**

خدا کو نہ ماننے والا، بے دین، سیاہ فام منکرِ خدا اور رسول ﷺ

کالا کلوٹا

بدصورت آدمی

کالا منہ

اظہار نفرت کا کلمہ، خدا تجھے رسوا اور روسیا کرے، بدنام ہو، رسوا ہو۔ (برہمی کے موقع پر مستعمل، کوسنے یا بددعا کے طور پر)

کالا منہ کر جگ دکھلاوے تب لالن کی لالی پاوے

پہلے آدمی مشقت اُٹھاتا ہے تب جا کر نام روشن ہوتا ہے۔

کالا منہ کریل کے دانت

سب باتیں بگڑی ہوئی ہیں۔

کالا منہ کرنا/منہ کالا کرنا

بدنام کرنا، بے عزتی کرنا، داغ لگانا، داغی کرنا، رسوا کرنا، عیب لگانا، منہ کو کالک لگانا، کسی کا منہ سیاہ کرنا، کلنک لگانا، کٹونڈا کرنا

کالا منہ، نیلے ہاتھ پاؤں

جب عورتیں کسی سے نہایت بیزار اور ناراض ہوتی ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں۔ (ہندوستان میں دستور تھا کہ جب حاکم کسی سے ناراض ہوجاتا تھا تو اس کا منہ کالا ہاتھ پاؤں نیلے کر کے گدھے پر چڑھا کر تشہیر کیا کرتا اور بعد میں شہر سے نکلوا دیا کرتا تھا۔)

کالے کرتوت

برے کام، نازیبا حرکات، ناشائستہ کام

اس کا منہ کالا ہوگیا ہے

سخت جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ اب وہ منہ بھی نہ دکھائے گا۔

کالا جبا/جبھا

دیکھیے کالی زبان

**کلموہا۔ کلموہی**

دیکھیے کالا منہ

**سر پر کالی ہانڈی رکھنا**

بدنامی یا رسوائی اختیار کرنا، شرمندہ ہونا۔

## کالک

رسوائی، بدنامی، کلنک، عیب

اور تو کیا ہوتی ہے اپنی وصولی اس سے
منہ پہ کالک یہ ملاقات کی مل جاتا ہے

(ظفر اقبال، "اب تک"، ص76)

**کالک کا ٹیکا**

رسوائی کا داغ، بدنامی کا دھبا، رسوائی کا عیب

**کالک کے ہاتھ لگانا**

کسی کو رسوا یا بدنام کرنا

**کالک کھوجنا**

عیب نکالنا، عیب جوئی، برائی تلاش کرنا۔

**کالک لگانا**

رسوا کرنا، بدنام کرنا

**کالک منہ کو/ میں لگانا**

بدنام کرنا، رسوا کرنا

**کالک منہ کو لگنا**

بدنام کرنا، رسوا کرنا

**کالک منہ کو ملنا**

شرمندہ ہونا، خجل ہونا

## کانا

عیب دار، ناقص، خراب، داغی پھل، کرم خوردہ پھل، ٹیڑ ھا خط

"اس نے لنگڑا کر چلنے، ہاتھ کو ٹوٹا ہوا دکھانے، کانا بننے اور ہر عیب اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی۔"

(شاہ بلیغ الدین، "طوبیٰ" ص 687)

**اندھوں میں کانا راجا**

بے عقلوں میں کم عقل، بے ہنروں میں ادنیٰ ہنر مند کی بڑی عزت ہوتی ہے۔

**کانڑی اپنا ٹینٹ نہ نہارے اوروں کی پھلی نہارے**

عیب دار اپنا عیب نہیں دیکھتا دوسروں کے عیب دیکھتا ہے۔

**کانڑے کی ایک رگ سوا ہوتی ہے**

کانا بڑا شریر ہوا ہے۔

**کانڑی کو کون سرا ہے، کانی کا باوا**

عیب دار کا عیب اپنوں کو ہنر معلوم ہوتا ہے۔

**کانڑی کے بیاہ کو سو سو جوکھوں**

عیب دار کو ہر جگہ مشکل ہوتی ہے۔ عیبی کا گاہک مشکل ہی سے ملتا ہے۔

**کانا کتا پیچ ہی سے آسودہ**

غریب کو جو مل جائے غنیمت ہے۔

**کانی آنکھ، مٹر کا پیا، وہ بھی آنکھ بھوانی لیا**

جو تھوڑا سا تھا وہ بھی جاتا رہا۔

**کانی اپنا ٹینٹ نہ دیکھے، دیکھے اور کی بھلی رنہارے اور کی بھلی**

اپنا بڑا نقص نظر نہیں آتا، مگر دوسروں کا چھوٹا عیب بھی نظر آتا ہے۔

**کانی کو کانا پیارا، رانی کو رانا پیارا**

جو جیسا ہوتا ہے ویسے ہی کو پسند کرتا ہے۔

**کانی گائے بامن کو دان**

ناقص چیز کو خیرات کر دیتے ہیں۔

**کانی گائے کے الگے بتھان**

کیا جس میں نقص ہو اسے خاندان سے نکال دیتے ہیں۔

**کانے چوٹ، کنونڈے بھینٹ**

جس بات کا ڈر ہو وہ پیش آجاتی ہے، جس سے ملاقات نہ کرنا چاہو، وہ مل جاتا ہے۔

**کانے کا کونا کہے، کانا الجھے بھک، سچ سچ کر پوچھ لے، تیری کیسے بھوٹی اکھ**

ناقص کو ناقص کہو تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ اگر نرمی سے پوچھو تو بتا دیتا ہے۔ نرمی سے کام ہو جاتا ہے۔

**کانے کو سراہے کانے کا باپ/کانی کو کون سراہے کانی کا میاں**

کوئی چیز کیسی ہی خراب ہو اس کو اس کا مالک پسند کرتا ہے۔ اپنوں کو اپنوں کے عیب بھی پسند ہوتے ہیں۔

**کانے کو منہ پر کانا نہیں کہتے**

عیب والے کا عیب منہ پر نہیں کہتے۔

**کانے کے بیاہ کو سو جوکھوں**

کانے کی شادی بڑی مشکل سے ہوتی ہے۔

## کُتا

ذلیل، کمینہ، حریص، لالچی

کتا ایک وفادار پالتو جانور ہے جو انسان کا سب سے قدیم ساتھی ہے۔ مشرق و مغرب میں کتا پالنے کا رواج ہے۔ یہ جانور گھر یا کسی بھی جگہ کی حفاظت کے لیے رکھا جاتا ہے۔ آزاد دائرۃ المعارف کے مطابق:

> "کتا پالتو بننے کے فوراً بعد ہی دنیا بھر کی ثقافتوں کا اہم جز بن گیا ہے۔ ابتدائی تہذیبوں میں اسے انتہائی اہم مقام حاصل تھا۔ بیرنگ سٹریٹ کے راستے نقل مکانی کتوں کے بغیر ممکن نہیں مانی جاتی۔ اس کے علاوہ کتے انسانوں کے لیے بے شمار خدمات سرانجام دیتے ہیں جن میں شکار، گلہ بانی، حفاظت، پولیس اور فوج کی

معاونت، بطور ساتھی اور حال ہی میں معذور افراد کے لیے خصوصی معاون وغیرہ شامل ہیں۔ انھی فوائد کی بدولت اسے انسان کا سب سے بہترین دوست گردانا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں چالیس کروڑ سے زیادہ کتے موجود ہیں۔"

(https//:ur.wikipedia.org/wiki/%DA%A9%D8%AA%D8%A7)

آسمانی صحیفوں سے لے کر داستانوں تک میں کتے کی وفاداری کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اصحابِ کہف کے کتے سے لے کر باغ و بہار میں خواجہ سگ پرست کے پالتو کتے تک کی مثالیں قابلِ ذکر ہیں۔ کتا اپنی فطرت میں دیگر جنگلی جانوروں کی طرح خونخوار یا خوف ناک جانور نہیں۔ استعماری رویوں میں جہاں غلاموں اور ماتحتوں کو ذلیل و رسوا خیال کیا گیا، حیوانات کی بابت کتے کے بارے میں بھی اسی نوع کے رویے تشکیل پائے۔

غیر نے ہم کو ذبح کیا نے طاقت ہے نے یارا ہے
اس کتے نے کر کے دلیری صید حرم کو مارا ہے

(میر، "کلیات میر" نسخۂ آسی، ص519)

"آج یہ خدا کو بھولی ہے، اتنا بھی نہیں جانتی کہ خاقان کون کتا اور کس کھیت کی مولی ہے۔"

(آغا حشر، "سفید خون"، ص48)

**کتا بھونکانا**

بے جا اختلاط کرنا، دق کرنا

**کتا بھونکا ہی کرتا ہے، ہاتھی چلا ہی جاتا ہے۔**

دنیا کے کام اٹکتے نہیں چاہے لوگ کچھ بھی کہیں۔

**کتا بھونکے قافلہ سدھارے**

کسی کے رکاوٹ ڈالنے سے کوئی کام رکتا نہیں ہے۔

**کتا بھی اپنی گلی / اپنے گھر میں شیر ہوتا ہے۔**

اپنے علاقے میں ہر شخص کی جرأت بڑھ جاتی ہے، حمایتیوں کو دیکھ کر سب کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں، اپنے ٹھکانے پر موجود ہو تو انسان کا حوصلہ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

**کتا پائے تو سوا من کھائے نہیں تو زبان ہی چاٹ کر رہ جائے**

کتا حریص بھی ہے اور صابر بھی، اگر ملے تو سب کچھ کھا جاتا ہے اگر نہ ملے تو مالک کا گھر چھوڑ کر نہیں جاتا سو انسان کو صبر و قناعت چاہیے۔

**کتا پن**

کتے جیسی خصلت، گھٹیا پن

**کتا ٹیڑھی پونچھ ہے کبھی نہ سیدھی ہو**

بدآدمی کی بدخصلت نہیں جاتی۔

**کتا چوک چڑھائے تو چپنی چاٹنے جائے**

کتا راج بٹھایا الخ

**کتا خسی**

کتا گھسیٹن، برتاو، مشکل میں گھر جانا

**کتا دیکھے گا نہ بھونکے گا**

حریص اور لالچی کو کسی کھے مال کا پتا چل جائے تو ضرور اسے کھسوٹنے کی تاک میں لگے گا، اس لیے دشمن کے سامنے سے ہٹ جانا بہتر ہوتا ہے۔

**کتا راج بٹھایا وہ چپنی/ چکی چاٹنے آیا**

کمینہ آدمی عزت اور مرتبہ پا کر بھی اپنی عادت نہیں چھوڑتا۔

**کتا کام**

ذلیل کام، گھٹیا کام، خراب یا برا کام

**کتا کھانسی**

کھانسی کی ایک قسم، شدید کھانسی، کالی کھانسی

**کتا مرے اپنی پیڑ میاں مانگے شکار**

خود غرض آدمی دوسروں کی تکلیف کی پروا نہیں کرتا۔

کتا منہ لگانے سے سر چڑھے

کمینے آدمی کو منہ لگاؤ تو بہت بے تکلفی کرتا ہے۔

کتے کی موت

بھیانک موت، ایسی موت جس میں تذلیل ہو

کتے والی کرنا

نہایت ذلیل کرنا، تحقیر کرنا، بے عزت کرنا

یہ کتا نہیں مانتا

پیٹ بڑی بلا ہے، پیٹ کی خاطر سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

## کمی

چھوٹی ذات کا، نچلا کام کرنے والا، نیچ ذات کا نوکر، کمین

"کمی لوگوں کو کچھ نقدی بطور انعام دیتے ہیں، کمی لوگ یہ ہیں: نائی، دھوبی، بہشتی، مہتر، کمہار۔"

(نور احمد چشتی "یادگار چشتی"، ص 91)

کمی کاری

چھوٹے اور معمولی کام کرنے والا

کمیا

مزدور، قلی، کمیرا

## کن پھٹا / چھدا / ٹٹا

وہ شخص جس نے اپنے گُرو کے نام پر کان چھدوا کر کڑا یا مندرا ڈال لیا ہو، حلقہ بگوش، کلمۂ نفرت، تحقیر کا کلمہ

## کنجر

کمینہ، رذیل، بدوضع، بدشکل

کنجر، شمالی بھارت، کشمیر اور پاکستان میں بسنے والے ایک خانہ بدوش قبیلے کا نام ہے۔ ان لوگوں کو بسا اوقات ناتھ، بنجارا اور گشتے کے ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ نام اچھے معنوں میں

نہیں لیے جاتے اور ان سے ان لوگوں کا کم تر ہونا مراد لیا جاتا ہے۔

پرانے وقتوں میں کنجر زیادہ تر جنگلوں اور بیابانوں میں رہا کرتے تھے۔ یہ لوگ حصول خوراک کے لیے عموماً جنگلی جانوروں کا شکار کرتے تھے اور بعضے دودھ اور گوشت کے لیے بکریاں، گائے اور بھینسیں بھی پالتے تھے۔ ان میں سے بیشتر ابھی تک ایک جگہ سے دوسری جگہ پڑاؤ اور نقل مکانی کرتے ہوئے وہی روایتی خانہ بدوشانہ زندگی گزار رہے ہیں۔ جبکہ چند ایک شہروں اور قصبوں میں بھی بس گئے ہیں۔ ان میں ہندو بھی ہیں اور مسلمان بھی۔ یہ لوگ اکثر انتہائی غریب ہوتے ہیں اور حصولِ روزگار کے لیے ایسے گھٹیا کام بھی کر لیتے ہیں جنہیں امیر لوگ نہیں کر سکتے۔ کنجر قبائل ہند آریائی زبانوں کی ایک غیر معروف کنجری زبان بولتے ہیں لیکن عموماً یہ بھی پنجابی اور اُردو بھی بولتے ہیں۔

لفظ کنجر کے معانی اور ان لوگوں کو کمتر سمجھے جانے کے ضمن میں جوش ملیح آبادی کا یہ واقعہ باعث دلچسپی ہوگا۔ ایک بار جناب جوش لاہور تشریف لائے تو ایک نوجوان نے ان سے استدعا کی کہ جناب! میر تقی میر کا ایک شعر سمجھا دیا جائے۔ جوش صاحب نے گلوری منہ میں رکھتے ہوئے پوچھا، کہیے میاں صاحب زادے کون سا شعر ہے؟ نوجوان نے بتایا:

میرؔ جی اس طرح سے آتے ہیں
جیسے کنجر کہیں کو جاتے ہیں

جوش مسکرائے اور فرمایا، کنجر تنگ کر رہا ہے؟ نوجوان نے ہاں میں سر ہلایا۔ جوش صاحب بولے، صاحب زادے، یہ پنجاب کا کنجر نہیں ہے۔ گنگا جمن کی وادی میں کنجر، خانہ بدوش کو کہتے ہیں، جس کا کوئی متعین ٹھکانہ نہ ہو۔

کہے گا وصل اس کو کون کنجر
ہوا ڈھیلا کوئی انجر نہ پنجر

(ظفر اقبال، "اب تک (کلیات)، جلد اول" ص 337)

"محسن داوڑ اور اسکے دوسرے بے غیرت منظور کنجر سے کہو کہ اپنے دہشت گردوں کو نکیل ڈالیں۔"

https//:tweet.lambda.dance/ShahidK04194481/status/1363773583999209478

کنجر بازار

کنجروں اور نیچ ذات والوں کا محلہ، کنجروں کا بازار

کنجر خانہ

وہ جگہ جہاں اوباش رہتے ہوں

کنجروں کی بولی

ناشائستہ گفتگو

کنچن

حرامی، ولدالزنا

کنجر کی طرح کنچن بھی گانے بجانے والی ایک قوم ہے، کنچن کا حقیقی معنی وہ اُستاد گلوکار ہے جو اپنے فن میں ماہر ہے۔

"دور دور کی ڈیرہ دار طوائف، کنچن اور اُستاد لوگ بلائے گئے۔"

(برج موہن دتاتریہ کیفی، راج دلاری، ص ۹)

کنچن بچہ

حرامی بچہ، ولدالزنا، کلمہ دشنام

کنچن کچہری

طوائفوں کے جھگڑنے کی عدالت جسے محکمہ کچہری ارباب نشاط بھی کہا جاتا تھا۔

کنیز

خدمت گار عورت، باندی، بندی

کنچن بچہ کنیز زادہ/زادی

کنیز کی اولاد

کنچن بچہ کنیزی

کنیز ہونا

# گ

## گدھا

احمق، بدسلیقہ، بے وقوف

گدھا بوجھ لادنے یا سواری کے کام آنے والا محنت کش جانور ہے جو ہاتھی یا گھوڑے کی طرح امیر طبقات کی بجائے غریب افراد کے زیر استعمال رہتا ہے۔ یہ جانوران ذرائع آمد و رفت میں بھی کام آتا ہے جسے دیہات کے لوگ سواری یا بار برداری کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے گدھا کے مذکورہ معانی فی الاصل غریب طبقات اور محنت کش افراد کی تضحیک کے عکاس ہیں:

سہل میں یہ بھی مل گئی جو بلا
تب بھی سمجھا نہ ہائے کچھ وہ گدھا

(شاہ حسین حقیقت، "ہشت گلزار: مثنوی ہشت گلزار" ص90)

"نانی اماں تم کو کیا جواب دوں، لکھنے والا گدھا تھا"

(احمد حسین قمر، "طلسم ہوش ربا، جلد ششم" ص100)

### گدھا برسات میں بھوکا مرے

بے وقوف آدمی اپنی بے وقوفی کی وجہ سے بھوکا مرتا ہے، ریل پیل میں بھی بدقسمت کو کچھ نہیں ملتا۔

### گدھا بنانا

بے وقوف بنانا، احمق بنانا

### گدھا بننا

بے وقوف بننا، سخت محنت کرنا

### گدھا پانی پیے گھنگھول کے

بے وقوف کام کرتا ہے تو خرابی سے، گندے آدمی کو نصیحت کے طور پر کہتے ہیں۔

**گدھاپن**

بے وقوفی، حماقت، نادانی

**گدھا پیٹے سے گھوڑا نہیں ہوتا**

بے وقوف کوششوں سے بعد بھی عقل مند نہیں ہو سکتا، اصلیت نہیں بدل سکتی۔

**گدھا چند**

ناداں، احمق یا بے وقوف

**گدھا دلدل میں پھنسنا**

کسی ایسے جھگڑے میں پھنسنا جس سے نکلنا بہت مشکل یا ناممکن بات ہو، کسی بڑے قضیے میں اُلجھنا جس کوئی مفر نہ ہو۔

**گدھا دھوئے سے بچھڑا نہیں ہوتا**

کمینہ محض لباس سے شریف نہیں بن سکتا ہے۔ زیبائش و آرائش سے بُری چیز اچھی نہیں ہو سکتی۔

**گدھا کیا جانے زعفران کی قدر**

نالائق، نااہل اور بے وقوف کو اچھی چیز یا جاہ و منصب کی قدر نہیں ہوتی، غیر متعلق افراد شخص کسی چیز کی قدر و قیمت کیا جانے۔

**گدھا کھائے کھیت نا ہر لو کے نا پر لو کے / گدھے کے کھائے کھیت نہ ہر لو کے نہ پر لو کے**

لائق کے ساتھ نیک سلوک کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

**گدھا کھجاون**

ایک احمق کا دوسرے احمق کو سراہنا، ایک بے وقوف کا کسی دوسرے بے وقوف کی خوشامد کرنا۔

**گدھا کھرسا / کھرسے میں موٹا ہوتا ہے**

بے وقوف کو رنج کے موقع پر خوشی اور خوشی میں رنج ہوتا ہے۔

**گدھا گدھے کی پیٹھ کھجاتا ہے**

گدھے کو گدھا کھجاتا ہے۔

**گدھا گیا دم کی تلاش میں کٹا آیا کان**

احمق اپنے نقصان کی تلافی کے لیے کوشش کرتا ہوا نقصان کر بیٹھا۔

**گدھا گھوڑا ایک بھاؤ/ برابر/ یکساں**

اچھی اور بری چیز میں کوئی تمیز نہیں۔ بے انصافی اور ناقدرشناسی کے موقع پر مستعمل ہے۔

**گدھالوٹن**

وہ جگہ جہاں گدھا تکان اُتارنے کے لیے لوٹتا ہے، (عوام کا خیال ہے کہ اگر کوئی اس زمین پر سے گزرے تو گدھے کی تکان اس شخص کو چڑھ جاتی ہے اور اس کے پاؤں میں درد ہونے لگتا ہے۔)

**گدھا مکے سے پھر آوے وہ حاجی نہیں ہوتا**

برا شخص ہمیشہ برا ہی رہتا ہے۔

**گدھوں پر بار ڈالنا**

نااہل انسانوں کو فریب دینا

**گدھوں پہ علم لادنا**

بے وقوف کو علم ہونا، علم سیکھنا مگر عمل نہ کرنا

**گدھوں سے بدتر**

نہایت برا، بہت کم عقل، بہت ہی احمق

**گدھوں سے کھیت چروانا**

غیر مستحق لوگوں پر انعام واکرام کرنا، غیر مستحق لوگوں سے اچھا سلوک کرنا

**گدھوں سے ہل چلیں تو بیل کا ہے کو/ کیوں بسائیں**

اگر نادانوں سے ہنرمندوں کا کام نکلے تو ہنرمندوں کو کون پوچھے۔

**گدھوں کا/ کے ہل پھروانا/ چلانا**

تباہ وتاراج کردینا، اُجاڑ دینا، اینٹ سے اینٹ بجادینا، تباہی مچانا

**گدھوں کو خشکا کھلانا**

بے وقوفوں اور نااہل لوگوں کو بڑا رتبہ دینا

**گدھی بھی جوانی میں بھلی لگتی ہے/ معلوم دیتی ہے**

جوانی میں بدصورت بھی خوبصورت لگتا ہے۔

**گدھی/ گدھے کی بچی/ بچہ**

بے وقوف، نالائق عورت یا مرد

**گدھے پر اُلٹا سوار کرنا**

برسرِ عام رسوا کرنا، بے عزت کرنا، بدنام کرنا (پرانے زمانے کی ایک سزا کہ مجرم کا منہ کالا کر کے اُلٹا گدھے پر سوار کر کے سارے شہر میں پھرایا کرتے تھے۔)

**گدھے پر چڑھانا/ رسوا کرنا**

رسوا کرنا، بدنام کرنا، سزا دینا

**گدھے پر چڑھنا/ سوار ہونا**

گدھے کی سواری کرنا

**گدھے پر دم کی طرف منہ کر کے سوار ہونا**

بے عزت ہونا، رسوا ہونا

**گدھے پر کتابیں لادنا/ لدھنا**

بے وقوف کو علم ہونا، علم سیکھنا مگر عمل نہ ہونا، نالائق کو اعلیٰ کام ملنا

**گدھے کا باپ ہونا**

گدھے سے بڑھ کر ہونا، بولی بولنے میں گدھے سے بڑھ کر ہونا

**گدھے کا بوجھ**

بے کار، بے مصرف چیزیں

**گدھے کا جینا تھوڑے دن بھلا**

نالائق یا مصیبت زدہ جلد مر جائے تو اچھا ہے۔

**گدھے کا کھایا/کھیت پاپ نہ پُن**

بے موقع روپیہ اُٹھانے اور نالائق کے ساتھ سلوک کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا، ایسے کام کی بابت کہتے ہیں جس میں کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

**گدھے کا گدھا**

جاہل کا جاہل، بالکل بے وقوف، احمق

**گدھے کو آدمی بنانا**

بے وقوف کو عقل مند بنانا، نالائق کا لائق کر دینا، تعلیم و تربیت کرنا

**گدھے کو باپ بنانا**

ضرورت کے وقت بے وقوف یا نااہل کی عزت کرنا

**گدھے کو پوری حلوا**

بے وقوف کو رتبہ

**گدھے کو خشکا بھانا**

بے وقوف اور نااہل کو نوازنا، غیر مستحق کے ساتھ حسن سلوک کرنا

**گدھے کو سر چڑھانا**

کم ظرف کو اعزاز بخشنا

**گدھے کی آنکھوں میں نُون دیا اس نے کہا میری آنکھیں پھوڑیں**

نادان کے ساتھ بھلائی کی اس نے کہا الٹی تکلیف دی، بے وقوف کے ساتھ احسان کرنا بھی بے فائدہ ہے۔

**گدھے کی دوستی یہی ہے کہ لاتیں مارے**

بے وقوف کی دوستی میں نقصان ہوتا ہے۔

**گدھے کی موت مرنا**

نہایت بری موت مرنا

**گدھے کی یاری، لات کی سنسناہٹ**

بے وقوف کی دوستی میں بہت نقصان ہوتا ہے۔

**گدھے کے سر سے سینگ**

کسی چیز کا نام ونشان معدوم ہونا

**گدھے کے/کھلائے کا پاپ نہ پُن**

بے وقوف پر احسان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

**گدھے گھوڑے برابر**

کسی چیز کی کوئی اہمیت نہ ہونا، اچھے برے میں کوئی فرق نہ ہونا

**گدھے گھوڑے کی تمیز اُٹھانا**

ادنیٰ اور اعلیٰ میں تمیز نہ کرنا، اہلِ ہنر اور بے ہنر کو یکساں سمجھنا

**گشتی**

بدچلن، بدکردار عورت

یہ لفظ گشتے کی تانیث ہے۔ گشتے خانہ بدوش یا بنجارے لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ سماج میں ان کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ یہ لوگ عموماً فن گائیکی سے اپنا رزق کماتے ہیں۔

"اگر میں یہ باتیں نہیں سنتی ہوں تو میں ایک مادر زاد حرامزادی کتیا ہوں، رنڈی اور گشتی ہوں۔"

(کرشن چندر، "ایک عورت ہزار دیوانے"، ص 56)

**گشت ناچنا**

برات کے آگے باچنے والے اہلِ فن کا گروہ

**گشت منڈلی**

شہر شہر تماشے دکھانے والی جماعت، گھوم پھر کر تماشا دکھانے والی کمپنی

**گنوار**

احمق، نادان، بے وقوف، غیر مہذب، غیر متمدن، ناشائستہ، بدسلیقہ

گنوار کا لغوی مطلب گاؤں کا باشندہ ہے۔ استعماری تصورات میں جہاں منصب اور معاشی حیثیت کی بنیاد پر تعصب کا اظہار کیا جاتا ہے وہاں علاقہ یا مکان کو بھی ایک خاص اہمیت دی جاتی رہی ہے اور اس کا تسلسل بہت حد تک آج بھی قائم ہے۔

اقتصادی یا سیاسی طور پر کوئی بھی علاقہ جسے مرکزی حیثیت مل جائے اس کے باشندے ایک خاص نفسیاتی برتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چناں چہ وہ کسی بھی ایسے خطے جو ترقی یافتہ نہیں خیال کیے جاتے وہاں سے آنے والے افراد کے لیے تحقیری رویہ اختیار کرتے ہیں۔ گنوار ایسے الفاظ مذکورہ استعماری رویے کے عکاس ہیں۔

ہند و پاک میں انتظامیہ کے علاوہ تعلیم، صحت اور میڈیا سے وابستہ ادارے چونکہ دارالحکومتوں میں قائم کیے گئے لہٰذا ان شہروں کے باشندوں میں بھی ایک عجیب طرح کا حاکمانہ احساسِ تکبر پیدا ہوا اور بڑائی کا یہ احساس ادب میں بھی سامنے آیا جس کا ایک مظہر "مضافاتی ادب" ایسی استعماری اصطلاح ہے۔ فی زمانہ ٹیکنالوجی اور ذرائع ابلاغ کی وسعت نے ہر خطے میں وسائل کی برابر فراہمی کا احساس ہی بیدار نہیں کیا بلکہ اس کے امکانات بھی پیدا کیے ہیں۔ ایسے میں گنوار، پینڈو اور مضافاتی ایسے الفاظ کی منحوس استعماری حیثیت آخری سانسیں لے رہی ہے۔

تو جاؤ شہر میں لاکھوں گنوار پھرتے ہیں
اگر پسند نہیں رہنا مجھ ذہین کے ساتھ

https//:www.facebook.com/adbiwirsa/posts/1398075746997202

(فرحت عباس شاہ)

"کوئی شخص جس قدر درسی علوم کا فاضل ہوتا ہے اسی قدر جذبات کے معاملے میں گنوار ہوتا ہے۔"

(ڈی ایچ لارنس، "فکشن، فن اور فلسفہ" مترجم: مظفر علی سید، ص 25)

گنوار پن

جہالت، اُجڈ پن، نادانی، بے وقوفی، اکھڑ پن

**گنوار کالٹھ**

جاہل بے وقوف، اُجڈ

**گنوار کا ہانسا توڑ دے پانسا**

بے وقوفوں کا مذاق بھی نقصان دہ ہوتا ہے، ایسے شخص سے بہت خلط ملط نہ رکھنا چاہیے جس سے ضرر پہنچے۔

**گنوار کو گانٹھ کا دیجے/ دیجیے عقل نہ دیجے/ دیجیے**

گنوار کو نقد دے دینا چاہیے نصیحت نہیں کرنی چاہیے کیوں کہ اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا، گنوار کو کچھ دانائی کی قدر نہیں ہوتی۔

**گنوار کی عقل گُدی میں ہوتی ہے**

جاہل بغیر سزا کے سیدھا نہیں ہوتا

**گنوار گنا نہ دے بھیلی دے**

بے وقوف بحث کر کے نقصان اُٹھاتا ہے۔

**گنوار گوں کا یار**

خود غرض آدمی اپنے مطلب کا یار ہوتا ہے۔

**گنوار گھڑا**

جاہل، اجڈ، کندہ ناتراش شخص

**گنوار باتیں**

غیر معیاری زبان میں باتیں، غیر مہذب گفتگو

**گنوار بولی/ زبان**

غیر معیاری بولی، دیہاتی بولی، غیر مہذب زبان

**گونگا**

بیان کا حق نہ ادا کر سکنے والا، خراب زبان، منافق

دستور یہاں بھی گونگے ہیں فرمان یہاں بھی اندھے ہیں

اے دوست خدا کا نام نہ لے ایمان یہاں بھی اندھے ہیں

(ساغر صدیقی، "کلیاتِ ساغر"، ص 87)

"زبان ایسی گونگی کہ نفسِ مطلب کو شاعرانہ زبان میں ادا نہیں کر سکتا، ٹھونس ٹھانس کے تک بندی کر لیتا ہے۔"

(یاس یگانہ چنگیزی، "غالب شکن، مکتوب یگانہ"، ص 2)

**گونگی جورو بھلی، گونگا ناڑیل نہ بھلا**

گونگی بیوی اچھی ہے مگر بے آواز حصہ اچھا نہیں۔

**گونگے کا اشارہ گونگا ہی خوب پاتا ہے، سمجھے**

ہر جنس اپنی ہی جنس میں خوب میل کھاتی ہے واقف کار ہی بات سمجھتا ہے۔

**گونگے کا گڑ کھٹا، نہ میٹھا**

جو کوئی بات ظاہر نہ کر سکے وہ اچھی ہے یا بری، کیا معلوم ہو سکتا ہے۔

**گونگے کا گڑ کھلان**

بولنے سے عاجز کر دینا، خاموش کر دینا، گپ چپ کی مٹھائی کھلا دینا

**گونگے کی بات**

وہ بات جس کا اظہار نہ کیا جا سکے۔

**گونگے کی داستان**

ان کہی داستان، نا قابلِ فہم بات یا امر

**گونگے کی مٹھائی**

ایسی لذت یا ایسا لطف جو بیان سے باہر ہو، گونگی کی مٹھائی

**گونگے نے سپنا دیکھا، من ہی من پچھتائے**

جس کسی بات کے بیان کرنے کو جی چاہے اور بیان نہ ہو سکے تو کہتے ہیں۔

**گونگے نے سپنا دیکھا، من ہی من میں پچھتائے**

جس بات کو بیان کرنے کو دل چاہے، مگر آدمی بیان نہ کر سکے تو دکھ ہوتا ہے۔

# ل

## لاٹ

امیر، رئیس، بڑا انگریز، گورا افسر، قابلِ احترام

نو آبادیاتی عہد میں فرنگی استعماریت کے زیرِ اثر اُردو میں جن الفاظ کو فروغ ملا ان میں لاٹ کا لفظ مروج ہوا۔ یہ انگریزی لفظ Lord کی تارید ہے۔

کبھی لاٹ صاحب ہیں مہمان اس کے
کبھی لاٹ صاحب کا وہ مہماں ہے

(اکبر الہ آبادی، "کلیاتِ اکبر"، ص 78)

"جب طوائف کے گانے پر لاٹ صاحب نے واہ، واہ کی صدا بلند کی تو ساتھ ہی جیب سے پانچ روپے کا نوٹ نکال لیا۔"

(تنویر احمد ملک)

https//:www.humsub.com.pk/256422/tanveer-ahmad-18/

**لاٹ بہادر**

لاٹ صاحب جو زیادہ مستعمل ہے۔

**لاٹ صاحب**

لفٹیننٹ گورنر، گورنر جنرل، وائسرائے

**لاٹ صاحب کے دفتر**

وہ دفتر جہاں لاٹ صاحب کے سیکرٹری کام کریں، سیکریٹریٹ

**لاٹ صاحب کے تن کی محافظ**

وہ فوج جو لاٹ صاحب کی حفاظت کرے، باڈی گارڈ

**لاٹ صاحب کے دفتر کا دالانشا**

لاٹ صاحب کا دفتر، سیکریٹریٹ

لاٹ صاحبی

حکومت، شان و شوکت، رعونیت نیز افسری، گورنری

لاٹ کی جنی

گورنر یا وائسرائے کی بیٹی، امیر کبیر عورت

لاٹ مصاحب

گورنر جنرل یا کمانڈر انچیف کا ایڈی کیمپ، مشیر سلطنت، اُمورِ سلطنت کی انجام دہی میں مشورہ دینے والا

لنگ

نقص، خرابی

جو سیم و زر کی فکر میں قدم اپنا گھسا سو پھسا
اپس کی منزلِ مقصد کو کیوں کہ پہنچے لنگ

(ولی "کلیاتِ ولی" نسخہ ہاشمی، ص 335)

"اُردو زبان کا دامن اتنا وسیع نہیں کہ اعلیٰ تعلیم بالخصوص سائنسی و فنی تعلیم اس زبان میں دی جا سکے لیکن یہ محض ایک عذر لنگ ہے۔"

(سید محمد سلیمان)

http//:nlpd.gov.pk/uakhbareurdu/june2011/3.htm

لنگ پائی

لنگڑا پن

لنگ ہونا

پاؤں میں نقص ہونا، لنگڑا ہونا

لُولا لنگڑا

بے کار، ناکارہ، کمزور، ناقص، نامکمل، فضول، ہر طرح سے ناقص۔

وائے کس طرح کا یہ ڈولا ہے
یہ مُوا ہاتھ سے تو لُولا ہے

(اشرف علی خاں فغاں "دیوانِ فغاں" مرتبہ: صباح الدین، ص 254)

"لارڈ جان رسل نے بھی اپنی لنگڑی دلیل سے اپیل کی۔"

(ذکاء اللہ دہلوی، "سوانح عمری ملکہ وکٹوریا" بمبئی: مطبع جہانگیری، ص 138، سن 1904ء)

**لنگڑا بٹیر/لنگڑی کٹو، آسمان پر گھونسلا**

اتنی لیاقت نہیں جتنی خواہش ہے۔

**لنگڑی دلیل**

کمزور دلیل

**لنگڑی گھوڑی، مسور کا دانہ**

اتنی لیاقت نہیں جتنا دماغ ہے۔

**لنگڑیال**

لنگڑے کی آل اولاد، لنگڑے کا خاندان

**لنگڑے لولے گئے برات، بھات کے بربا کھائیں لات**

اگر کوئی ایسا کام کرے جو اس کی حیثیت سے بڑھ کر ہو تو ذلت اُٹھاتا ہے۔

**لنگڑے نے چور پکڑا، دوڑیو بے اندھے/راندھے میاں**

دونوں ہی نکمے ہیں۔ کوئی ناممکن بات کہے تو کہتے ہیں۔

## م

**مابدولت**

کلمہ نخوت جو بادشاہ اپنی ذات کے لیے استعمال کرتے تھے۔

"یورپ نے کہا جیسے قبلہ کی مرضی۔ آپ نے کہا مابدولت یورپی یونین میں تو رہیں گے مگر شنگن معاہدے میں شامل نہیں ہوں گے اور بارڈر کنٹرول اپنے ہاتھ میں رکھیں گے۔"

https//:www.bbc.com/urdu/pakistan/2016/06/160626_baat_se_baat_tk

## مخدوم

جس کی خدمت کی جائے، لائقِ تعظیم، آقا، مالک،

عہدِ ملوکیت میں صاحب ثروت طبقات غریب اور بے کس افراد سے مختلف کام بغیر معاوضے کے لیتے تھے، یہ لوگ خادم کہلاتے تھے۔ اس رعایت سے بعض مقتدر طبقات نے اپنے احترام اور تکریم کے لیے مخدوم لفظ کو نا صرف یہ کہ باقاعدہ رواج دیا بلکہ اپنے ناموں کے مستقل سابقے کے طور پر بھی استعمال کیا۔

بہت پہلے بہت سی برکتیں لے کر
ہمارے گاؤں میں مخدوم آتے تھے

(طاہر شیرازی، "انحراف" ،ص 16)

"جناب نواب صاحب عالی مناصب مخدوم ومکرم ومحتشم سلامت تسلیم۔"

(نواب مرزا داغ دہلوی، "زبان داغ" ،ص 37)

مخدومنا

میرے آقا، میرے مالک

مخدومہ جہاں

بادشاہ کی والدہ

## مرد

بہادر، حریف، اہل، لائق، شایان، شریف، عالی خاندان، خاندانی، سورما

انسانی سماج میں مردوں کے غلبے کے باعث صنفی سطح پر جن استعماری تصورات کو فروغ ملا، ان کی وجہ سے بہادری، شجاعت اور غیرت کے جملہ مفاہیم لفظ مرد سے جڑ گئے۔ اُردو زبان میں متعدد الفاظ، تراکیب، محاورات اور ضرب الامثال ایسی ہیں جن میں صنفی لحاظ سے قدیم سماجی تصورات کا بیانیہ موجود ہے اور ان کے ذریعے مرد کی صنفی برتری اور اس کے برعکس تانیثی کمتری کے احساسات کو ظاہر کیا گیا ہے مثلاً لغات میں مرد کے دیے گئے معانی میں صرف اُس کا صنفی معنی درج نہیں بلکہ بہادری، برتری، شان وشکوہ اور شوکت وسطوت کے اُن تمام تر تصورات کا عکس

دیکھا جاسکتا ہے جو ماضی قدیم سے انسانی معاشرے میں موجود ہیں۔

میں بھاگتا ہوں دنیا آ آ کے ہے لپٹتی
آتش مجھی کو شاید اس نے ہے مرد پایا

(آتش، "کلیاتِ آتش" نسخۂ فاضل، ص275)

"مرد ایسے موقعوں پر خون کر دیتے ہیں اور نامرد خودکشی۔"

(مشتاق احمد یوسفی، "آب گم"، ص353)

**مردافگن**

مرد کو گرانے والا، مرد کو مغلوب کر دینے والا، قوی، پرزور

**مردآدمی**

شریف، بھلامانس، شائستہ، مہذب آدمی، قابلِ اعتبار آدمی

**مردآدمی پن**

شرافت، شائستگی، بھل منسائی، مرد کی آدمیت

**مردآرائی**

مردانگی، جواں مردی

**مردآزما**

بڑے بڑے مردوں کو آزمائش میں ڈالنے والا، طاقتور، قوی، زورمند

**مردآسا**

مرد کی طرح

**مردآفریں**

مرد پیدا کرنے والا، بہادروں کو جنم دینے والا

**مردآہنی**

فولاد طاقت رکھنے والا آدمی، نہایت قوی آدمی، بہت بہادر آدمی۔

**مرد بچہ**

بہادر آدمی کا بیٹا، بہادر، دلیر، جواں مرد

**مرد بننا**

بہادری دکھانا، نڈر ہونا

**مرد پن/ پنا**

آدمیت، انسانیت، مرد کی خاصیت

**مرد تمام**

مرادنہ صلاحیتوں میں کامل آدمی، مکمل مرد

**مرد جری**

بہادر آدمی، دلیر مرد

**مرد جنگی**

جنگ جو آدمی، جنگ لڑنے والا انسان، سپاہی

**مرد جو منہ سے کہتے ہیں وہی بات کرتے ہیں**

شریف آدمی اپنی بات سے نہیں پھرتے ہیں۔

**مرد ساٹھا اور پاٹھا**

مرد ساٹھ سال کا ہو جانے پر بھی جوان رہتا ہے، مرد پر بڑھاپا دیر سے آتا ہے۔

**مرد شناس**

توانا آدمی، مضبوط آدمی

**مرد کار**

وہ شخص جو کاموں کو اچھی طرح انجام دے۔

**مرد کا راج**

مردوں کا راج، مردوں کی حکومت۔

**مرد کار آمد**

کام کا آدمی، وہ شخص جو کاموں کو اچھی طرح انجام دے۔

**مرد کا نام مردسے بہتر ہے**

مرد سے زیادہ اس کے نام کا رعب یا اثر ہوتا ہے۔

**مرد کی بات**

صحیح یا معقول بات، باوزن بات یا معاملت

**مرد کی بات اور گاڑی کا پہیہ آگے (کو) چلتا ہے**

شریف اپنے اقرار سے پھرتے نہیں ہیں، شریف جو وعدہ کرتا ہے ہے اسے ضرور پورا کرتا ہے۔

**مرد کی بات ہاتھی کا دانت ہے**

شریف لوگ اپنی بات سے نہیں پھرتے ہیں۔

**مرد کی ذات**

مرد کی جنس، جس میں جرات، ہمت اور دلیری ہوتی ہے۔

**مرد کی موت نامرد کے ہاتھ**

کبھی کمزور آدمی طاقت ور آدمی کو مار لیتا ہے۔

**مرد مارے مرد کو نامرد مارے بیلے کو**

نامرد کمزور سے لڑتا ہے۔

**مرد مرے نام (پر) کو نامرد مرے نان (پر) کو**

جوان مرد آدمی نیک نامی کی خاطر جان سے گزر جاتا ہے۔ لیکن کمینہ آدمی روٹی کے ٹکڑوں پر مرتا ہے۔

**مردوار**

مردوں کی طرح، مردانہ وار، بے جگری سے

مرد وہ ہے جو دے اور نہ لے اور نیم مرد وہ ہے جو دے اور لے نامرد وہ ہے جو نہ دے اور نہ لے

بہادر وہ ہے جو دیتا ہے یعنی سخاوت کرتا ہے مگر کسی سے لیتا نہیں، نیم بہادر وہ ہے جو دیتا بھی ہے اور لیتا بھی ہے، بزدل اور نالائق وہ ہے جو لیتا تو ہے مگر دیتا کسی کو نہیں۔

**مرد ہونا**

عورتوں کا پردے میں جا کر مردوں کا آنا

**مردانگی**

مرد پن، مرد مزاجی، بہادری

**مردانہ**

مرد کی طرف منسوب یا متعلق، مرد سے نسبت رکھنے والا، مردوں کا سا

**مردانہ باش**

مردوں کی طرح رہو، مرد بنو، بہادر بنو، جرأت دکھاؤ

**وقت پر بھاگ جانا مردانگی نہیں ہے**

لڑائی اور مصیبت کے وقت ہٹ جانا بزدلی ہے۔

**مردانہ برتاؤ**

مردانگی کا رویہ، بات کی پچ کرنا

**مردانہ پن**

مردوں کی سی چال ڈھال، لب ولہجہ اور قد وقامت کے لحاظ سے مردوں جیسا۔

**مردانہ چال**

مردوں کی سی رفتار

**مردانہ عزائم**

پختہ حوصلے اور ارادے، حوصلہ مندانہ سوچ وفکر، بلند حوصلے۔

**مرادنہ غرور**

مردانہ تبختر

مردانہ کام

بڑی ہمت کا کام، مردوں کا کام

مردانہ وار

مردوں کے مانند، بہادرانہ، دلیرانہ، جرأت کے ساتھ

مردانی

بہادر عورت، مردوں کے سے کام کرنے والی عورت نیز چالاک

مردانہ آدمی

بہادر شخص، دلیر یا جرأت مند

مردانِ مرداں

بہادر شخص، مرد آدمی

مردانیت

نر یا مرد ہونے کی حالت، مردانہ پن

مسخرہ

چھچھورا، خفیف الحرکات، ہنسوڑ، بھانڈ، بے وقعت آدمی، وہ شخص جس پر لوگ اس کی حرکات وہیت کزائی اور حاضر جوابی وغیرہ کی بنا پر ہنسیں، ظریف جو کہ عموماً درباری ملازم ہوتا تھا۔

عربی لفظ مُسَخَّرہ جس کا معنی تسخیر کیا گیا، تابع کیا گیا، بیگار لیا گیا، بلا اُجرت کام لیا گیا ہے۔ انگریزی لفظ ماسک (Mask) اور ماسکوریڈ (Masquerade) یعنی نقاب پوش تماشائیوں کا ہجوم لفظ مسخرہ ہی سے ماخوذ ہیں۔

عربی میں بدو صحرائی محنت کشوں کو کہتے ہیں۔ ان کو غلام کی حیثیت سے مُسَخَّرہ کہا گیا۔ ان سے کام بھی لیا جاتا مذاق بھی اُڑایا جاتا۔ اس رعایت سے سحر کا لفظ مذاق کے معنوں میں مستعمل ہو گیا۔ قرآن میں یہی لفظ بہ طور طنز غاصب طبقے کے لیے استعمال ہوا۔ سورۂ اعراف میں ارشاد ہوا:

"وہ خوب جانتا ہے (ان کنجوس دولت مندوں کو) جو برضا و رغبت دینے والے اہلِ ایمان کی مالی قربانیوں پر باتیں چھانٹتے ہیں اور ان کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

جن کے پاس (راہِ خدا میں دینے کے لیے) کچھ نہیں ہے جو وہ اپنے اوپر مشقت برداشت کرتے ہیں۔ اللہ ان مذاق اُڑانے والوں کا مذاق اُڑاتا ہے۔"

(سورۂ اعراف، آیت نمبر 79)

انگریزی میں صحرائی بدوؤں کو moor کہتے ہیں۔ سپین میں Morisco کی اصطلاح اُندلس پر مسیحیوں کے قبضے کے بعد عربوں کے لیے تادیر استعمال ہوتی رہی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ عرب محکوموں سے بیگار کے کام لیے جاتے ہوں اور ان کا مذاق اُڑایا جاتا ہو:

کون سا سید بنا ہے مسخرہ
گھر بہ گھر بجز پنیر و قرض خواں

(سودا، "کلیاتِ سودا"، ص338)

"رنڈی دل میں سوچی کہ مسخرہ بڑا ہی بزدلا ہے۔"

(فقیر گوبند سنگھ عندلیب، "نغمۂ عندلیب"، ص31)

**مسخرہ بازی**

مسخرہ پن

**مسخرہ بنانا**

بے وقوف بنانا

**مسخرہ پن**

ہنسی، ٹھٹھول، سفلہ پن

**مسخری**

ہنسی مذاق، ایسی صورت، حالت یا عمل جس پر لوگ ہنسیں، مسخرہ پن، ٹھٹھول، تمسخر

**مسخری باز**

ہنسی باز یا دل لگی کرنے والا، ہنسانے والا، مسخرہ

**مسخری کرنا**

ہنسی مذاق کرنا، دل لگی کرنا

**مسخرے میں اڑا ڈالنا/ اڑانا**

کسی بات کا مذاق میں ٹال جانا، کسی بات کا جواب دینے کی بجائے اسے مذاق میں ٹال دینا

**مسخری مسخرے منہ بنانا**

ایسی صورت بنانا کہ ہنسی آئے۔

**مصلی**

نیچ، گھٹیا، نو مسلم خاکروب جو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے میلا اُٹھانا چھوڑ دیتے ہیں اور صرف جھاڑو دیتے ہیں۔

مصلی فی الاصل ایسے افراد کہلاتے ہیں جو نہایت چھوٹے پیشوں سے وابستہ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہندوستان میں مسلمانوں کے داخل ہونے کے بعد مسلمان ہوئے، لیکن معاشی لحاظ سے ترقی کے مواقع نہ دیے گئے۔ یہ وہ نو مسلم خاکروب ہیں جو میلا اُٹھانا چھوڑ دیتے ہیں اور صرف صفائی کا کام کرتے ہیں۔ معاشی لحاظ سے نہایت کمزور ہونے کی وجہ سے ان کے رزق کا ایک بڑا وسیلہ وہ کھانا رہا ہے جو کسی میت کی فاتحہ کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ غلام اکبر ملک لفظ مصلی کی وجہ تسمیہ اور اس قوم کے ماضی و حال کے بارے میں یوں تفصیل بیان کرتے ہیں:

> "مصلی پاکستان کے ہر قریہ، ہر گاؤں اور شہر میں موجود ہیں اور اس خطے کی قدیم ترین قوم ہیں۔ خصوصاً پنجاب میں یہ واحد قوم ہے جو قدیم دراوڑ قوم کی باقیات کا عمدہ نمونہ ہے گویا اس سرزمین اور خطے کی اصل مالک یہی قوم ہے اور اس قوم کی تاریخ اس خطے کی تاریخ کا ایک درخشندہ باب ہے۔ صدیوں پہلے اسی قوم نے اس سرزمین پر تمدن کی بنیادیں اُستوار کی تھیں۔ دورِ قدیم میں اس خطے کو اگر سونے کی چڑیا کہا جاتا تھا تو یہ اسی قوم کا کمال تھا جس نے یہاں کی بنجر بیابان آبادی اور جنگلات کو کاٹ کر قابلِ کاشت بنایا تھا اور اس قوم کی شبانہ روز کی کاوشوں نے اس سرزمین کو گویا سونا اُگلنے والی سرزمین بنا دیا تھا۔ لفظ مصلی کی اصل عربی ہے۔ یہ غالباً مصلیٰ (جائے نماز) سے ہی نکلا ہے۔ لیکن مصلی قوم کو مصلی کس وجہ سے یا کس نسبت سے کہا جاتا ہے؟۔ اس بارے میں وثوق کے ساتھ کوئی رائے قائم نہیں کی جا

سکتی۔ بہر کیف اس ضمن میں حسب ذیل دو آراء قائم کی گئی ہیں۔ (الف) جب یہ قوم مسلمان ہوئی تو نماز پڑھنے کی وجہ سے غیر مسلم اور خصوصاً ہندو اقوام نے انہیں مصلی کہنا شروع کر دیا۔ (ب) اس قوم کا ماضی میں عمومی پیشہ کھجور کے پتوں اور نرسل وغیرہ سے چٹائیاں یا نماز کی صفیں بُننا رہا ہے جس کی وجہ سے یہ مصلی مشہور ہو گئے۔ ہماری نظر میں اوّلا الذکر رائے میں زیادہ وزن نہیں ہے۔ اگر نماز پڑھنے کی وجہ سے ہندو قوم نے انہیں مصلی کہنا شروع کیا تھا، تو سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ ہندوؤں نے یہ لقب باقی ماندہ مسلمانوں اور خصوصاً ہندی نومسلموں کو کیوں نہ دیا؟ جہاں تک چٹائیاں بننے کی بات ہے تو پنجاب کے مصلی اگرچہ زیادہ تر زراعت، کاشتکاری سے وابستہ رہے ہیں، تاہم دریاؤں کے کنارے جہاں نرسل کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے، وہاں کے مصلی عموماً چارپائیاں اور چٹائیاں بنتے ہیں اور اسی پیشہ سے منسلک ہے۔ اس بنا پر مصلیوں کے متعلق یہ رائے کہ یہ لوگ چٹائیاں بننے کے پیشہ سے وابستگی کی بنا پر مصلی مشہور ہوئے، حقیقت سے قدرے قریب تر نظر آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پنجاب کے مصلی مختلف پیشوں سے وابستہ ہیں۔ چٹائیاں بننا، بان و نرسل کی چارپائیاں بننا، درختوں کی شاخوں سے ٹوکریاں بنانا، کھجور کے پتوں سے چنگیریں، بریڈ باکس اور دیگر کئی قسم کی گھریلو استعمال کی اشیاء بنانا، بان کی رسیاں بنانا، نرسل کے خیمے چھتیں بنانا اور بٹائی پر فصلیں کاشت کرنا ان کے عمومی پیشے رہے ہیں۔ خصوصاً کاشتکاری ان کا بڑا پیشہ ہے۔ دیہاتوں میں زمیندار عموماً انہیں لوگوں سے زمینوں کی دیکھ بھال اور فصلوں کی کاشت کا کام لیتے ہیں اور یہ اس قوم کا صدیوں پرانا پیشہ ہے۔ مصلی قوم بلا کی بہادر ہے۔ پاکستان کے زیادہ تر وڈیرے، چودھری، ملک اور خوانین وغیرہ اپنی ذاتی حفاظت کیلئے یا گھر کی چوکیداری کے لئے عموماً مصلیوں کا ہی انتخاب کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ قوم گزشتہ کئی صدیوں سے غلامی کی زندگی بسر کرتی آ رہی ہے لیکن بہادری و شجاعت کا عنصر اب بھی ان لوگوں میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ ڈر اور خوف تو مصلیوں تو گویا چھو کر بھی

نہیں گزرا۔ بے حد بے باک اور نڈر لوگ ہیں۔ پاکستان کے تمام مصلی اگرچہ مسلمان ہیں اور شاید ہی ان میں کوئی غیر مسلم ہو، تاہم یہ لوگ صرف نام کے مسلمان ہیں۔ زیادہ تر اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ و نابلد ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہاں کے مسلمانوں کا اس قوم کے ساتھ ذاتی تعصب ہے، جو انہیں کبھی اپنی برادری کا حصہ تسلیم نہیں کرتے۔ وگرنہ اسلام کی تعلیمات اس ضمن میں بالکل واضح ہیں کہ کسی گورے کو کسی کالے پر یا کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں میں ذات پات اور طبقاتی تقسیم کا نظام یا رجحان گویا اسلامی تعلیمات کا منہ چڑاتا نظر آتا ہے اور یہ نظام مسلمانوں نے ہندو برہمنوں کے ذات پات والے ننگِ انسانیت نظام سے اپنایا ہے۔ اسلامی تعلیمات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب اس خطہ میں اسلام آیا تو ہندو راجپوت اور دیگر قومیں اگرچہ مسلمان تو ہو گئیں لیکن اُنہوں نے ذات پات کا نظام اسی طرح اپنائے رکھا جس طرح قبل از اسلام کے دور میں ان میں رائج تھا۔ بعد میں دوسرے علاقوں سے حملہ آور کی حیثیت سے اس خطہ میں داخل ہونے والے مسلمانوں نے بھی اسی ذات پات کے نظام کو اپنالیا، بلکہ یہاں پر پہلے سے موجود ذات پات والے نظام کا حصہ بن کر رہ گئے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آج پورے ہندوستان میں ہمیں مسلمان ہی مسلمان نظر آتے۔"

(غلام اکبر ملک کی کتاب ''پاکستان کی سیاہ فام اقوام'' سے انتخاب)

(https//:dunya.com.pk/index.php/special-feature/2012-11-18/491)

"پولیس افسران نے ایک گھر کی تلاشی لینا چاہی تو جواب ملا خبردار یہ چوہدریوں کا گھر ہے کسی مولو مصلی کا نہیں۔"

(ڈاکٹر امجد ثاقب، "مولو مصلی"، ص98)

**مکڑ**

ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والا (استہزائیہ)، پناہ گیر، ہندوستوڑا، تلیر

## مقدر کا سکندر

بہت خوش نصیب، حد سے زیادہ اچھی قسمت والا

سکندر نے ہوسِ اقتدار میں دنیا کے ایک بڑے علاقہ کو فتح کیا، ایک روایت کے مطابق ایک وقت میں تقریباً پوری دنیا اس کے زیرِ نگیں تھی۔ بہت اچھی قسمت والے کو مقدر کا سکندر کہنا ذہنی طور پر ملوکیت کی اقدار اور استعماری طاقتوں سے مرعوب ہونے کی علامت ہے۔

ترے آنچل کی خوشبو اوڑھ کر میں
مقدر کا سکندر ہو گیا ہوں

(ایوب خاور، "تمھیں جانے کی جلدی تھی"، ص76)

"غریب طبقے سے تعلق رکھنے والا ایردوان مقدر کا سکندر کیسے بنا؟ آیئے اس پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں۔"

https//:urdu.alarabiya.net/politics/2014/09/17٪/D9%85٪D9%82٪
D8%AF%D8%B1٪-DA%A9%D8%A7٪-D8%B3%DA%A9%D9%
86٪D8%AF%D8%B1 ڈاکٹر فرقان حمید

## ملک

معزز، شریف، قابلِ احترام

ایک خطاب جو ہندوستان میں ساربان کے لیے مستعمل ہے؛ بادشاہ، سلطان، فرماں روا، راجہ؛ قبائل میں سردار یا امیر؛ ایک سرکاری عہدہ، گورنر؛ مسلمانوں میں ایک ذات کا نام نیز ایک خطاب جو راجپوتوں اور زمینداروں کے نام کے ساتھ استعمال ہوتا ہے؛ وزرائے اعظم اور اعلیٰ عہدہ داروں کو مصری بادشاہوں کا عطا کردہ ایک خطاب۔

"ملک صاحب ایک عرصے تک گولی مار کے علاقے اس لیے نہ جاتے تھے کہ کہیں کوئی گولی نہ داغ دے۔"

(شہزاد ناصر https//:www.urduweb.org/mehfil/threads)

## مموت

نطفہ، اولاد، جایا (طنزیہ)

اولاد کے لیے یہ لفظ نہ صرف تحقیر کا اظہار ہے بلکہ بعض والدین غصے کی حالت میں اپنی بزرگی کے سامنے اولاد کی ذلیل ترین حیثیت کو ظاہر کرنے کے لیے بہ طور طعنہ اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔

## میراثی

بھانڈ، گویا، ڈوم، مطرب، تماشہ کرنے والا

میراثی کی وجہِ تسمیہ میراث یا ورثہ ہے۔ لغات میں میراثی کے معنی "ورثہ میں ملی ہوئی چیز، میراث پانے والا یا میراث تقسیم کرنے والا" ہے۔ تاریخ القریش کے مصنف لکھتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ میراثی کے معنی میراث تقسیم کرنے والے کے ہیں۔"

(مولانا شہزادہ آزاد سمبڑیالوی، "تاریخ القریش"، ص 34)

میراثی وہ قوم یا طبقہ تھا جو علم الانساب کا ماہر تھا اور وہ کسی بھی فرد یا قوم کے آباؤ اجداد کے بارے میں آگاہی رکھتا تھا اور اس سلسلے میں کسی بھی نوعیت کی معلومات جاننے کے لیے اس سے رجوع کیا جاتا تھا۔ آزاد دائرۃ المعارف وکیپیڈیا کے مطابق:

"اس قوم کے افراد اپنے اہل تعلق کے خاندانوں کے شجرہ ہائے نسب یاد کرنے اور یاد رکھنے میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں، چنانچہ برصغیر میں کسی خاندان کا نسب معلوم کرنا ہو تو ان کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں، نیز شادی بیاہ کی تقریبات اور ناچ رنگ کی محفلوں میں بھی انہیں بلایا جاتا ہے جہاں یہ اپنے فنِ نغمہ سرائی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لفظ "میراثی" اُردو لفظ میراث سے مشتق ہے جس کے معنی وراثت کے ہیں۔

میراثیوں کے کچھ خاندان ہندوؤں میں نچلی ذات سے تعلق رکھتے تھے، پھر وہ مسلمان ہو گئے۔ جبکہ کچھ خاندانوں کا دعویٰ ہے کہ اصلاً وہ ہندوؤں کی چارن برادری سے تھے۔ تیرہویں صدی عیسوی میں ان خاندانوں نے اس وقت کے مشہور

صوفی شاعر امیر خسرو کے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا۔ شمالی ہندوستان کے میراثی پانچ ذیلی گروپوں میں منقسم ہیں: ابل، پوسلا، بیت کٹو اور کالیٹ۔ ان کے رسم و رواج انساب کی ماہر ایک دوسری برادری مسلمان رائے بھٹ سے خاصے ملتے جلتے ہیں۔ میراثی قوم ہی کی ایک برادری پنواڑیا کہلاتی ہے جو اصلاً داستان گو تھی لیکن انہیں گویوں اور بھانڈ کی حیثیت سے بھی یاد کیا جاتا تھا۔

نغمہ سرائی کے دوران میں میراثی قوم پکھواج کا استعمال کرتی ہے، اس بنا پر ان کو پکھواجی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ قوم اپنے متعلقین کے انساب کو حفظ کرنے اور انہیں سینہ بہ سینہ منتقل کرنے میں خاص امتیاز رکھتی ہے۔ اسی بنا پر شادی بیاہ کے معاملات میں ان سے خاص مدد لی جاتی ہے۔ ماہرِ انساب کی حیثیت سے میراثی قوم "نسب خواں" کے لقب سے بھی معروف ہے۔ اس قوم کے افراد شمالی ہندوستان میں ہر جگہ آباد ہیں۔ روایتی طور پر وہ شادی بیاہ کی تقریبات وغیرہ میں لوک گیت گاتے ہیں۔ اس قوم کی کچھ برادریاں کاغذی پھول کی صنعت سے بھی وابستہ ہیں۔ پنجاب کے دیہی علاقوں میں ان کی خوب پزیرائی ہوتی ہے اس لیے وہاں ان کی کثیر آبادی ہے۔ تاہم کچھ برسوں سے بہت سے میراثی پنجاب سے ہجرت کر کے راجستھان، بہار، گجرات، ہریانہ اور مغربی اتر پردیش میں جا بسے ہیں۔

پاکستانی پنجاب میں اب میراثی برادری زیادہ تر عاشورے کی سرگرمیوں میں حصہ لیتی ہے، نوحے (مرثیے) پڑھنا وغیرہ اور وہ اچھے تفریح مہیا کرنے والے بھی ہیں، ان میں سے اکثر ملک کی موسیقار تھیٹر فن کار ہیں۔ زیادہ تر میراثی دو زبانی ہوتے ہیں، یہ اُردو و پنجابی دونوں بولتے ہیں۔ یہ پنجاب بھر میں پائے جاتے ہیں اور بہت سے دیہاتوں میں یہ آباد ہیں۔ شمالی اور وسطی پنجاب کے کچھ میراثی خود کو اب خان کہتے ہیں، جس کو حقیقی خان، بہت برا مانتے ہیں۔"

(https//:u· ·ikipedia.org/wiki/ %D9%85٪DB%8C%D8%B1%D8%A7%D8%AB%DB%8C)

مہمانوں کا وہاں ہجوم کرنا
میراثیوں کا وہ دھوم کرنا

(تقی ہوس "لیلی مجنوں" ص 7)

"سوسائٹی انتظامیہ نے لیجنڈ امان اللہ کے جسدِ خاکی کو سوسائٹی کے قبرستان میں یہ قرار دے کر دفن کرنے سے انکار کر دیا کہ ان کے قبرستان میں کسی میراثی کے لیے جگہ نہیں ہے۔"

(https://www.lafzuna.com/blog/s-17426شہزاد حسین بھٹی

## مینا بازار

وہ بازار جہاں صرف خواتین ہی دکان دار اور خواتین ہی خریدار ہوں، وہ بازار جو شاہی خاندان یا اشرافیہ کی دل بستگی کے لیے ہوتا تھا، عیش وعشرت کی جگہ۔

عہدِ ملوکیت میں بادشاہ اور اُمرا اپنی مستورات کی خریداری کے لیے ایک بازار سجاتے تھے جس میں خواتین دکانیں سجاتی تھیں۔ علی عباس جلالپوری کے مطابق:

"مغلوں کے عہدِ حکومت میں بیگمات یہ بازار سجاتی تھیں جس میں صرف بادشاہ اور شہزادے ہی بار پا سکتے تھے۔ اس میں ہنسی مذاق میں اشیاء کے نرخوں پر تکرار کی جاتی تھی۔ اس بازار میں بیگمات اپنے بیٹوں کے کے لیے لڑکیاں منتخب کیا کرتی تھیں۔"

(علی عباس جلالپوری، "خرد نامہ جلالپوری" ص239

شوق و ترغیب کے سامان ہیں تا حدِ نگاہ
یہ تماشا گہِ عالم ہے کہ مینا بازار

(عبدالعزیز خالد، "برگِ خزاں" ص75

"اُنھوں نے ایک مینا بازار قائم کیا۔۔۔ ان کا اصلی مقصد یہ تھا کہ پردہ میں رہنے والی عورتیں زمانے اور حالاتِ زمانہ سے واقف ہوں۔"

(عبدالحلیم شرر، "مینا بازار" ص9

# ن

## ناک

عزت، آبرو، شرف، وقار، بزرگی، عظمت، ساکھ، بھرم، اعتبار، چوٹی، انتہائی بلندی، عروج، باعثِ فخر، باعثِ افتخار، وجہِ نازش، غرور کا سبب۔

ایک گل اس رنگ و بو کا یاں نظر آتا نہیں
حق تو یہ ہے اے صنم آپ آگرہ کی ناک ہیں

(تجلیاتِ عشق، 1896، ص 171)

"شیو راج سنگھ کو گھوڑی بیٹی کی طرح عزیز تھی۔۔۔ علاقہ بھر کی ناک تھی۔ پورے ضلع کی ساکھ اور اعتبار تھی۔

(ابوالفضل صدیقی، ترنگ، 1987 ص 99)

حبشی یا سیاہ فام اقوام سے متعلق افراد کی ناک چپٹی ہوتی ہے۔ ان کو غلام بنائے جانے کی صورت میں جہاں ان کے رنگ کو ہدف طنز بنایا گیا وہاں ان کی ہیئت جسمانی کا ٹھٹھا بھی اُڑایا گیا اور اس کے مقابلے میں اپنی بدنی ساخت پر ناز و فخر کا اظہار کیا گیا۔ ناک سے وابستہ عزت و تکریم کا مذکورہ تصور بھی اسی فخر و انبساط سے تعلق رکھتا ہے۔

ناک کی کٹائی (Rhinotomy) پوری دنیا میں عدالتی سزا کا ایک ذریعہ تھا، خاص طور پر جنسی زیادتیوں کے لیے، لیکن زنا کے معاملے میں اکثر صرف خواتین پر لاگو ہوتا تھا۔ ابتدائی ہندوستان میں زنا کی سزا کے طور پر ناک کاٹنے کا رواج تھا۔ اہلِ یونان اور رومیوں نے بھی اس پر عمل کیا، لیکن شاذ و نادر ہی۔ یہ رسم بازنطین اور عربوں میں زیادہ رائج تھی، جہاں بے وفا خیال کی جانے والی عورت کو اس سزا کا نشانہ بنایا جاتا تھا جب کہ مرد کوڑے مار کر فرار ہو جاتا تھا اور اکثر شوہر کو جس کی بیوی بے وفائی کرتی تھی اسے جلاد کے طور پر کام کرنے کی ہدایت کی جاتی تھی۔

رومی شہنشاہ جسٹن دوم کو ایک جنرل نے معزول کر کے اس کی ناک کٹوا دی تھی۔ وہ اپنے تخت پر دوبارہ دعویٰ کرنے کے لیے جنگجوؤں کی ایک فوج کے ساتھ واپس آیا، جسے The Cleft-Nosed کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مغربی یورپ میں، میرووِنگیان بادشاہ چائلڈرک (Merovingian) دوم نے اپنے بازنطینی اتحادیوں کے رسم و رواج کے مطابق، گریگوری آف ٹورز کے مطابق، سازش کرنے والوں کی ناک کٹوانے کی مذمت کی، اور ان کو تضحیک کا نشانہ بنایا۔

**ناک اُڑا دینا**

ناک کاٹنا، بے عزت کرنا

**ناک اونچی رکھنا**

عزت قائم رکھنا، سرخ رو رہنا، آن بان سے رہنا

**ناک اونچی رہنا**

عزت قائم رہنا

**ناک اونچی کرنا**

عزت بخشنا، سرخ روئی دینا، شان دوبالا کرنا، عزت بڑھانا، بول بالا کرنا

**ناک اونچی ہونا**

عزت بڑھنا، بول بالا ہونا

**ناک بنا رہنا**

عزت و وقار بنا رہنا، باعثِ فخر ہونا

**ناک پر/پہ سے پیتا/پیسا پھر جانا**

ناک کا چپٹا ہو جانا، ناک کا بیٹھ جانا، چپٹی ناک والے کے بارے میں یہ جملہ بطور پھبتی کہتے ہیں۔

**ناک تو کٹی پر وہ بھی مر گئے/مر لیے**

ہمارا تھوڑا نقصان ہوا دوسرے کے بڑے نقصان کا باعث ہوا۔

**ناک تو کٹی پر وہ خوب ہی میں مری**

ناک کٹوالی مگر ضد نہ چھوڑی۔

**ناک چوٹی کاٹ کر ہاتھ دینا**

نہایت رسوا کرنا، بہت بے عزت کرنا، سخت سزا دینا

**ناک چوٹی کاٹنا**

سخت سزا دینا

**ناک چوٹی کا ڈر**

رسوائی کا ڈر، بے عزتی کا اندیشہ

**ناک چوٹی کتروانا**

سخت سزا دلوانا

**ناک چوٹی کٹنا**

سخت سزا ملنا نیز بدنامی ہونا

**ناک چوٹی کٹوانا**

بے عزتی کروانا

**ناک چوٹی ہاتھ ہونا**

عزت و آبرو کسی کے اختیار میں ہونا

**ناک رکھ لینا/ رکھنا**

عزت رکھنا، ساکھ قائم رکھنا، آبرو بچانا، لاج رکھنا، رُسوا نہ ہونے دینا

**ناک ساک**

عزت، آبرو، نیک نامی، سرخ روئی، اعتبار، بھرم

**ناک سے شیخی جھڑ جانا**

ذلیل ہونا، رسوا ہونا نیز غرور جاتے رہنا

**ناک قلم ہونا**

ناک کٹ جانا

**ناک کاٹ جوتیوں / چوتڑوں تلے رکھنا**

بے شرمی اختیار کرنا، بے حیا ہو جانا

**ناک کاٹ کر پھینکنا**

ناک کاٹنا، بے عزت کرنا، رسوا کرنا

**ناک کاٹ کر نیبو نچوڑنا**

بہت ذلیل کرنا

**ناک کاٹنا**

بے عزت کرنا، ذلیل کرنا، رُسوا کرنا، بدنام کرنا

**ناک کٹی**

بے غیرت، بے شرم، وہ عورت جس کی حیا اُڑ گئی ہو۔

**ناک کٹی مبارک، کان کٹے سلامت**

جس قدر ذلت ہوتی گئی اُس قدر اُسے عزت سمجھنے لگے، سخت بے حیائی کے موقع پر مستعمل۔

**ناک کان سلامت لے جانا**

عزت و آبرو بچا لینا

**ناک کان کاٹنا**

نکٹا اور بوچا بنانا

**ناک کٹانا**

رُسوا ہونا، بدنام ہونا

**ناک کٹائی**

بدنامی، رسوائی، بے عزتی

**ناک کٹ جانا**

بدنامی ہونا، ذلت و رسوائی ہونا، بے عزتی ہونا

**ناک کٹ گئی**

عزت و آبرو خاک میں مل گئی

**ناک کٹنا**

بدنامی ہونا، ذلت ہونا

**ناک کٹوا دینا/ کٹوانا**

بے عزتی کروانا، بے آبرو ہونا

**ناک کٹی**

بدنامی، رسوائی، بے عزتی، خواری

**ناک کٹی بازار میں، میرے گھر خبر نہ کرنا**

مشہور بات کو چھپانا، اپنی رسوائی اور بدنامی پر پردہ ڈالنے کی بے سود کوشش کرنا

**ناک کٹی بلا سے دشمن کی بدشگونی تو ہوئی**

اپنا نقصان ہوا تو کیا دوسروں کا اور بھی زیادہ ہوا۔

**ناک کٹی ہونا**

رسوائی ہونا، بے عزتی ہونا

**ناک کٹے پر ہاٹ نہ ہاٹے**

چاہے کچھ ہو جائے پر ضد نہ جائے، جان جائے پر آن نہ جائے۔

**ناک بدنا**

ناک کٹوانے کی شرط باندھنا، کسی بات پر اتنا وثوق ہونا کہ اگر غلط نکلے تو ناک کٹوا دیں۔

**ناک نہ ہو تو گو/گُہ کھائیں**

آبرو کی پروا نہ کریں۔

**ناک نہیں رہتی**

سخت بدنامی ہوتی ہے۔ سخت بدنامی کا سامنا ہوتا ہے۔

**ناک نیچی ہونا**

پہلو دبنا، پہلو کمزور ہونا

**ناک والا/ والی**

باعزت، غیرت مند، غیور، آن بان والا۔

**ناک ہارنا**

ناک ناک بدنا

**ناک ہونا**

وجہ زینت ہونا، نمایاں ہونا، برتر ہونا، باعثِ فخر ہونا

**ناک یہاں سے جانا**

بڑی بے آبروئی ہونا، بہت بے عزتی ہونا

**نجیب**

شریف، معزز، محترم، خاندانی، اصل نسب کا

عہدِ ملوکیت کے استعماری رویوں میں یہ عنصر بطورِ خاص ملاحظہ کیا جا سکتا ہے کہ مقتدر طبقات نے اپنے وجود کو پاکیزہ، نجیب اور صاف باطن قرار دیا۔ جب کہ معاشرہ کے دیگر افراد کو ناپاک اور نجس خیال کیا۔ لفظ نجیب مذکورہ استعماری رویوں کی عکاسی کرتا ہے۔

کیا چھوٹے کام والے و کیا پیشہ ور نجیب
روزی کے آج ہاتھ سے عاجز ہیں سب غریب

(نظیر اکبر آبادی، "کلیاتِ نظیر" نسخۂ آسی، ص 103)

"اُمید کرتا ہوں کہ ملک کے حکام آپ جیسے مؤمن، باوفا اور نجیب افراد کی قدر و منزلت کا خیال رکھیں گے۔"

https//:www.leader.ir/ur/speech/5411/www.leader.ir

**نجیب الاصل**

جس کے ماں اور باپ دونوں خاندانی ہوں۔

**نجیب الجانبین**

وہ شخص جو ماں اور باپ کی طرف سے اصل نسل کا شریف ہو، صحیح النسب، جس کے ماں اور باپ دونوں اچھے خاندان کے ہوں۔

### نجیب الطرفین

جس کے ماں باپ دونوں اچھے حسب نسب کے ہوں۔

### نجیب زادہ

نجیب کا بیٹا، شریف زادہ

### نجیب زادی

وہ عورت جو اصل نسل سے شریف اور صحیح النسب ہو۔

### نظر بٹو

سیاہ داغ وغیرہ جو نظر بد سے بچانے کے لیے لگایا جائے، نظر وٹو

نظر بٹو اس بدصورت مسخرے یا کبڑے بونے کو کہتے ہیں جو بادشاہ یا اُمراء اپنے آپ کو نظرِ بد سے بچانے کے لیے اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ علی عباس جلال پوری لکھتے ہیں:

"اگلے زمانے میں اپنے آپ کو نظرِ بد سے بچانے کے لیے بادشاہ اپنے دربار میں کوئی بدصورت مسخرہ یا گبرو بونا رکھتے تھے جسے نظر بٹو کہتے تھے یعنی نظرِ بد بٹانے والا، شاہ عباس صفوی نے ایک گُرد لڑ کا اپنا مسکوٹ رکھا ہوا تھا۔ آج کل مغرب کی فوج میں رجمنٹ یا بریگیڈ کا ایک مسکوٹ ہوتا ہے جو عام طور پر کوئی حیوان یا پرندہ ہوتا ہے۔ یہ رسم طوطم مت سے یادگار ہے۔"

(علی عباس جلالپوری، "خردنامہ جلال پوری"، ص230)

"خوبصورت مکانوں کے بیچ میں ان کا ادھور پلاسٹر کے بغیر کچا دو کمروں کا مکان ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے نظر بٹو کا ٹیکہ لگا دیا ہو۔"

(قدسیہ انصاری، "بھاگا ہوا غلام"، ص27)

### نظر بٹو کا ٹیکہ

نظرِ بد سے بچانے کے لیے بچوں کو لگایا جانے والا کاجل کا ٹیکہ۔

### نظر جلانا

توے کی سیاہی میں کپڑا کالا کر کے اور اسے تیل میں بھگو کے ضررِ چشمِ بد کے واسطے جلانا۔

## نسب

خاندان، ذات، اصل

عہدِ ملوکیت میں نسب پرستی کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اس بنا پر یہ لفظ مقتدر طبقات کثرت سے استعمال کرتے ہوئے اپنے خاندانی تفاخر کا اظہار کرتے ہیں۔

اگرچہ دینی تعلیمات میں انسانی مساوات کی نہایت اہمیت ہے لیکن بعض مذہبی طبقات میں حسب نسب کو غیر ضروری اہمیت دی جاتی ہے۔ مسعود عالم فلاحی نے، مفتی اعظم پاکستان، مولانا مفتی محمد شفیع کا ایک فتویٰ یوں نقل کیا ہے:

> "نسبی شرفاء کے سب گناہ قیامت کے دن بلاشبہ نسبی شرافت کے سبب معاف کردیے جائیں گے۔۔۔ انساب وقبائل میں انسان کی تقسیم وتفریق خداوند عالم کی عظیم الشان نعمت ہے۔۔۔ ایک تیسرا طبقہ وہ ہے جو سرے سے تفاضلِ انساب ہی کو مٹانا چاہتا ہے اور دینی اور اخروی امور سے گزر کر معاملات دنیویہ میں بھی یہی چاہتا ہے کہ کوئی امتیاز باقی نہ رہے اور اس کا نام مساوات اسلام رکھا ہے اور یہ بات بھی چونکہ نصوصِ شرعیہ اور احادیثِ صریحہ کے خلاف ہے اور حدودِ شرعیہ سے تجاوز، اس لیے یہ بھی ایک مستقل مرض قابل اصلاح بن گیا۔"

(ہندستان میں ذات پات اور مسلمان، ص439)

پھیلتے وہ ہیں کہ اغیار سے جوڑیں رشتہ
یہ ہیں سمٹے ہوئے اور حفظ نسب کرتے ہیں

(اکبر الہ آبادی، "کلیاتِ اکبر" (جلد سوم)، ص378،)

"ایسی حرکتیں اچھا نسب رکھنے والی قومیں نہیں کرتیں۔"

(منظور احمد، روزنامہ پاکستان، 2016،)

### کم نسب

گھٹیا خاندان سے تعلق رکھنے والا

**نسب حسب**

خاندانی سلسلہ

**نسب عالی**

اعلیٰ خاندان

**نواب**

معزز، لائقِ احترام

نواب بنیادی طور پر نائب کی جمع ہے۔ لیکن اُردو میں بطور واحد استعمال ہوتا ہے۔ نواب ہندوستان میں کسی ریاست کے اس مسلمان حکمران کو عمدہ کارگزاری کی بنیاد پر انگریز کی طرف سے خطاب دیا جاتا تھا:

"رند قبیلے سے ہونے کی وجہ سے اس خاندان کو بھی نواب کا درجہ حاصل ہے۔"

(رائے شاہ نواز https//:www.urdunews.com/node/459906)

**نواب بننا/نواب بنے پھرنا**

مغرور ہو جانا، اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنا

**نواب بے ملک**

غریبی میں امیری کے ٹھاٹھ رکھنے والا شخص، وہ جو امیری کی شیخی مارے۔

**نواب پن/پنا**

نواب ہونے کی حالت، غرور، گھمنڈ

**نواب زادہ/زادی**

نواب کی اولاد

**نواب صاحب**

امیر کبیر آدمی، معزز آدمی

**نواب کا سالا**

غریبی میں امیرانہ شان وشوکت رکھنے والا

**نیچ**

گھٹیا، کمینہ، رذیل،

صاحب ثروت یا مال دار افراد چوں کہ خود کو اونچا خیال کرتے ہیں اور دیگر لوگوں کو اپنے سے نیچا سمجھتے ہیں اس بنیاد پہ لفظ نیچ، گھٹیا یا رذیل کے معنوں میں تشکیل دے کر ان کی تحقیر کا سامان کیا گیا۔ رؤف پاریکھ کے مطابق:

"نیچ: افسوس کہ اس طرح کے توہین آمیز الفاظ اب بھی تشریح کے وقت ہماری لغات میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ مشقت سے روزی کمانے والوں کو حقیر سمجھنا کم عقلی ہے۔"

(رؤف پاریکھ، "لغات: تحقیق وتنقید"، ص 147)

"ایک بہت بڑی قوم کو اُنہوں نے پیدائشی غلام بنا رکھا ہے، اور ان کے دل و دماغ میں یہ بات بیٹھا دی ہے کہ وہ نیچ اور کم تر ہیں۔"

(مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

( https//:www.madarisweb.com/ur/articles/3937)

**نیچ بات**

گری ہوئی حرکت، نازیبا کام، کمینہ پن.

**نیچ پن**

گھٹیا پن۔ کمینہ پن

**نیچ جات/ جاتی**

نچلی ذات سے تعلق رکھنا

**نیچ حرکت**

ذلیل حرکت، کمینہ پن

**نیچ حلقہ**

طبقاتی طور پر کم حیثیت لوگ

**نیچ ذات**

طبقاتی طور پر ادنیٰ درجے کے لوگ، معاشرتی طور پر کم تر افراد

**نیچ ذات، ایک نہ ایک اُدماد/اُدپاو**

کمینے سے ایک نہ ایک فساد ہوتا ہی رہتا ہے، کمینے میں کوئی نہ کوئی نقص ضرور ہوتا ہے۔

**نیچ ذات چھچھوندری، ناک دھرے پچھتائے**

کمینہ چھچھوندر کی طرح ہے، پاس جاؤ تو بو آتی ہے، کمینے سے واسطہ پڑے تو اس کے عیب معلوم ہوتے ہیں۔

**نیچ ذاتوں میں ان بھی بڑا ایکا ہے**

ایسے موقع پر کہا جاتا ہے جب رشتے دار آپس میں لڑتے ہیں، نیچ ذات کے لوگ اپنے مقدمات کا فیصلہ پنچایتوں میں کر لیتے ہیں۔

**نیچ سمجھا جانا**

حقیر خیال کیا جانا، بے وقعت جانا جانا

**نیچ سے نیچ**

برے سے برا، بہت گھٹیا

**نیچ قوم**

طبقاتی اعتبار سے کم درجہ، ادنیٰ ذات

**نیچ کام**

ادنیٰ کام، چھوٹا موٹا کام

**نیچ لوگ**

ادنیٰ لوگ، کم درجے کے لوگ

# و

## وڈدار

زمیں دار، دولت مند، امیر کبیر

وڈدار لفظ وڈی سے ہے جس کا معنی سود ہے۔ وڈدار بنیادی طور پر سود پر قرض دینے والے فرد یا افراد کو کہتے ہیں۔ قرض پر زیادہ سے زیادہ سود وصول کرنے کی صورت میں یہ لوگ زمیندار اور صاحب حیثیت ہو گئے۔

## وقت کے بادشاہ ہیں

بہت وسیع اختیارات رکھتے ہیں، نہایت لاپروا ہیں، نہایت بے فکر اور بے غم ہیں۔

## وکیل مطلق

نکاح کے لیے لڑکی کا سرپرست نیز مختار کل

مذہب میں نکاح کے لیے رضامندی حاصل کرنا ایک شرعی تقاضا ہے لیکن معاشرے کا ایک بڑا طبقہ لڑکی سے اس کی رضامندی پوچھنے کی بجائے کسی مرد کو اس کا سرپرست مقرر کرتے ہیں اور لڑکی سے محض اس سرپرست کا نام پوچھا جاتا ہے اور وہ شخص بطور مختار کل لڑکی کی طرف سے نکاح خواں کو نکاح کی اجازت دیتا ہے۔

"میں نے روبرو گواہوں کے اور وکیل مطلق کے ایجاب شرعی کیا۔"

(کریم الدین، "انشائے اُردو" ص 37)

## وہ دن ڈبا کہ گھوڑی چڑھا گیا

جس دن یہ عیب دار شخص گھوڑی چڑھے گا وہ دن تباہی کا ہو گا۔

## وہی موچی کے موچی

غریب کے غریب ہی رہے، حالات میں کوئی بہتری نہیں آئی، خود کو بالکل نہیں بدلتے۔

"ایلیٹ اور سارتر کی بات تو جانے ہی دیجیے اردو کے ادیبوں نے تو مغرب کے پھسڈی ادیبوں کی بھی بہت عزت کی مگر خود اب تک موچی کے موچی ہیں۔"

(انتظار حسین، "علامتوں کا زوال"، ص 37)

## وہی میاں چولہا پھونکے وہی میاں درباری

وہ شخص جسے اعلیٰ و ادنیٰ سب کام کرنے پڑیں۔

## ہ

## ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا

ادب کے ساتھ کھڑا ہونا

"لوگ پیرزادہ سمجھ کر میرے ہاتھ پاؤں چومتے تھے اور ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑے رہتے تھے۔"

(مولانا ابوالکلام آزاد، "غبارِ خاطر"، ص 99)

## ہاتھ جوڑنا

دونوں ہاتھوں کو باہم ملانا یا باندھنا؛ نہایت تعظیم و ادب کا اظہار کرنا، تعظیم کے لیے ہاتھ باندھنا، منت سماجت کرنا، التجا کرنا، خوشامد کرنا، عاجزی ظاہر کرنا، اپنی کم مائیگی کا اظہار کرنا:

ہر چند کہ ہم پاؤں پڑیں ہاتھ بھی جوڑیں
خاطر میں رعونت تری لاتی ہے ہمیں کیا

(انشا، "کلیاتِ انشا"، ص 198،)

## ہاتھی گھوڑے بھاگ گئے گدھا پوچھے کتنا پانی

بڑے بڑے ہمت ہار گئے بے وقوف کو شوق ہے۔

## ہاتھی لاکھ (گا) پڑا/ پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا

امیر آدمی کیسا ہی غریب ہو جائے پھر بھی اس کی قدر باقی رہتی ہے۔

"ہاتھی لاکھ لٹے پھر بھی سوا لاکھ کا، ظہور صاحب کا خاندان غریب ضرور ہو چکا لیکن ان کی پشتینی نجابت کے اثرات بہر حال باقی تھے۔"

(محی الحق فاروقی "بیدار دل لوگ" ص 237،)

## ہڈی میں ہڈی ملنا

ایک ہی نسل کے لڑکے لڑکی کا رشتہ ہونا، میاں بیوی کا اچھے خاندان اور اچھی نسل سو ہونا، نسل میں نس اور ذات میں ذات ملنا

## ہڈی میں ہڈی، پیوند میں پیوند ملنا

ہم رتبہ و ہم پلہ خاندانوں کے بچوں کی آپس میں شادی ہونا، دو اعلیٰ نسب خاندانوں کا باہم رشتہ جڑنا۔

"ایک زمانہ تھا جب رشتے ناتے کے معاملے میں ہڈی دیکھی جاتی تھی اور کھری ہڈی نجیب الطرفین کے ہم معنی تھے ایسے دو خاندانوں میں رشتے طے پا جاتے تو کہا جاتا ہڈی میں ہڈی مل گئی۔"

(نوائے وقت، لاہور، 20 مئی، ص 3، 1976)

## ہندوستوڑا

ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والا، پناہ گیر، مکڑ، تلیر

## ہیجڑا

بزدل، زن صفت، نامرد، زنانہ خصوصیات کا حامل، وہ شخص جو بہادر نہ ہو، جو خود نا اہل ہو کر دوسرے کے بھروسے پر دشمن سے لڑنا چاہتا ہے۔

مشرقی سماج میں ایک عام رواج ہے کہ جب کسی مرد کو بزدل ثابت کرنا ہو تو بطور کلمہ تحقیر اسے ہیجڑا کہا جاتا ہے۔ فی زمانہ زندگی کے ہر شعبے میں جہاں دونوں اصناف انسانی یعنی مرد اور عورت کو اپنی صلاحیتیں یکساں طور پر ظاہر کرنے کا موقع ملا ہے وہاں ہیجڑے بھی اپنی حیثیت و

قابلیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

اس کے باوجود تا حال خواجہ سراؤں کے بارے میں عام انسانی رویے میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی بلکہ ماضی ایسی بے حسی کا تسلسل ہی فروغ پا رہا ہے۔ سید نصرت بخاری مدیر اعلیٰ "ذوق" اپنے مجلّے کے خواجہ سرا نمبر کے دیباچے میں اس افسوس کا اظہار کرتے ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"سرا قبیلے کے بارے میں ہماری اجتماعی بے حسی اور غیر انسانی سلوک کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ ہماری اجتماعی معاشرتی غفلت اور زیادتی ہی کی وجہ سے ان لوگوں نے اپنے آپ کو عام انسان اور عوامی معاشرت سے دور کر لیا ہے، جو ہم سب کے لیے باعثِ ندامت ہونے کے ساتھ ساتھ لمحہ فکریہ بھی ہے۔"

(سید نصرت بخاری، ذوق، خواجہ سرا نمبر، ص 5)

شاد بیگم INDEPENDENT (اردو) ویب سائٹ کے ایک بلاگ میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتی ہیں:

"ہمارے ہاں عام زندگی اور سیاست دونوں میں یہ ایک عام وطیرہ ہے کہ کسی مرد کی بے عزتی کرنی ہو تو اسے ہیجڑا کہہ دیں اور اس طرح سے خوش ہو لیں کہ آپ نے اس کی بے عزتی کر دی۔ اور اس کام میں سب پیش پیش ہیں۔ کوئی ایک سیاسی جماعت یا کوئی ایک دور بھی نہیں کہ آپ کہہ دیں کہ چلو کوئی بات نہیں بلکہ آئے روز آپ کو اس کی مثال نظر آئے گی۔

جیسے پچھلے دنوں عوامی نیشنل پارٹی کے ابھرتے ہوئے نوجوان سربراہ ایمل خٹک نے ایک پشتونی وی چینل پر بیٹھ کر وفاقی وزیر مراد سعید کا اسی طرح نازیبا انداز میں مذاق اڑایا۔ یہی سیاست دان اور نامور لوگ پھر عام لوگوں سے مہذب رویوں کی امید کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی اس جاہلانہ سوچ کو دیکھ کر ان سے سیاست کے میدان میں کوئی امید لگانا حماقت ہو گی۔

ان دو حالیہ واقعات اور ماضی میں ایسے بے شمار واقعات کی بنا پر میں سمجھتی

ہوں کہ بحیثیت مجموعی ہم نے خواجہ سرا کو واقعی ایک گالی بنا دیا ہے۔ اس کا اندازہ اپ کو اور شدت سے تب ہونے لگتا ہے جب اپ اپنے اردگرد کچھ خواجہ سراؤں سے بات کرتے ہیں۔ ان کے حالات و واقعات سننے کے بعد آپ کو اپنے انسان ہونے پر شرم محسوس ہوتی ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ ہم نے ان کا جینا حرام کر رکھا ہے۔"

(www.independenturdu.com/node/41626//:https)

**ہیجڑا ہو جانا**

بزدل ہو جانا، کم ہمت ہو جانا

**ہیجڑوں نے گاؤں مارا، دوڑیو رے لنگڑو**

جب کسی نامرد سے اس کی بساط سے زیادہ کام بن پڑتا ہے تو یہ مثل زبان پر لاتے ہیں۔ یعنی "جیسے بہادر گاؤں مارنے والے ہیں ویسے ہی ان کے مددگار بھی ہونے چاہییں۔"

**ہیجڑے کا اللہ میاں نے اٹھنی کا اعتبار نہیں کیا**

ہیجڑے کا بالکل اعتبار نہیں۔

**ہیجڑے کے گھر بیٹا ہوا**

ناممکن بات ہوگئی، اچنبھے کی بات ہوگئی۔

**عورت نہ مرد موا ہیجڑا ہے۔ ہڈی نہ پسلی موا ہیجڑا ہے**

بزدل، کمزور آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے۔

• • •

# کتابیات

## کتب

قرآنِ حکیم

ابراہیم ذوق" کلیاتِ ذوق" مرتبہ: ڈاکٹر تنویر احمد علوی، مجلس ترقی ادب، لاہور، 2009ء

ابوالفضل صدیقی،" جوالامکھ" ایڈیشن اوّل، کراچی: مکتبۂ اُسلوب، 1987ء

ابوالفضل صدیقی، ترنگ، نفیس اکیڈمی، کراچی، 1987

ابوالفضل، " آئینِ اکبری"، مترجم: مولوی محمد فدا علی طالب، جامعہ عثمانیہ دکن، 1939ء

ابوالکلام آزاد، مولانا، "غبارِ خاطر"، مکتبہ القریش، لاہور، 1972ء

احمد حسین قمر، "طلسم نوخیز جمشیدی"، نول کشور پریس، لکھنو، 1902ء

احمد حسین قمر، "طلسم ہوش ربا"، نول کشور پریس، کانپور، 1893ء

احمد فراز، " جاناں جاناں"، نصرت پبلشرز، لکھنو، س ن

احمق پھپھوندی، "سنگ وخشت"، آفتاب پریس، ناگ پور، 1942ء

آرزو لکھنوی، "فغانِ آرزو"، رزاقی پریس، دکن، 1945ء

اسداللہ خان غالب، "دیوانِ غالب"، مرتبہ: امتیاز علی عرشی، انجمن ترقی اُردو، علی گڑھ، 1958ء

اشرف علی خاں فغاں، "دیوانِ فغاں"، مرتبہ: سید صباح الدین عبدالرحمٰن، انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی، 1950ء

آغا حشر، "سفید خون" تعلیم پریس اُردو مرکز، لاہور، 1907ء

افتخار احمد عدنی، "اک محشرِ خیال"، پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی، لاہور، 1987ء

اقبال، "کلیاتِ اقبال"، اقبال اکیڈمی لاہور، 2008ء

اکبر الہ آبادی، "کلیاتِ اکبر"، دین محمدی پریس، کراچی، 1952ء

اکرام علی، مولوی (مترجم)، اخوان الصفا، ماسٹن کمپنی، لندن، 1810ء

الطاف حسین حالی، "کلیاتِ حالی"، تاج کمپنی، لاہور، 1879ء
الطاف حسین حالی، دیباچہ "مسدسِ حالی"، تاج کمپنی، لاہور، 1879ء
الطاف حسین حالی، دیوانِ حالی، الناظر پریس، لکھنؤ، 1892ء
امتیاز علی عرشی، دیوانِ غالب، انجمن ترقی اُردو، علی گڑھ، 1958ء
امجد اسلام امجد، ہم اس کے ہیں (کلیاتِ غزل)، 1999
امجد ثاقب، ڈاکٹر، "مولو مصلی"، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2019ء
امیر مینائی "مرآۃ الغیب"، منشی نول کشور، لکھنؤ، 1922ء
امیر مینائی، "صنم خانہ عشق"، مطبع مفید عام، آگرہ، 1888ء
انتظار حسین، "علامتوں کا زوال"، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، 2011ء
انشا اللہ خان انشا "کلیاتِ انشا"، نول کشور، کانپور، 1818ء
اے آر خاتون، شمع، استقلال پریس، لاہور: 1939ء، ص 301
ایوب خاور، "تمھیں جانے کی جلدی تھی"، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، 2003ء
برج موہن وتاتریہ کیفی، "راج دلاری"، گیلانی پریس، لاہور، 1917ء
بہادر علی حسینی، میر، "نثر بے نظیر"، دار الاقصارۃ، کلکتہ، 1870ء
بے نظیر شاہ وارثی، کلام بے نظیر، مطبع، ابراہیمیہ، حیدر آباد دکن: 1932ء
پریم بھگت منشی تلسی رام، بھگت مال اُردو، منشی نول کشور لکھنؤ، 1934ء
پریم چند، "میدانِ عمل"، تیسری اشاعت، الہٰ آباد پریس، دہلی، سن 1932ء
پریم چند، "میرے بہترین افسانے"، الفرید پرنٹنگ پریس، لاہور 1933ء
جمیل جالبی، ڈاکٹر، "تاریخ ادب اُردو، جلد دوم" مجلس ترقی ادب لاہور، 1982ء
جیمز کارکرن، تاریخ ممالک چین، جلد دوم، مطبع منشی نول کشور، 1864ء
حسن شوقی، "دیوان حسن شوقی"، مرتبہ: جمیل جالبی، انجمن ترقی اُردو، کراچی، 1971ء
حسن نظامی، خواجہ، "اولاد کی شادی"، دلی پرنٹنگ ورکس، دلی، 1921ء
حیدر بخش حیدری، "گل مغفرت"، مطبع محمدی، بمبئی، 1812ء

حیدر علی آتش، خواجہ، "کلیات آتش"، مرتبہ: فاضل لکھنوی، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1975ء
داغ دہلوی، "گلزارِ داغ"، مطبع انوارِ محمدی، لکھنو، س ن
ڈی ایچ لارنس، "فکشن، فن اور فلسفہ"، مترجم: مظفر علی سید، احمد برادرز، کراچی، 1986ء
ذکاء اللہ، مولوی، "سوانح عمری ملکہ وکٹوریا"، مطبع جہانگیری، بمبئی، 1904ء
ذکاء اللہ، مولوی، "تاریخ ہندوستان"، مطبع انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ، 1916ء
راشد الخیری، سیدہ کالال، مطبع سعیدی، کراچی: 1958ء
راشد الخیری، علامہ، "لڑکیوں کی انشاء"، ہمدرد پریس، دہلی، 1946ء
رجب علی بیگ سرور، "شبستان سرور"، ناشر معلوم، 1862ء
رؤف پاریکھ، "اوّلین اُردو سلینگ"، فضلی سنز، کراچی، 2006ء
رؤف پاریکھ، "لغات: تحقیق و تنقید"، سٹی بک پوائنٹ، کراچی، 2020ء
ساغر صدیقی، "کلیاتِ ساغر"، الریاض ناشران، لاہور، 2008ء
سراج الدین بہادر شاہ ظفر، "کلیاتِ ظفر: اوّل"، لکھنو: مطبع نول کشور، ص 186، سن 1845
سراج اورنگ آبادی "کلیاتِ سراج اورنگ آبادی" مرتبہ: عبدالقادر سروری، جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد دکن، 1940ء
سلیم احمد، "کلیاتِ سلیم احمد"، الحمرا، لاہور، 2003ء،
سودا، مرزا محمد رفیع، "کلیاتِ سودا"، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2006ء
شاہ بلیغ الدین، "طوبیٰ"، نیو ایریا پریس، کراچی، 1984ء
شاہ حسین حقیقت، "ہشت گلزار"، ناشر نا معلوم، 1810ء
شاہ مبارک آبرو، "دیوانِ آبرو"، ناشر نا معلوم، 1718ء
شاہ محمد اکبر داناپوری، تجلیاتِ عشق، مطبع شوکت شاہ جہانی، آگرہ، 1896
شبلی نعمانی، "مکاتیب شبلی نعمانی" مرتبہ: سید سلیمان ندوی، مطبع معارف، اعظم گڑھ، 1913ء
شکیل احمد ضیاء، "سندھ کا مقدمہ"، الغوثیہ پرنٹرز، کراچی، 1984ء
شہباز امرہوی، "طاظ" ایڈیشن دوم، سندھ آفسٹ پریس، کراچی، 1982ء

شہزادہ آزاد سمبڑیالوی، مولانا، "تاریخ القریش"، مکتبہ تاریخ دار القریش، سیالکوٹ، 1963ء

شہزاد احمد، "سائنسی انقلاب"، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 1988ء

طاہر شیرازی، "انحراف" قاصر ادبی فورم، ڈیرہ اسمٰعیل خان، 2002ء

ظفر اقبال، "اب تک (کلیات)" ملٹی میڈیا افیئرز، لاہور، 2004ء

عبدالحلیم شرر، "مینا بازار"، یونائیٹڈ انڈیا پریس، لکھنو، 1925ء

عبدالعزیز خالد، "برگِ خزاں"، شیخ غلام علی سنز لاہور، 1974ء

عبداللہ یوسف علی، "انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ"، ہندوستانی اکیڈمی، الٰہ آباد، 1931ء

عرفان احمد، "انسائیکلوپیڈیا سیرت النبی"، زمزم پبلشرز، کراچی، س ن

عزیز احمد، پروفیسر، "اقبال نئی تشکیل" گلوب پبلشرز، لاہور، 1968ء

علی احمد خان، "جیون ایک کہانی"، آج، کراچی، 2016ء

علی اصغر، سید، "فلسفۂ ازدواج" مطبع شمسی، آگرہ، 1909ء

علی عباس جلالپوری، "خرد نامہ جلال پوری" تخلیقات لاہور، 2013ء

فقیر گوبند سنگھ عندلیب، "نغمہ عندلیب"، ناشر نامعلوم، 1845ء

فیض احمد فیض، "میزان" نقوش پریس، لاہور، 1962ء

قاسم یعقوب، اُردو سلینگ لغت، شمع بکس، فیصل آباد، 2016

قاضی عبدالغفار، "نقش فرنگ"، دارالاشاعت پنجاب، لاہور 1922ء

قدسیہ انصاری، "بھاگا ہوا غلام"، کراچی: بیلا پبلیکیشنز، 1988ء

قطب یار جنگ، شکار، رحیم پریس، حیدرآباد دکن،: 1932ء

قمرالدین راقم، مرزا، "عقد ثریا"، افضل المطابع، دہلی، 1901ء

کرشن چندر، "ایک عورت ہزار دیوانے"، مکتبۂ افکار، کراچی، 1962ء

کریم الدین، "انشائے اُردو" گلزار ہند سٹیم پریس دلی، 1863ء

ماجد صدیقی، "دل دل کرب کمان" نواز پبلشرز، لاہور، 2002ء

محمد تقی ہوس، مرزا "لیلیٰ مجنوں" مطبع مصطفائے محمد، لکھنو، 1862ء

محمد حسین آزاد، "آبِ حیات"، اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور، 1880ء

محمد علی چراغ، "اکابرینِ تحریکِ پاکستان"، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 1990ء

محمد نصرت نصرتی، علی نامہ نصرتی، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور: 1965ء

محی الحق فاروقی، شاہ، "بیدار دل لوگ"، اکادمی بازیافت، کراچی، 2003ء

مختار مسعود، "آوازِ دوست"، فیروز سنز، لاہور، 1973ء

مرزا دبیر، "منتخب مراثی دبیر"، مرتبہ: ڈاکٹر ظہیر فتح پوری، مجلس ترقی ادب لاہور، 2016ء

مسعود عالم فلاحی، ہندستان میں ذات پات اور مسلمان، آج پبلی کیشنز، کراچی، 2022ء

مشتاق احمد یوسفی، "آبِ گم"، مکتبۂ دانیال، کراچی، 1999ء

ممتاز مفتی، "لبیک" القائم پریس، لاہور، 1975ء

مہدی آذر یزدی، "اچھے بچوں کے لیے اچھی کہانیاں"، مترجم: ڈاکٹر تحسین فاروقی، ادارہ مطبوعات سلیمانی، لاہور: جنوری 2015ء

میر انیس "مراثی انیس" مرتبہ: حیدر طباطبائی نظم لکھنوی، نظامی پریس، بدایوں، 1936ء

میر امن، "باغ و بہار"، مرتبہ: رشید حسن خان، انجمن ترقی اُردو ہند، دہلی، 1999ء

میر تقی میر، "کلیاتِ میر"، مرتبہ: مولانا عبدالباری عاصی، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 1995ء

نذیر احمد، "ایامیٰ" مطبع فیضی، دہلی، 1891ء

نذیر احمد، "بنات النعش" مطبع منشی نول کشور، لکھنو، 1871ء

نسیم دہلوی، دیوانِ نسیم، مطبع مصطفائی لکھنو، 1867ء

نسیم سحر کھی، "قطب نما" مشہور آفسٹ پریس، کراچی، 1981ء

نظیر اکبرآبادی، "کلیاتِ نظیر"، مرتبہ: سید محمد عبدالغفور شہباز عظیم آبادی، نول کشور فوٹو اسٹیٹ، لکھنو، 1900ء

نظیر اکبرآبادی، "کلیاتِ نظیر"، مرتبہ: عبدالباری آسی، نول کشور، لکھنو، 1922ء

نواب مرزا داغ دہلوی، "زبانِ داغ" مقبول اکیڈمی، لاہور: 1889ء

نوح ناروی، اعجاز نوح، دیوانِ سوم، مطبع انوار کریمی، الہ آباد، س ن

نور احمد چشتی "یادگار چشتی" ، مرتبہ: ڈاکٹر گوہر نوشاہی، لاہور: مجلس ترقی ادب، 1857ء

واجد علی شاہ اختر، "کلیاتِ اختر"، ناشر معلوم، 1861ء

ولی دکنی، "کلیاتِ ولی"، مرتبہ: نورالحسن ہاشمی، قومی کونسل برائے اُردو زبان، دہلی، 2008ء

یاس یگانہ چنگیزی لکھنوی، "غالب شکن، مکتوبِ یگانہ" آرمی پریس دیال باغ، آگرہ، 1934ء

یونس اگاسکر، "اُردو کہاوتیں اوران کے سماجی ولسانی پہلو" نشریات، لاہور، 2011ء

## رسائل وجرائد

آج نیوز، 26 فروری، 2021ء

پاکستان، 2016

جنگ، کراچی، 18 اپریل، 1988ء

دنیا، روزنامہ، 26 فروری، 2013ء

ذوق، خواجہ سرا نمبر، جنوری 2023ء

صحیفہ، اپریل تا جون، 1989ء

نوائے وقت، 29 اپریل، 2002ء

نوائے وقت، 3 مئی، 2021ء

نوائے وقت، لاہور، 20 مئی، 1976ء

## لغات، کشاف اور انسائیکلو پیڈیا

اشفاق احمد، "اُردو کے خوابیدہ الفاظ" مرکزی اُردو بورڈ، لاہور، 1972ء

جمیل جالبی، ڈاکٹر، "قدیم اُردو کی لغت"، اُردو سائنس بورڈ، لاہور، 2008ء

جمیل جالبی، ڈاکٹر، "قومی انگریزی اُردو لغت" مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2008ء

رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، "اوّلین اُردو سلینگ لغت" فضلی سنز، کراچی، 2006ء

سید احمد دہلوی، مولوی، "فرہنگِ آصفیہ" قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، دہلی، 1998ء

شمس الرحمٰن فاروقی، "لغات روزمرہ" آج، کراچی، 2003ء

قاسم یعقوب، "اُردو کا سلینگ لغت"، شمع بکس، فیصل آباد، فروری 2016ء
نور الحسن، مولوی، "نور اللغات"، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2006ء
وارث سرہندی، "جامع الامثال"، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 1986ء

## آن لائن مطالعات

http//:nlpd.gov.pk/uakhbareurdu/june2011/3.htm
https//:dailyaag.com/phase2%/D9%B9%D8%A7%D9%B9%-D9%85%DB%8C%DA%BA-%D9%85%D8%AE%D9%85%D9%84%-DA%A9%D8%A7%-D9%BE%DB%8C%D9%88%D9%86%D8%AF-%D9%86%DB%81%-D8%A8%D9%86%-D8%AC%D8%A7%D8%A6%DB%92%-D8%AD%D8%B3%DB%8C%D9%86%-D8%A7%D9%93
https//:daruliftadeoband.com/home/ur/hajjumrah/53261
https//:dunya.com.pk/index.php/special-feature/2012-11-18/491
https//:tweet.lambda.dance/ShahidK04194481/status/1363773583999209478
https//:twitter.com/dehaktaangara/status/1179558667609358342lang=bn
https//:twitter.com/KlasraRauf/status/1379443900381765633
https//:ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AE%D8%A7%D9%86%)(D9%84%D9%82%D8%A8(
https//:ur.wikipedia.org/wiki/%D9%85%DB%8C%D8%B1%D8%A7%D8%AB%DB%8C
https//:ur.wikipedia.org/wiki/%DA%A9%D8%AA%D8%A7
https//:urdu.alarabiya.net/politics/2014/09/17%/D985%D9%82%D8%AF%D8%B1%DA%A9%D8%A7%D8%B3%DA%A9%D9%86%D8%AF%D8%B1
https//:urdu.arynews.tv/saudi-arabia-strong-increase-in-flight-bookings/
https//:www.express.pk/story/2031661/268
https//:www.facebook.com/adbiwirsa/posts/1398075746997202
https//:www.humsub.com.pk/207659/dr-mian-sabir-hussain-2/

https//:www.humsub.com.pk/256422/tanveer-ahmad-18/
https//:www.humsub.com.pk/31398/muhammadshahzad-21/
https//:www.independenturdu.com/node/41626
https//:www.lafzuna.com/blog/s-17426/
https//:www.leader.ir/ur/speech/5411/www.leader.ir
https//:www.madarisweb.com/ur/articles/397
https//:www.trt.net.tr/urdu/pkhstn/2017/01/07/shyrh-dl-rkhhny-wly-hy-by-dhrrkh-pn-htsb-pyshkhrskhtyhyn-mrym-nwz-646330
https//:www.urdunews.com/node/459906
https//:www.urduweb.org/mehfil/threads/%D8%B4%DB%81٪D8٪B1%D9%90٪-DA%A9%D8%B1%D8%A7%DA%86٪DB%8C٪DA%A%D8%A7%D8%A7%DB%8C%DA%A9D8%AA%D8%B9D8%A7%D8%B1%D9%81.61166/
https//:ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AF%D8%B1%D8%A8%D8%A7%D8%B1

◆ ◆ ◆

ہندوستانی معاشرہ صنعتی عہد میں اس وقت داخل ہوا جب یہاں استعماری حکومت قائم تھی۔ بادشاہوں کی طرح نو آبادیاتی آقاؤں نے بھی اردو زبان کے لسانی ذخیرے میں ایسے الفاظ داخل کیے جس سے ان کی مقتدر حیثیت پر سوال نہ اٹھایا جاسکے اور مقامی افراد پر ان کی دھاک قائم رہے۔ چناں چہ زبان کے اندر استحصالی اور استعماری بیانیے تاحال موجود اور پر اثر ہیں۔ اس کے برعکس دنیا بھر کی زبانوں کے اہل دانش الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال کے ذخیرے کو تنقیدی زاویے سے دیکھتے ہوئے اپنی اپنی زبان کو مخصوص سماجی بیانیوں سے پاک کرنے کی متنوع کاوشیں کر رہے ہیں۔

کسی زبان پر مقتدر طبقات کے اثرات کو بہت گہرائی تک دیکھا جاسکتا ہے۔ طبقاتی اور نسلی فوقیت کے میلانات جب جڑ پکڑتے ہیں تو ہر قوی کی اپنے سے کمزور پر دھاک بٹھانے اور اس کی تحقیر و تضحیک (Abjection) کی روش سامنے آتی ہے۔ جس میں صنفی سطح پر مرد کی فوقیت عورت پر اور صحیح البدن کی معذور پر برتری کے احساسات بھی شامل ہیں۔ ان احساسات کی بنیاد پر اردو زبان کا ایک وسیع لسانی ذخیرہ ایسا ہے، جس میں صنفی امتیاز واضح نظر آتا ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر تکلیف دہ پہلو خصوصی افراد کے سلسلے میں تحقیری رویہ ہے۔

مقتدر طبقات کے رائج کردہ راسخ تصورات کے عمیق اثرات انسانی طبقات سے آگے مادی عناصر کے بارے میں تصورات میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ خونخوار حیوانات کے ساتھ بہادری او شجاعت کے تصورات جب کہ پالتو جانوروں کے ساتھ ذلت اور کم عقل کے تصورات کی تشکیل مذکورہ استعماری بیانیوں کا ہی اثر ہے۔


Rang-e-Adab Publications

Office # 5 - Kitab Market, Urdu Bazar, Karachi.

0345-2610434 0336-2085325

021-32761100 0300-2054154

rangeadab@yahoo.com /rangeadab

Rs: 600/-

9 789697 451128